

Vol. II
No. 13



Friday
25th September, 1953

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Friday, 25th September, 1953.

The House met at Half Past Two of the Clock.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

Questions and Answers

[SEE PART I]

L. A. Bill No. XXIV of 1953, the Hyderabad Land Improvement Bill.

Mr. Speaker : Let us proceed to the next item on the Agenda : Continuation of clause by clause reading of the Hyderabad Land Improvement Bill.

(May's Parliamentary Practice) میں یہ کہ - جو سوال اٹھا تھا اسکے متعلق میزپارلیمنٹری پرائیسٹ کے صفحہ (۹) پر یہ لکھا ہے کہ -

"Amendments may be made in every part of the Bill, whether in the clauses or the schedules. Clauses may be left out and new clauses and schedules added."

گویا اسکی اجازت ہے۔ اور بھی بہت سی چیزیں اسیں ہیں۔ اسی کتاب کے صفحہ (۰۲۸) میں یہ ہے کہ -

"New clauses are normally considered after the clauses of the Bill have been disposed of, and the insertion of any that are passed in their proper place in the Bill is not fixed by the Committee but is left out to be settled between the Member in charge of the Bill and the Public Bill Office."

مگر وہاں آئنے ہے اور وہاں کا ایک طریقہ ہے۔ اسکے علاوہ پچ (Page) نمبر (۰۳۶) میں یہ ہے کہ -

"New clauses, notice of which had not been circulated but which were allowed by the Speaker to appear on the notice paper, when reprinted for the information of the members" -

نیو کلائز کیلئے یہی کنجائش ہے۔ اب جو نیا کلائز ہے وہ لیا جائیگا۔

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ (چنا کونڈور) - اس سلسلہ میں روپ نمبر ۱۳۷ بھی
ہے وہ یہ ہے -

An amendment shall not be inconsistent with the previous decision of the Assembly on the same question.

مسٹر اسپیکر - امنڈمنٹ کے طور پر نہیں ہے۔ یہ تو نیا کلاز ہے۔ نئے کلاز کے طور
پر میں نے رہا ہوں - روپ نمبر (۱۳۷) کلاز (۲) یہ ہے کہ

"The Speaker shall have power to select the new clauses or amendments to be proposed."

یعنی گویا نیا کلاز آسکتا ہے -

شی. رतنلال کوٹےچا : (پاتودا) ماننیय اधیक्ष महोदय, مैंने جो कुछ سुझाव دिया है वह जिस बिल में काफी महत्व का स्थान रखता है और साथ ही साथ जिस बिल की कमीकी पूरता करता है। जिस बिल के कलाज ۴से ۹तक आप पढ़ते चले जायेंगे तो आपको मालूम होगा कि स्कीम बनाने से अंकजीकूट करने तक बहुत बड़ा और लंबा चौड़ा प्रोसीजर रखा गया है और जिस में काफी समय चलाजाता है औंसा प्रोसीजर रखना काशकारों को दृष्टि से ठीक मालूम होता है लेकिन कभी कभी ऐसे प्रसंग आ जाते हैं कि जब प्रोसीजर हो और हुक्मत कोजी स्कीम बनाती है तो युस्को जिस से नुकसान हो जाता है। वह स्कीम जल्द अमल में नहीं आती। अदाहरणके तौर पर मैं आपके सामने रखना चाहता हूँ कि अगर फैमिन कंडीशन्स आ जायें या स्केअरसिटीका अंदाजा हो और उस वक्त अगर गवर्नमेंट की कोजी स्कीम बनी हो और अगर जिसी रफतार से गवर्नमेंट चले तो मैं समझता हूँ कि फैमिन या स्केअरसिटी खतम होने के बादही वह स्कीम अमलमें आयेगी। ऐसे वक्त में गवर्नमेंट को बहुत तेज रफतार से जानापड़ता है। जिस लिहाज से मैंने जिस नये कलाज को रखा है। बंबाई के अकेट में भी यैसा रूल है। मैं जिस नये कलाज के बारे में ज्यादा कुछ नकहते हैं वे हाजूस से अपील करता हूँ और चीज़ मिनिस्टर साहब से विनंति करूंगा कि वे मेरे जिस नये कलाज को स्वीकार करें।

مسٹر اسپیکر - اسکے بعد وضاحت بھی کیجئی ہے۔ میں (May) کی کتاب کا بچ
نمبر ۰۳۷ پڑھ رہا ہوں -

"On being called by the Speaker, the Mover of the new clause brings it up and may speak in support thereof;"

جیسا کہ ابھی انہوں نے سپورٹ میں تقریر کی ہے -

"After it has been seconded, the clause is read the first time without question put,"

کوئی سچن پوجھئے کی ضرورت نہیں ہے -

"The question is then proposed from the chair that the clause be read a second time."

بھر اسکے بعد -

"This is the proper time for the opposing of clause, and the proposer may again address the House in its favour."

گویا اسکے خلاف اگر کسی کو کچھ کہنا ہے تو کہہ سکتے ہیں۔ اسکو پروپوز (Propose) کرنا پڑیگا۔

* شری سری پٹ راؤ نواسیکر (اورنگ آباد)۔ مسٹر اسپیکر سر۔ شری رتن لعل کوئی چہ نے نیا کلائز قائم کرنے کیلئے جو بیویوں (Amendment proposal) پیش کیا ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں۔ یہ نیا کلائز بل میں آنا نہایت ضروری ہے۔ جب کبھی فیمین (Famine) آتا ہے با اسکیرٹی (Scarcity) کے حالات رونما ہوتے ہیں یا بارش نہ ہونے کی وجہ سے پیداوار ہیں ہوتی ہے تو ایسے مقامات کیلئے گورنمنٹ کو عارضی طور پر کوئی اسکیم عمل میں لانا پڑتا ہے۔ ایسے کام فیمین بورڈ کے تحت عمل میں لانے پڑتے ہیں اسکے لئے خاص ضابطہ ہے جسکے تحت دیر ہو جاتی ہے۔ لینڈ امپرسٹ کے سلسہ میں جو نیا بل بنایا جا رہا ہے اس بل میں کوئی ایسی تدبیر کرنا چاہیئے کہ فیمین ہو یا اسکیرٹی کی حالت ہو ایسے اپریا ز میں۔ ہم ایسے اسکیم عمل میں لاسکیں۔ جو تحریک پیش ہوتی ہے وہ نہایت واجی ہے میں ہاؤز سے استدعا کروں گا کہ اسکو منظور کیا جائے۔

Mr. Speaker : The question is :

"That clause 20A stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 20A was added to the Bill.

Mr. Speaker : The question is :

"That Short title, extent, commencement and Preamble stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Short title, extent, commencement and Preamble were added to the Bill.

Shri B. Ramakrishna Rao : Sir , I beg to move :

"That L.A. Bill No. XXIV of 1953, a Bill to ensure proper utilisation of land and to provide for the making and

execution of schemes relating to the construction of tanks, embankments and other works, the prohibition and control of grazing for the purposes of preservation of soil, prevention of soil erosion, improvement of water supply and other matters in order thereby to protect and improve lands and crops in the State of Hyderabad, be read a third time and passed."

شروع کے ویکٹ رام راؤ - (۲۰) اے میں کلارز ہ سب کلارز (۱) لکھا گیا ہے۔

مسٹر اسپیکر - آفس سے اس میں وربل امنڈمنٹ کیا جائیگا ایسی چیزوں میں اسپیکر کو کانسی کوئینشل اختیارات دے گئے ہیں۔

The question is :

"That L. A. Bill No. XXIV of 1953, a Bill to ensure proper utilisation of land and to provide for the making and execution of schemes relating to the construction of tanks, embankments and other works, the prohibition and control of grazing for the purposes of 'preservation of soil, prevention of erosion, improvement of water supply and other matters in order thereby to protect and improve lands and crops in the State of Hyderabad, be read a third time and passed."

The motion was adopted.

Business of the House

مسٹر اسپیکر - اب ایجٹٹے کے لحاظ سے حیدرآباد آبکاری امنڈمنٹ بل لیا جانا چاہئے۔
لیکن اسکے ساتھ یہ طے کیا گیا ہے کہ ۲۰ تاریخ کو نینسی بل لیا جائیگا۔

Shri Annaji Rao Gavane: Mr. Speaker, Sir, Yesterday, the leader of the U.P.P. requested you, that the second reading of The Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill, as reported by the Select Committee, might be taken up to-day itself. I would reiterate that request. Sir, I am sure that Hyderabad Abkari (Amendment) Bill will be finished today.

مسٹر اسپیکر - بات یہ ہے کہ میرے نزدیک نینسی بل ایک اہم بل ہے۔ میں یہ چاہتا تھا کہ سرسرا طور پر اسپر تھوڑا سا ٹسکشن آج کیا جائے اور جنرل ٹسکشن ۲۸ تاریخ سے شروع کیا جائے۔

شروع کیا گوانے۔ آج نہ لیا جائے تو پوسون ٹھیک طور پر پیش ہو سکتا ہے کیونکہ وہی ایک بل ہمارے سامنے اہم ہے۔ اور اسکے لئے کافی وقت کی ضرورت ہے۔

مسٹر اسپیکر - اسی لئے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ آج بھی اسپر کچھ ڈسکشن ہو جائیے تاکہ وقت کافی ملے۔ آبکاری بل کو کسی صورت میں لینگے۔ لیکن ٹیتنسی بل کو ۲۸ تاریخ کو لینا ضروری ہے۔ ٹیتنسی بل بہت اہم ہے اسکو کسی صورت میں ادھورا نہیں چھوڑا جاسکتا۔ اگر ہاؤس کے سبعس کی رائے یہ ہے کہ آج نہ لیا جائے تو میں ٹائم زیادہ نہیں پڑھاؤں گا۔

شری اناجی راؤ گوانے - ٹائم بڑھانے کی کوئی ضرورت نہیں۔

شری بی۔ رام کشن راؤ - مجھے بھی کوئی عذر نہیں۔

Mr. Speaker : Then we will take up the Abkari Amendment Bill.

L. A. Bill No. XIX of 1953, the Hyderabad Abkari (Amendment) Bill, 1953.

Minister for Excise, Customs, Forests and Revenue (Shri K. V. Ranga Reddy) : I beg to move :

"That L. A. Bill No. XIX of 1953, a bill to amend the Hyderabad Abkari Act, be read a second time."

Mr. Speaker : The question is :

"That L. A. Bill No. XIX of 1953, a bill to amend the Hyderabad Abkari Act, be read a second time."

The motion was adopted.

Clause 2

Shri Abdur Rahman (Malakpet) : I beg to move :

"That in line 6 of clause 2 of the Bill, the word "fine" be omitted."

Mr. Speaker : Amendment moved :

"That in line 6 of clause 2 of the Bill, the word "fine" be omitted."

شری عبد الرحمن - مسٹر اسپیکر سر۔ اس ترمیم کے ذریعہ قانون آبکاری کی دفعہ (۲) میں محفوظ آبکاری کی تعریف کے سلسلہ میں جرمانہ بھی شریک کیا گیا ہے۔ میں نے اس قانون کے ہر دفعہ کو پڑھا ہے اس میں کہیں بھی کسی عملہ دار آبکاری کو جرمانہ کا اختیار نہیں دیا گیا پھر جرمانہ کے لفاظ زینت قانون کیوں بنے ہوتے ہیں۔ فروٹ وینڈنگ کے موقع پر آنریل مسٹر صائب نے کہا تھا آبکاری کے عملہ داروں کو ایک پسے بھی جرمانہ

کرنے کا اختیار نہیں ہے - جب عہدہ داران آبکاری کو قانون کے تحت جرمانہ کا اختیار نہیں دیا گیا ہے تو پھر اسکی تعریف میں لفظ " جرمانہ "، کا اضافہ کرنا یا رکھنا غیر ضروری ہے - جسقدر جرمانوں اور سزاووں کا تعلق ہے اس کا اختیار عدالتون کو ہے - اور عدالتون سے جو جرمانہ ہوگا وہ محصول آبکاری کے طور پر سرنشستہ آبکاری حاصل نہیں کریگا - وہ آمدنی عدالت کی ہوگی اور اس آمدنی کو عدالت جمع کریگی - اس سے سرنشستہ آبکاری کا کوئی تعلق نہیں ہوگا - اس لحاظ سے اس قانون کی دفعہ (۲) میں جو " جرمانہ "، کا لفظ ہے اسکو خارج کرنا چاہئے - یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ اس پر کافی غور و خوص کیا جائے - یہ کسی دفعہ میں نہیں ہے ، نہ سابقہ قانون میں ہے اور نہ حالیہ ترمیمی قانون میں جرمانہ کا اختیار عہدہ داران آبکاری کو دیا گیا ہے - اس لئے اس لفظ کو خارج کر دینا چاہئے - بلاوجہ تعریف میں یہ الفاظ داخل کئے گئے ہیں -

[MR. DEPUTY SPEAKER IN THE CHAIR]

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - کیا آنریبل منسٹر آبکاری کچھ فرمائیں گے ؟

شری کے - وی - رنگاریڈی - ضمن (۱) میں محصول آبکاری سے مراد وہ محصول ، جو قانون شراب کے تحت یا کسی اور ناقذالوقت احکام کے تحت محکمہ کے عائد کردہ کسی رسوم ، نزول ، ٹیکس ، فیس ، جرمانہ یا تاوان یا ضبطی سے واجب الوصول ہوتو اس میں جو جرمانہ کا لفظ رکھا گیا ہے وہ محصول آبکاری کی تعریف بتانے کے لئے رکھا گیا ہے - یہاں اس لفظ کے رکھنے سے عہدہ داران کو جرمانہ کا اختیار دینا جیسا کہ میرے فاضل دوست سمجھو رہے ہیں وہ غلط ہے - جرمانہ کے طور پر جو رقم ہوگی اوس سے مراد محصول آبکاری ہے - یہی چیز واضح کرنے کے لئے لفظ " جرمانہ "، رکھا گیا ہے - اسلئے لفظ " جرمانہ "، حذف کرنے کی ضرورت نہیں -

شری عبدالرحمن - کیا آنریبل منسٹر وضاحت فرمائیں گے کہ وہ کونسی آمدنی ہے جو جرمانہ کے طور پر وصول کی جاسکتی ہے اور جسکا عہدہ داران آبکاری کو اختیار دیا گیا ہے ؟

شری کے - وی - رنگاریڈی - میں نے اس سے پہلے آپ سے کہا کہ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ عہدہ داران آبکاری جو جرمانہ صادر کرتے ہیں وہ وصول کیا جائے - بلکہ جرمانہ کی جو رقم ہوگی وہ کسی مدد میں جمع کریں گے ، یا کسی نام سے اوسکو موسوم کریں گے یہ واضح کرنے کے لئے یہ لفظ رکھا گیا ہے - عہدہ داران آبکاری جرمانہ عائد کرتے ہیں - اس وجہ سے لفظ جرمانہ موجود ہے اور عدالت عائد کرے تو وہ محصول آبکاری ہے - اس سے یہ مراد نہیں ہے - جو جرمانہ وصول ہوگا اوس رقم کو کسی نام سے موسوم کیا جائے اوسکی وضاحت کے لئے یہ لفظ ہے - اختیارات سے یا تعریف سے اس کو کوئی تعلق نہیں ہے - جتنی اختیارات کا ذکر کیا گیا ہے وہاں جرمانہ سے یہ مراد ہوتی ہے کہ تعقدار یا ناظم آبکاری یا منہتمم آبکاری کوئی ہو جرمانہ عائد کرسکتا ہے -

شری عبدالرحمن - چونکہ جرمانہ عدالت وصول کرنے ہے اور تعزیرات میں جرمانہ کے تعلق سے جواختیار عدالت کو دیا گیا ہے وہ عدالت کی آمدنی کے طور پر جمع ہوتا ہے وہ ایک مستقل مدنے ہے۔ اسیں سرزنشتہ آبکاری یا کروڑ گیری یا سرزنشتہ مال کا کوئی علحدہ مدنہ نہیں ہوا کرتا۔ آبکاری کے مقدمات کے مسلسلہ میں بھی ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - میں سمجھتا ہوں کہ یہ سوال و جواب کا موقع نہیں ہے۔ کیا آپ کی استنسنٹ ووٹ کے لئے رکھی ہے؟

شری عبدالرحمن - آنریبل منسٹر اگر اسکی وضاحت کر دیں تو میں اسکو واپس لے سکتا ہوں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - مگر یہ ڈسکشن نیورنڈنگ (Never-ending) ہوتا جا رہا ہے۔ صرف ایک مرتبہ تفصیل پوچھ سکتے ہیں۔ اگر تین تین چار چار مرتبہ پوچھا جائیگا تو یہ کلیرلفکیشن کا مسلسلہ ختم نہ ہوگا۔

شری عبدالرحمن - میں سمجھتا ہوں کہ اگر اصلاح نہ ہو تو ممکن ہے کہ واضع ان قانون پیچیدگیوں میں بستلا ہو جائیں گے۔ اگر اس طرح بتایا جائیگا کہ یہ سرزنشتہ آبکاری کا جرمانہ یا سرزنشتہ آبکاری کا مخصوص ہے وغیرہ، وغیرہ تو پوری تعزیرات کو بدلنا پڑے گا۔ عدالت کو جرمانہ کی جو آمدنی ہوئی ہے اسکے لئے صرف تعریف بتلانا پڑتا ہے۔ ہر ایک سرزنشتہ کا الگ الگ جرمانہ اوس سرزنشتے کو واپس نہیں بھیجا جاتا۔ یہ قانون پیچیدگی ہے۔ اس لئے منسٹر صاحب سے اسکی وضاحت کی درخواست کرتا ہوں۔ عدالت کا ایک مستقل مدنہ جس میں جرمانہ کی آمدنی جمع ہوئی ہے۔ اسیں یہ صراحت نہیں ہوئی کہ یہ کس سرزنشتے کا ہے۔ جو مقدمات عدالت میں پیش ہوتے ہیں اور اون میں جرمانہ کے طور پر جو سزا دیجاتا ہے اوسیں اس کا تعین نہیں کیا جاتا کہ فلاں سرزنشتے کی ہے۔ وہاں ضابطہ معین ہے۔ ایسی صورت میں اس قانون کے تحت جرمانہ کو مخصوص آمدنی قرار دینے سے عدالتوں کے لئے پیچیدگیاں ہونگی۔ ضابطہ تبدیل کرنا پڑے گا۔ جب عملہ داران آبکاری کو جرمانہ کا اختیار نہیں ہے تو پھر اس قانون میں " جرمانہ " کا لفظ رکھنے پر اصرار کرنے کی وجہ سے پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں گی۔ یہ لفظ اس دفعہ میں سے حذف کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے میں یہ چیز منسٹر صاحب کے ملاحظہ اور غور کیلئے پیش کرتا ہوں۔

شری کے۔ وی۔ رنگاریٹی۔ میں نے اس سے پہلے دو مرتبہ کہدیا ہے اور اب ہر کہتا ہوں کہ لفظ " جرمانہ "، کسی کے اختیارات سے متعلق نہیں ہے۔ بلکہ خلاف ورزی کرنے والوں سے جو جرمانہ وصول ہوتا ہے یا کمپونڈنگ کے ذریعہ یا کسی اور وجہ سے جرمانہ کے طور پر جو آمدنی ہوگی اوسکا نام بتانے کے لئے؟ وسکی صراحت کی حاطر یہ بتایا گیا ہے۔ اس لفظ کے ذریعہ نہ تو عدالت کو اور نہ کسی عہدہ دار آبکاری کو جرمانہ کا اختیار دیا جا رہا ہے۔ اس تعریف سے اوسکا کوئی تعلق نہیں۔ جہاں کہیں رقم باہتہ

خلاف ورزی قانون آبکاری وصول ہوئے ہے وہ جرمانہ کھلااتا ہے - لیکن وہ محصول آبکاری کی تعریف میں داخل ہے - اس سے نہ کوئی قانونی پیچیدگی پیدا ہوتی ہے اور نہ کسی کو جرمانہ کا اختیار دیا جاتا ہے -

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That in line 6 of clause 2 of the Bill, the word "fine" be omitted."

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That clause 2 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 2 was added to the Bill.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That clauses 3 and 4 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clauses 3 and 4 were added to the Bill.

Clause 5

Shri K. Ananth Ram Rao (Deverkonda) : I beg to move :

"That in line 3 of section 4-B proposed to be inserted by clause 5 of the Bill, the word "liquor" be omitted."

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved :

"That in line 3 of section 4-B proposed to be inserted by clause 5 of the Bill, the word, "liquor" be omitted."

Shri K. Venkatram Rao : I beg to move :

"That section 4-B proposed to be inserted by clause 5 of the Bill be omitted."

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved :

"That section 4-B proposed to be inserted by clause 5 of the Bill be omitted",

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ۔ منشہ اسپیکر سر۔ دفعہ (۲) کے تحت گورنمنٹ نے اپنے لئے یہ اختیار محفوظ رکھا ہے کہ اس اعلان کے ذریعہ لکر (Liquor) اور گل مسہوہ کو اس قانون کے اثر سے محفوظ کیا جائے۔ اس قانون کے اثر سے کسی معینہ رقمہ میں ان دو چزوں کو مستثنی کرنے کا اختیار گورنمنٹ نے محفوظ رکھا ہے۔ گل مسہوہ کی حد تک تو اعراض نہیں ہوتا۔ کیونکہ بعض مقامات پر ایسا ہوتا ہے کہ گلمسہو جانوروں کو کھلانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض مقامات پر دوسرے اغراض کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن لکر کو مستثنی کرنے کا جواختیار محفوظ کیا گیا ہے وہ مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ وہ ایسے اغراض کیلئے استعمال نہیں ہوتا۔ لکر کے الفاظ گل مسہوہ کے ساتھ جو رکھے گئے ہیں اس کو حذف کرنے کے لئے یہ ترمیم ہے میں آنریل منشہ صاحب سے خاص طور پر امید کرتا ہوں کہ وہ میری ترمیم کو منظور فرمائیں گے۔ اس سے قبل دفعہ ۱۱ قانون آبکاری کے تحت حکومت کو یہ اختیار تھا کہ وہ تعهد پر دے۔ اسیں حکومت نے یہ اختیار بھی اپنے پاس رکھا ہے کہ قانون آبکاری کے دفعات اور پراویز سے استتنا دے۔ اب ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ قانون آبکاری کے تحت سرنشیت آبکاری سے ایک معنده رقم وصول حقوق ہے اگر اسکو استتنا دینے کا اختیار عہدہ داران آبکاری کو دیا جائے تو آیا اس سے ہمارا مالیہ متاثر ہونے کا امکان ہے یا نہیں۔ جب حکومت استتنا دینے کی ضرورت محسوس کری ہے تو وہ اسمبلی کے سامنے لا کر ایسا کرسکتی ہے۔ جیا ہے اسکے پورے قانون آبکاری کو معطل کرنے کیلئے جو اختیار حکومت اپنے ہاتھ میں لے رہی ہے وہ نامناسب ہے۔ گل مسہوہ کو رکھکر ”لکر“ یا شراب کی حد تک امنڈمنٹ کیا جاسکتا ہے۔ لیکن میرا امنڈمنٹ یہ ہے کہ دفعہ ۱۱ بی کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ یہ بحث کیجاسکتی ہے کہ چنچو وغیرہ مقامات پر جنگل میں رہنے والے عوام ہوتے ہیں انکے لئے اسکی ضرورت ہو سکتی ہے۔ میں آنریل منشہ کے ملاحظہ میں دفعہ ۱۱ کے تحت جو پراویز ہے وہ لانا چاہتا ہوں۔

“Provided that the Government may, by notification in the Jarida, direct that in any local area it shall not be necessary to take out licence for the manufacture of liquor for bona fide home consumption.”

ایسے ٹرائیس کو سہولتیں دینے کا سوال ہے تو دفعہ ۱۱ کے تحت جو پراویز ہے وہ کافی ہے۔ دفعہ ۱۱ بی کی ضرورت نہیں۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے نکراتے ہیں۔ اس وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ دفعات قانون آبکاری مدرس سے جیسے کے ویسے کوٹ (Quote) کئے گئے ہیں۔ اسکے علاوہ بعض دفعات کے یعنی استعمال کا بھی اندیشہ ہے جیسی کہ کانگریسی حکومت کی روایات ہیں وہ پراہیش وغیرہ کی جنہیں جو ملک کو پہنسا کر مالیہ کو متاثر کریں گے جس میں ملک کا نقصان ہے۔ یہ خطرہ ہے اسلئے یہ اختیارات حکومت کے ہاتھ میں نہ دینے چاہیں اور اس کو حلف کیا جائے۔

شری کے - وی - رنگاریڈی - مسٹر اسپیکر سر - دفعہ ۱۱ اور دفعہ ۱۲ ایک دوسرے کے خلاف ہونا تصور کیا گیا ہے - دفعہ ۱۱ جیسا کہ میرے معزز دوست خود کہہ رہے ہیں وحشی عوام کے بارے میں وضع کیا کیا ہے - اور دفعہ ۱۲ سرکاری اغراض کے بارے میں وضع کیا گیا ہے - اس مقام سے جہاں اس شخص نے بھٹی لگائی ہو یا کسی اور مقام سے جہاں بھٹی لگانے کی اجازت انسنے کسی اور شخص کو دی ہو شراب منتقل کرنے کے بارے میں یہ دفعہ وضع کیا گیا ہے - اسلئے اگر دفعہ ۱۲ نہ تو شراب کے کاروبار چلانا ہی مشکل ہو جائیگا - اسلئے یہ دفعات مستحباد نہیں ہیں بلکہ دونوں کا بھی وجود ضروری ہے۔

Mr. Deputy Speaker: The question is :

"That in line 3 of section 4-B proposed to be inserted by clause 5 of the Bill, the word 'liquor' be omitted."

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker: The question is :

"That section 4-B proposed to be inserted by clause 5 of the Bill be omitted".

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker: The question is :

"That clause 5 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 5 was added to the Bill.

Clause 6.

Shri K. Venkatrama Rao: I beg to move :

"That at the end of clause 6 of the Bill, the following proviso be added, namely,

'Provided that the licence for transport shall not be issued from the tapping place to any other place other than the licensed shop allotted in the auction.'

Mr. Deputy Speaker:- Amendment moved.

"That at the end of clause 6 of the Bill, the following proviso be added, namely,

'Provided that the licence for transport shall not be issued from the tapping place to any other place other than the licensed shop allotted in the auction. "

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ۔ مسٹر اسپیکر سر۔ دفعہ ۶ کے سلسلہ میں جنرل ٹسکشن کے وقت جو اعتراض کیا گیا تھا وہ میں آنریل منسٹر کو مکرر یاد دلانا چاہتا ہوں۔ دفعہ ۷ کی جیسی تغیری کی گئی اس سلسلہ میں یہ کہا گیا تھا کہ مقام تراش سے دوکان تک لیجائے کا حکم ہے۔ اسلئے دفعہ ۷ کے ذریعہ مناپلسٹ یا بڑے مستاجرین کو سہولت دینا نہیں ہے۔ اس قسم کے الفاظ آنریل منسٹر کی جانب سے کہے گئے تھے۔ یہاں میری جو ترمیم ہے وہ میں آنریل منسٹر کے ملاحظہ میں لاتا ہوں۔ اس سے قبل تعہد دار کو تراشنے کے سلسلہ میں ایسے لائنس دئے جاتے تھے۔ اب ٹرانسپورٹ لائنس (Transport Licence) کی تعریف حسب ذیل ہے۔

" Transport means to move from one place to another within the Hyderabad State."

اب ایک مقام سے دوسرے مقام تک ٹرانسپورٹ کے لائنس دئے جارہے ہیں۔ اس سے قبل نیا پنگ کے لائنس دئے جاتے تھے۔ ہمارے پاس جس طرح مالک موثر کو پڑوں کے کوئیں دوکان پر دیتے ہیں ویسے ہی بعض مستاجرین کو اجازت دیجاتے ہیں۔ اسکا نتیجہ یہ ہے کہ ایک شخص ایک جگہ معاملہ لیتا ہے تو کسی اور جگہ کے معاملہ دار یا وہاں کے کلاموں پر اپنی مناپلی قائم کرنے کیلئے اٹر ڈال سکتا ہے۔ ایک متعلقہ دوکان کیلئے وہ مقررہ تاریخ سے لانے کی بجائے دوڑ کا مقام کھہم سے لاسکتا ہے۔ اس طرح وہ ایک قسم کی انار کی پھیلا سکتا ہے۔ اسکے علاوہ بڑے بڑے مناپلسش بھی وجود میں آنے کا اندیشہ ہے۔ اسلئے اس دفعہ میں یہ شرط لکھتے ہیں کہ ٹرانسپورٹ لائنس اس شخص کو دیا جائیکا جسکا نام جریدہ میں شائع ہوا ہو۔ ترمیم کے ذریعہ اب یہ کیا جا رہا ہے کہ

"From the tapping place to any place other than the licenced shop allotted in the auction."

یعنی ہر اج میں جو دوکان الٹ کیجاتی ہے اس دوکان تک ہی ٹرانسپورٹ کے لائنس ایشو کئے جائیں۔ وہاں اسکے معنے کچھ اور نکلتے ہیں۔ یہ شخص سارے حیدر آباد میں جہاں چاہے وہاں اپنے لائنس کا منصب استعمال کر سکتی۔ یہ کلاریفیکیٹری نیچر کا امنڈمنٹ ہے۔ اسلئے میں آشکرتا ہوں کہ آنریل منسٹر صاحب اسکا بہت غور اور سوجہ بوجہ کر جواب دینگے۔

شری کے۔ وی۔ رنگاریڈی۔ میں نے عام بحث کے سلسلہ میں جو کچھ کہا ہے وہی مطلب اس دفعہ کا ہے۔ آنریل معتبر اس شرط کو کم کرنے کی خواہش کرتے ہیں

اور چاہئے ہیں کہ جہاں درخت تراشنے ہیں اس مقام سے لیکر مقام فروخت تک کے الفاظ رکھئے جائیں - اس دفعہ کا یہ مقصد نہیں ہے بلکہ درخت تراشنے کے مقام سے لیکر دوسرے مقام تک بھی لے جاسکتے ہیں - اگر اس شخص کی دو دوکانیں ہوں تو وہ ایک دوکان سے دوسری دوکان کو بھی لے جاسکتا ہے - یہ چیز عہدہ داران آبکاری کے صوابیدد پر ہے اور وہ اہل معاملہ کے لحاظ سے اور مقامات کے لحاظ سے طے کر کے جریدہ میں شائع کرینگے - ورنہ اس منڈنٹ کے ذریعہ اس طرح مقید کیا جائے کہ ایک مقام سے دوسرے مقام کو نہیں لے جاسکتے تو اس سے مزاحمت ہو گی - اگر اسکی دو چار دوکانیں ہیں اور اس میں سے ایک ایسی جگہ ہے جہاں ہفتہ وار بازار لگتا ہے تو وہاں اسکی سیندھی منتقل کرنے کی ضرورت پیش آسکتی ہے کیونکہ ہفتہ وار بازار کی جگہ پر ہی سیندھی زیادہ پکتی ہے۔ اسلئے لاٹنسنس راہداری کی اجازت دیجاتی چاہئے - عہدہ داران آبکاری کو یہ اختیار ہونا چاہئے کہ کس مقام سے کس مقام پر سیندھی کو منتقل کیا جائے۔ یہ غور کرنے کے بعد ہی کہ سرکاری مالیہ متاثر نہ ہو یہ دفعہ مدون کیا گیا ہے - اس سے کسی قسم کا اندیشہ کریںکی ضرورت نہیں ہے - بلکہ اس میں اس بات کی کوشش کیجئی ہے کہ سرکاری رقم کے حفظ کیلئے پورے انتظامات کئے جائیں۔ اسلئے جو الفاظ رکھئے گئے ہیں وہی مناسب ہیں -

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That at the end of clause 6 of the Bill, the following proviso be added, namely:

'Provided that the licence for transport shall not be issued from the tapping place to any other place other than the licensed shop allotted in the auction'."

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That clause 6 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 6 was added to the Bill.

Clause 7

Shri K. Anantha Rama Rao : I beg to move :

"That in lines 8, 9, 10 and 12 of sub-section (1) of section 7 proposed to be substituted by clause 7 of the Bill, the following words be omitted, namely:

'or every such person who may have occupied the business

relating to such lease or the extent of the amount due from him to the lessee in respect of the period of occupation of such person'.”

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved :

“That in lines 8, 9, 10 and 11 of sub-section (1) of section 7 proposed to be substituted by clause 7 of the Bill, the following words be omitted, namely:

‘or every such person who may have occupied the business relating to such lease to the extent of the amount due from him to the lessee in respect of the period of occupation of such person’.”

Shri Ch. Venkatrama Rao : Sir, I beg to move :

“That in line 9 of sub-section (1) of section 7 proposed to be substituted by clause 7 of the Bill, between the words ‘business’ and ‘relating’, the following words be inserted, namely—

‘or his customers.’”

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved.

“That in line 9 of sub-section (1) of section 7 proposed to be substituted by clause 7 of the Bill, between the words ‘business’ and ‘relating’, the following words be inserted, namely—

‘or his customers’

Shri K. Venkatrama Rao : Sir, I beg to move :

“That in line 9 of sub-section (1) of section 7 proposed to be substituted by clause 7 of the Bill, between the words ‘business’ and ‘relating’ the following words be inserted, namely—

‘subject to the provisions of section 14 of this Act.’”

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved.

“That in line 9 of sub-section (1) of section 7 proposed to be substituted by clause 7 of the Bill between the words ‘business’ and ‘relating’ the following words be inserted, namely—

‘subject to the provisions of section 14 of this Act.’”

Shri M. Buchiah : Sir, I beg to move :

"That at the end of section 7 proposed to be substituted by clause 7 of the Bill, the following proviso be added, namely—

"Provided that the lessee has sub-leased the business on a profit of not more than 15% of the total amount he pays the Government on that business."

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved :

"That at the end of section 7 proposed to be substituted by clause 7 of the Bill, the following proviso be added, namely—

"Provided that the lessee has sub-leased the business on a profit of not more than 15% of the total amount he pays the Government on that business'."

* شری کے۔ انت رام راؤ۔ مسٹر اسپیکر سر۔ دفعہ (۷) مدون کرنے کی غرض و غایت یہ معلوم ہوتی ہے کہ گورنمنٹ کو اسکا اختیار حاصل ہو کہ اسکو اجازت یا قہ شخص یا مستاجر سے جو رقبوں میں حاصل شدئی ہوں وہ کسی دوسرے شخص سے اگر اسکو واجب الوصول ہوں تو حاصل کر سکے۔ لیکن اسکے ساتھ ہم مستاجر اور اجازت یا قہ سے جو رقبوں میں حاصل طلب ہوتی ہے وہ تو اس دفعہ کے ساتھ وصول کی جاسکتی ہیں۔ اسکے ساتھ ان اشخاص کو بھی شریک کر لیا جا رہا ہے جنکا گورنمنٹ سے کوئی معاہدہ نہیں ہے۔ بلکہ دوسرے لوگوں سے ہے۔ اگر ان الفاظ کو روکھا جائے تو ایک طرح سے ان عوام پر سختی ہو گی جو اسکی زد میں آئینگی۔ اور کلال اس سے متاثر ہونگے۔ اور اس دفعہ کو حریہ کے طور پر استعمال کیا جائیگا۔ اسلئے میں نے یہ ترمیم رکھی ہے میں معزز ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ میری اس ترمیم کو منظور کر لیا جائے۔

شری ہمی ایچ۔ وینکٹ رام راؤ سے میں ایک امنڈمنٹ پیش کیا ہے۔ اس دفعہ کے تحت مستاجر پر رقم ادا کرنے کی جو ذمہ داری ہے اگر وہ مستاجر کسی دوسرے شخص کو کچھ معاملہ کرے تو گورنمنٹ ان ذیلی شخص سے بھی گہے دار کو واجب الادارق اپنی طرف سے بطور یوینیو ریپیش (Revenue Receipts) حاصل کر سکیگی۔ گورنمنٹ کو یہ اقتدار حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ کلکٹر کے ذریعہ ذیلی مستاجر سے یا اصل مستاجر سے معاملہ کرنے والے ہر شخص سے رقم وصول کرے۔ آنریل منسٹر نے جنرل ٹسکشن میں بڑے زور و شور سے قربانیات کہا کہ "Tree to ٹیاپر،" (Tree to the tapper) کی اسکیم کو زیبل طور پر لے آئے تھے۔ وہ تو اسکو عمل میں لانا چاہتے تھے۔ مگر بعض نام لیواؤ نے انہیں عمل میں لانے نہیں دیا۔ یہ انکا کہنا تھا۔ میں یہاں ادبیاً منسٹر صاحب سے عرض کرتا ہوں کہ جب آپ قولدار سے وصول کرنے کی ذمہ داری اپنے اوپر لے رہے ہیں تو یہ کہاں تک واجھی ہے۔ قولدار ہمہ کلال ہوتے

ہیں۔ وہ لکھا پڑھائی کر کے بنکٹ لال بدروکا رنگارینڈی۔ یا ذی ذی اٹالیہ جیسے بڑے مستاجر وہ سے قول پر معاملہ لیتے ہیں۔ اور اس طرح دوکان چلاتے ہیں جیسے دوسرے دوکاندار چلا جائیں کرتے ہیں۔ ہوتا یہ ہے کہ ولیق میں عموماً آدھا بیویار ادھار پر چلتا ہے کلال کو گھر گھر بھیجنا پڑتا ہے۔ سال میں دو مرتبہ کھللوں پر پیسے وصول ہوتے ہیں۔ لیکن وہ بھی پورے نہیں ہوتے۔ آدھا بون رقم دیکر بقايا ختم کر دیا جاتا ہے۔ آدھا پاؤ پسے چھوڑ دینا پڑتا ہے۔ اسکی یہ رقم ڈوب جاتی ہے۔ ایسے واقعات عام طور پر ہوتے ہیں۔ آپ ٹری ٹوڈی ٹیاپر کہتے ہیں لیکن کلال کی بیویوی کا لحاظ نہیں کرتے۔ آپ گندہ دار کی رقم ذیلی آدمی سے وصول کرنے کی ذمہ داری تو لیتے ہیں لیکن کلال کو جو تقصیان ہوتا ہے اسکی پابجائی کیتھے آپ کیوں مدد نہیں کرتے۔ جب آپ مستاجر کو مدد دے رہے ہیں تو کلال کو بھی دینا چاہئے۔ اسلئے میں آنریبل منسٹر کی توجہ اس جانب سنبول کر روانگا۔ اور یہ ادا بآ استدعائے کروں گا کہ بل میں کسٹمرس (Customers) سے بھی وصول کرنے کے امکنات رہنے دیجئے۔

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ۔ اسیکر سر۔ دفعہ ۱۲ کے تحت آپ ایک شخص ثالث سے جو آپ کے پاس کسی طرح بھی ذمہ دار نہیں اس سے رقم وصول کرنے کا اختیار لے رہے ہیں۔ اسکو سبجکٹ ٹو سکشن ۱۲ رکھنا چاہئے۔ اس طرح کا مطلب نکلنے کی کوشش کیجا رہی ہے کہ کوئی شخص بھی آئیکا اور سرکاری معاملہ پر قابض ہو جائیگا۔ اسلئے ایسا اختیار گورنمنٹ کو حاصل کرنے کی ضرورت بتلانی جاتی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ مستاجر ایک ذیلی مستاجر کو کچھ معاملہ قول پر دینا ہے۔ ذیلی مستاجر تراشنے والوں سے معاملہ کر کے ان سے رقم حاصل کر کے داخل کر دیتے ہیں۔ منسٹر صاحب اپنا سابقہ بھی کہا تھا لہا کر جانچ کر لیں کہ بقايا کن لوگوں کے ذمہ ہے۔ بڑے مستاجروں کے ذمہ ہی بقايا ہوتا ہے۔ دیشمکھوں کے ذمہ ہوتا ہے۔ کسی چھوٹے آدمی کے ذمہ کوئی بقايا نہیں ہوتا۔ یہاں جو الفاظ ترمیم کے ذریعہ رکھئے گئے ہیں وہ ایسے ہیں کہ اس سے جہاں کسی ذیلی شخص کو قول پر دیا جاتا ہے وہ ہوشیار ہو جائے۔ سرکاری اجازت لیکر ہی کسی شخص کو پارٹنر پتا نہیں۔ میں دفعہ ۱۲ کے الفاظ ملاحظہ میں لاتا ہوں۔

No lessee shall, except with the permission of the Government declare any person to be his partner; and such partner shall not be competent to act as such until he has obtained a licence to that effect from the Collector or any other competent officer.

اگر کسی شخص کو حصہ دار بنانا ہو تو جب تک کہ کلکٹر کی منظوری نہ لی جائے شرکت کا معاملہ قابل نفاذ نہیں ہوتا۔ اگر ہم مستاجر اور کلال کے درمیان جو معاملہ ہوتا ہے دیکھیں تو صاف طور پر معلوم ہو گا کہ یہ معاملہ ایک پارٹنر شپ کی نوعیت کا ہوتا ہے۔ مستاجر اس بات پر رضامنند ہو کر معاملہ کسی دوسرے شخص کو دیتا ہے کہ

وہ کچھ منافعہ مستاجر کو دیدیگا۔ آپ مدرس سسٹم بتلاتے ہیں۔ لیکن یہاں تو پارٹنر کی کوئی تعریف نہیں ہے۔ اسکے تعین کی سخت ضرورت ہے۔ یہاں ”سبجکٹ نوسکشن“، اگر ایسے الفاظ نہ رکھیں تو یہ دفعہ (۱) پر اثر کرنے والا ہے۔ اسکے بغیر آپ اگر آکو پائیں آف دی ٹرانزیاکشن کو مجبور کریں تو اس کا قانوناً جو نتیجہ ہو نیوالا ہے وہ ہو کر رہیگا۔ آکو پائیں حقیقہ نظر سے پارٹنر کی تعریف میں آئیگا۔ جب منظورہ پارٹنر ہو تو اس وقت ہی آپ اسکے پاس سے حاصل کرسکتے ہیں۔ ورنہ لوگوں کو دیوانی عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانا پڑیگا اور اسکے بجائے آپ ایک اصول مقرر کر رہے ہیں۔ گو یہ اصول قانوناً ایک منٹ کیلئے بھی نکلنے والا نہیں۔ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس طرح سرکار کو اپنے حاصل حاصل کرنے میں آسانی ہو گی۔ لیکن جو شخص فریق معاہدہ نہیں ہے اس سے آپ کس طرح وصول کرسکتے ہیں۔ یہ نہ صرف قانون معاہدہ کے خلاف بلکہ کسی طرح واجی نہیں کھلا سکتا۔ منسٹر صاحب ایک ایسا دفعہ قانون آبکاری میں رکھنا چاہتے ہیں جو ملک کے قانون کے اصول کے مغائرہ ہے۔ ان حالات میں میں عرض کروں گا کہ میرے منسٹر کو قبول کر لیا جائے۔

شروع ایم۔ بچیا۔ مسٹر اسپیکر سر۔ اس دفعہ (۷) کا مقصد یہ ہے کہ گورنمنٹ گندار کو جو رقم وصول طلب ہوتی ہیں اُنکی وصولی میں مدد دیکر اسکو فائدہ پہنچائے۔ حقیقت یہ ہے کہ معاملہ دو طرح سے پنڈویاٹ کیا جاتا ہے۔ ایک یہ کہ ماہانہ ییٹھک پر معاملہ لینے والا رقم ادا کرتا جائے۔ وہ ییٹھک پر صد فیصد یا ۰۔۰ فیصد فائدے پر پنڈویاٹ کیا جاتا ہے ہر سہی نہ کنٹرا کٹر کو رقم تو برا بر وصول ہوئی رہتی ہے۔ لیکن یہ چھوٹا معاملہ لینے والے ذیلی لوگ کلالی یا تراشنے والے ان پڑھ اور اتنے کم ہمت ہوتے ہیں کہ وہ پیسے دینے کے بعد مستاجر سے رقم کی رسید نہیں لیتے۔ یا مستاجر اتنا ذی اثر آدمی ہوتا ہے کہ وہ رقم تو وصول کر لیتا ہے لیکن رسید دینے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہاں کوئی گیارہی نہیں ہے مستاجر جو ماہانہ رقم وصول کرتا ہے وہ سہی نہیں کے ختم پر خزانہ میں داخل کرتا ہے یا نہیں اسکا پتہ تو تراشنے والے کو نہیں رہتا۔ لیکن آخر میں ایک فہرست داخل کر دیتا ہے کہ مجھے ان لوگوں سے اتنے پیسے وصول ہونا ہے۔ تو اپسی صورت میں گورنمنٹ تعلقدار کو اختیار دیتی ہے کہ وہ روپنیوں کلکشن کے اصول پر اس ذیلی شخص کی جائیداد خبط کر کے اس سے رقم وصول کرے۔

ایک اور طریقہ پنڈویاٹ کرنے کا یہ ہے کہ فی درخت سیندھی و تاز (۰۳۰۔۰۶۰۔۰۶۰) درخت منتخب کر کے فی درخت رقم مقرر کر دیجاتی ہے۔ اور اس طرح تراشنے والوں کو دیا جاتا ہے۔ ہر درخت کی پابندی پیسے پہلے وصول کر لیتی ہیں۔ تراشنے والا یہ نہیں جاتا کہ وہ کنٹرا کٹر کو جو رقم دے رہا ہے وہ سرکاری خزانے میں داخل یہی کرو رہا ہے یا نہیں۔ اُنکا واسطہ تو کنٹرا کٹر سے رہتا ہے گورنمنٹ سے نہیں۔ کنٹرا کٹر کو انسٹیٹ کریں تو وہ جو رقم دے رہے ہیں وہ گورنمنٹ میں داخل کرو رہا ہے یا نہیں معلوم ہو گا لیکن

یہ طریقہ اختیار کیا جائے تو وہ نہیں مانیگا۔ غریب تراشنے والوں سے تو رقم لے لیتے ہیں اور گورنمنٹ کا ہزاروں روپیہ بنا باقی رکھتے ہیں۔ پھر یہی انکے لئے ایک موقع رکھا جاتا ہے کہ یہ رقم سانگڑا ری کی رقم کی طرح وصول کیجائے۔ یہ چیز ناجائز ہو گی۔ کلال جو حیدر آباد میں ۱۳ لاکھ سے زیادہ ہیں اونکا کچھ خیال نہیں کیا جاتا اور مٹھی پھر کنٹرا کٹرس کے ساتھ رعایتی کیجاتی ہیں۔ کنٹرا کٹرس معاملات آبکاری لیتے وقت معتبری کا صداقت نامہ داخل کرتے ہیں تو پھر گورنمنٹ کو کس بات کا دھوکہ ہے۔ میری سمجھے میں نہیں آتا کہ غریب تراشنے والوں پر یہ پابندی کیوں رکھی جا رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تراشنے والے مہینے کے آخر میں معاملات کی رقم ادا نہ کریں تو حیدر آباد میں یہ ہوتا ہے کہ انکو معاملات سے علیحدہ کیا جاتا ہے اور دوسرے طریقے پر پھر پندویاٹ کیا جاتا ہے۔ آنریبل منسٹر متعلفہ یہ کہنے لگے کہ مستاجرین بہت سی درخواستیں پیش کرتے ہیں کہ فلاں فلاں تراشنے والوں سے انکو رقم وصول طلب ہے۔ میں کہونگا یہ حقیقت حال نہیں ہے۔ جعلسازی کے تحت وہ حسابات پیش کرئے ہوں گے۔ اور اسکو ملحوظ رکھکر یہ ترمیم پیش کیجئی ہے۔ میں منسٹر صاحب متعلقہ سے عرض کروں گا کہ میں نے جو استڈمنٹ پیش کی ہے اسکو وہ قبول کر لیں۔ مٹھی پھر کنٹرا کٹرس کا اتنا خیال رکھنا ضروری نہیں ہے جتنا کہ محنت کرنے والے تراشنے والوں کا خیال رکھنا چاہئے۔ خاص کر ایسی حالت میں جیکہ اونکی معاشی حالت خراب ہو ق جا رہی ہے ایسی صورت میں انکو سہولت ملنی چاہئے۔ میں جو کلاز پریوز کیا ہوں اس میں یہ ہے کہ بشرطیکہ کنٹرا کٹر معاملہ کو ۵ فیصد نفع پر دیتا ہے تو تراشنے والے کو ذمہ دار قرار دیا جائے اور اگر (۸۰۔۷۰) فیصد اضافی پر پندویاٹ کرو رہا ہے تو ناجائز قرار دیا جائے تاکہ تراشنے والوں سے ناجائز فائدہ حاصل کرنے کا موقع کنٹرا کٹرس کو نہ رہے۔ مجھے امید ہے کہ آنریبل منسٹر میری اس ترمیم کو قبول فرمائیں گے۔

شری عبدالرحمن۔ مسٹر اسپیکر سر۔ یہ دفعہ (۷) کی ترمیم نہایت اہم ہے اور یہ پورے ایوان کے لئے بہت سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے کا مسئلہ ہے۔ پہلے کی جو دفعہ تھی وہ یہ تھی کہ جب تعهد دار یا اوپکری خامن سے رقم وصول نہ تو گورنمنٹ بقدر زرضانت خامن پر ذمہ داری عائد کریں تھی یا اپنا کوئی انتظام قائم کریں یا یہ فسیح تعهد کسی دوسرے کو تعهد دیتی۔ یہ دفعہ آبکاری کے معاملات کیلئے بہت ہی مفید و مناسب تھی۔ ظاہر ہے کہ جب حکومت ایک شخص کو معاملہ دیتی ہے تو جن شرائط کے تابع معاملہ دیتی ہے تو وہ اون شرائط کے تابع ہو گا۔ اور کفالت کے طور پر جو رقم اسکی محفوظ رہتی ہے اور ضرانت کے طور پر جو رقم وہ داخل کرتا ہے اوس پر بار عائد ہونا چاہئے۔ مستاجر اگر رقم کی ادائی میں تامیل کرے اور رقم کی ادائی سے قاصر رہے تو حکومت خامن پر ذمہ داری عائد کریں گے۔ خامن کی جائیداد جو مکمل ہوتی ہے اوس سے وصول کر سکتی۔ لیکن اس ترمیم کی جو دفعہ ہے یعنی دفعہ ۷ وہ صحیبہ ہے غریب ہے۔ نہ تو قانون معاملہ سے اسکا کوئی

تعلق ہے نہ تو عقل سالم اسکو تسلیم کرنی ہے ۔ اسا بھی ہوسکتا ہے کہ ایک شخص جو قطعاً اجنبی ہے آپکے مکملہ کیلئے ۔ آپکے سرشته آبکاری کیلئے اور آپکے اور اسکے درمیان کسی قسم کا معاهدہ نہیں ہے اس کو آپ ذمہ دار گردا اننا چاہتے ہیں ۔ آخریہ کہاں کا اصول ہے ۔ کیا قانون معاهدہ میں کوئی ایسی گنجائش ہے کہ بغیر کسی معاهدہ کے ذمہ داری عائد کر دیجائے ۔ آنریبل منسٹر انچارج نے کہا تھا کہ قانون مالگزاری میں ایسی دفعہ ہے کہ اگر کوئی پٹہ دار یا شکمیدار مالگزاری ادا نہ کرے تو قابض اراضی سے وصول کیجاتی ہے ۔ میں کہونگا کہ زین کا معاملہ الگ نوعیت کا ہے ۔ وہاں یہ صورت ہوسکتی ہے کہ کوئی شخص زین پر بالجیر قبضہ کر لے ۔ پٹدار یا شکمیدار کے کہنے پر وہ اراضی کا قبضہ نہیں چھوڑتا ۔ اکثر صورتوں میں ایسے بھی واقعات رونما ہوتے ہیں کہ وہاں پٹہ دار کا وجود نہیں رہتا ۔ ان حالات میں قابض اراضی پر ذمہ داری عائد کیجاتکی ہے ۔ لیکن یہاں یہ صورت نہیں ہے ۔ قانون مالگزاری سنہ ۱۹۳۱ء اف کے تصورات آج باقی نہیں ہیں ۔ وہ مضائقہ خیز تصورات تھے جنکو آج جمہوری دور میں ختم کیا جانا چاہئے ۔ میں کہونگا کہ اس قانون میں اس کی کوشش کیتئی ہے کہ بلاک مارکٹنگ کو فروغ دیا جائے اور قانونی طور پر بلاک مارکٹنگ کو راجح رکھنے کی کوشش کیجاتھی ہے ۔ ایک شخص معاملہ حاصل کرتا ہے اور ایسے لوگوں میں جو زیادہ بڑے معاملات حاصل نہیں کر سکتے یہ اوس معاملہ کو منقسم کر دیا کرتا ہے اور اس معاملت سے کافی منافع حاصل کرتا ہے گویا اس طرح بلاک مارکٹنگ کی اجازت دیا رہی ہے ۔ یہ طریقہ ایسا ہے جس سے واقعی بلاک مارکٹنگ کی ہمت افزائی ہوئی ہے ۔ اگر یہی مقصد ہے کہ بلاک مارکٹنگ کی ہمت افزائی کیجائے تو یہاں اس قانون کو پاس کر دیجئے ۔ شوق سے ”آئیز“، ”کہنے“ ۔ لیکن اگر بلاک مارکٹنگ کو روکنا مقصد ہے تو پھر اس ترمیم کو یکلخت نامنظور کرنا چاہئے ۔

دوسرا جانب یہ کہا جاتا ہے کہ نئے کی چیزوں کو ہم روکنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ چنانچہ کہا گیا کہ پہلے جتنے دکانات تھے آج نہیں ہیں ۔ رفتہ رفتہ ہم دوکانوں کی تعداد کو کم کر رہے ہیں ۔ لیکن اس قانون کی رو سے آپ دکانات کو کم نہیں کر رہے ہیں بلکہ ہر ایک جہاڑ کے نیچے ایک دوکان قائم ہو رہی ہے ۔ اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو چلائے میں بتائے کیلئے تیار ہوں ۔ اس طرح ایک موضع میں ایک دوکان کی بجائے پہچاسوں دکانیں قائم ہو گئی ہیں ۔ آج موجود ہیں ۔ اس قسم کے اضافہ دکانات کے اسباب اس ترمیم سے پیدا کئے جا رہے ہیں ۔ البتہ یہاں ایک ایسی ترمیم لائی جاسکتی نہیں کہ چھوٹے چھوٹے مستاجرین کے فائدہ کیلئے بڑے مستاجرین کو پابند کیا جائے کہ وہ جس ذیلی مستاجر کو معاملہ دیتا ہے اوتی ہی رقم پر معاملہ دے جتنی رقم پر خود حاصل کیا ہے اور اسکی رجسٹری کرائے ۔

کہا گیا ہے کہ کلکٹر کے پاس شکمیدار اپنی شکمیداری کو درج رجسٹر کرائے تو ایسی صورت میں اسکی شکمیداری کو تسلیم کیا جائیگا بہلا کوئی شخص کلکٹر کے پاس جانپکا ۔

ہوتا یہ ہے کہ بڑے مستاجر بھلے ہی سالانہ رقم کا حساب کر کے چھوٹے مستاجرین سے رقم وصول کرنے تھے ہیں یہ رقم سالانہ کے حساب سے اقساط میں وصول کرایجاتی ہے۔ جیسا کہ میں نے فرست رینگ کے وقت عرض کیا تھا۔ اور مثال بھی دی تو یہ کہ بنکٹ لال سے ۱۰ لاکھ روپیہ صول طلب دیں لیکن بنکٹ لال نے ذیلی مستاجرین سے بجز ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ جمنہ رقم وصول کر لیا ہے۔ انکے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ مسکن ہے آئندہ کارروائی کیجا کر کے صول رقم کا انتظام کیا جائے لیکن آج تک تو ایسی کارروائی نہیں کی گئی۔ اس ترمیم سے دو گاہ کہ مستاجر ذیلی قابضین سے رقم وصول کر لینے کے لیکن سان کے ختم پر تین چار مہینے کی رقم داخل نہیں کر لینے۔ آپکے عہدہ دار جائینے کے اوس قابض کی جائیداد خبط کر کے اسکو نیلام کر کے رقم وصول کر لینے۔ ایک تو یہ کہ اوس غریب نے زائد رقم دیکر معاملہ حاصل کیا اور دوسری مصیبت اوس پر یہ آئی کہ رقم ادا کرنے کے بعد پھر دوبارہ اوس سے مطالیہ کیا جائیگا۔ ایک مرتبہ تو اوس نے اصل مستاجر کو رقم ادا کی اور پھر سرکار کو۔ اسلئے میں عرض کروں گا کہ یہ دفعہ قانون کے بنیادی اصولوں کے لحاظ سے اور بالخصوص قانون معاہدہ کی رو سے درست نہیں ہے اور یہ دفعہ بڑے بڑے مستاجرین اور دلانوں کی وکالت کرتی ہے۔ میں پورے ایوان سے پوزور اپل کروں گا کہ اس ترمیمی دفعہ کو منفور نہ کریں۔

ش. ک. یونیک. نادنیపురావు :

سُپرِ کریں، سُر،

గోదావరీయలైన ఆచ్ఛాది మండలీగారు ప్రశ్నలోని క్రితి జున్ నాటకు సవరణల వచ్చాయి. ఇష్టము, అసలు మహాచంపుర్ణాదీక ఈ సంస్థ బీఫ్ పంచమ తీరుకరాణిందో చూస్తే ముఖ్యంగా ఈ క్రూజుకోడేక ఈ బీఫ్ తీరుకొబ్బిడి తెంసుకోవచ్చుసా. ఇదేకు ముందు, క్రూజులకు వచ్చిన సవరణలకు మంగ్లగారు ఎండు సహాధానము చేప్పారో, ఆ సహాధాన పద్ధతి చూశాము. లెచ్చుకుగా వారీ సహాధానము ఒక్క ఏమి అడ్డుము చేసుకోవచ్చునుచేయే,— మస్తుజర్లు, ఏ కొరణుగానో, ఎందుచేసేనో, గోదావరీయ సంప్రదాంగారీ దృష్టిలో చాతాముచిస్తానాప్రియ సంపాదించాడు. అందుచేసేనే మండలీగారు వాళ్ళకు ప్రత్యుత్క సౌకర్యాలు కల్పిస్తా, వాళ్ళాది పున్న ధారము, భాధ్యత అంతా లేదితరులహితికి నెట్లు వాళ్ళను ఆ భాధ్యతసుచి కొప్పాడచూడికి ఎలా తీసుంగా కృషి చేసున్నారో, ఈ బిల్లులో తీంపుల్లో వారిమిన యా క్రూజు ద్వారా గమనించచును.

మస్తుజరులు తాధాలను ఆర్థికసుటకొరకు ప్రభుత్వపు పేటపోలటలో మామ్మాలను కొంటాడు. తరువాత వాడు ఆధికు లింగీ ఇశరులకు మామ్మాలకు ఘోడా.. ప్రభుత్వము ఎల్లాందైతే చట్టు ఈ ధారన తీసుంచుటందో, అదేందుగా మస్తుజర్లుకొనే, దీంగి వాటి చిస్సులిన్న వ్యాపారస్తులకు ఎక్కువ ధారకు ఉన్ని, వారించి డయ్యు తీంపుల్లాడు. ఆ చెప్పు ఆ చిన్న వ్యాపారస్తులకు ఉచింగా ఏమించు ఇవ్వుతాడు, ఎప్పుటిక్కుండా సాధారణ వ్యాపా-

రమ్మని దగ్గరసుంచి తన డబ్బును రాబట్టుకోవడమూ, వాళ్ళకు మాత్రం రసీదులు ఇవ్వకుండా ఉండటం జరుగుచుండి. “గత సంవత్సరం మాకు కలిగిన అనుభవం చూస్తే, ముస్తాజరులనుంచి డబ్బును వసరాలు చేయలేక పోయాను; మాకు వారు చెల్లించవలసిన దానిని వసరాలు చేయడం మాకు ప్రథమము కాబట్టి ఈ బిల్లులో ఈ క్లౌజ్ తీసుకరాబడింది” అని మంత్రిగారు చెప్పడం జరిగింది. ముస్తాజరులనుంచి బకాయాలను మిారు వసరాలు చేయలేక పోతే పోవచ్చును. ముస్తాజరుయేక్క ఆట్టిక స్థితి ఎత్తా పుస్తదునిది వేరే విషయం తను ఇష్వరులసిన బకాయాలను చెల్లించే ఆట్టికస్థితి ముస్తాజరుకు పుస్తప్పటింకి, ఈ మంత్రివర్ధమానకు వారంటే ఉండే వ్యాదయపూర్వకమైన ప్రేమవల్ల, వారి వ్యాదయములను నొవ్వించడము సాధ్యపడకపోవచ్చును. కానీ, ముస్తాజరు కొని, జమానికీ దారు గొసి ప్రథమత్వానికి అవ్యాయము చేసేటట, ప్రథమత్వానికి నష్టము కలిగించేటట, ఆ నష్టమును రాబట్టుకోడానికి, ముస్తాజరువద్దునుంచి, జమానికీ దారుల నుంచి, ఆ నష్టమై వసరాలచేసి, వారివద్దునుండి డబ్బు తీసుకోవలసి ఉంటుంది. కానీ, ఈ ప్రథమత్వము జమానికీ దారులకు, ముస్తాజరులకు రఘు ఇచ్చి, ఈ మంత్రి వర్ధమయ్యేక్క వ్యాదయాలలోపల వారు ప్రేస్కే స్టానము సంపాదించుకొన్నందువలన, వారిని రఫీండానికి ఏమియి చేయాలన్నదే, మంత్రివర్ధమవారు ఆలోచించారు. ఆలోచించి, ఈ బిల్లును *సుకచ్చీ, దీనిలోనిచి ఒక క్లౌజ్లో వారికి రటణ కల్పించారు.

ఈ క్లౌజ్ కు నాలుగు సపరణలు వచ్చాయి. మొదటిసపరణ ఏమంటే, ఏడైలైముస్తాజరులమైన్న శాఖ్యతలను, భారాష్టీ ఇంగ్లీష్ మొబటడుతున్నదో, ఆ ఏధంగా ఇతరులపై మొపకుండా చేయాలన్నదే. ఎపరిమళ్లునైతి ప్రథమత్వము నష్టపడుతుందో, వారిమంచే డబ్బువసరాలు అవ్యోట్టు చూకాలి, రెండపదే మళ్లును తెల్పిన్న ప్రమిషాదనకు తీస్తున్న సపరణ తీసుకున్నిట్లు— ఉండి. ఈ క్లౌజ్ చేయవలసిన శాఖ్యతలను దేశప్పెళ్లున్న దుర్దాడొనికి డబ్బున్న ప్రయాట్టిస్తాడు. దేశటో చా— మంండి ఉన్నారు; వారందిష్టైనా ఈ బాధ్యత పెడించే సుభాగులు అవుతుండి అని తీస్తున్న సపరణ తీసుకరాబడింది. ముస్తాజరు ప్రథమత్వానికి ఇష్వరులసిన డబ్బును చేరించినట్లు— తె ప్రథమత్వము ఆ ముస్తాజరు రగ్గర కాటిపాటు చేట్లుతీసుకొని, స్టానికం— పొట్టుపోసుకొండున్న బీద కతాలీలదగ్గ రమంచి ఆ డబ్బును వసరాలచేసి, తన మొక్కాష్టీ ఇంట్లో చేసుకోడానికి ప్రయాట్టిస్తోంది. దానిని, ఆ డబ్బును మార్కెట్స్— వసరాలు చేపుండి. మనం సాధారణంగా దేశటోనికి ఓటుయి చూస్తే, ముస్తాజరుల రగ్గర మార్కెట్ వసరాలు తీసుకొని ఏగెటిట్టింది చాతా తక్కువ. చీస్టుచీస్టు దుకాణాలలో ప్రాగి దశ్శిష్టవుకుండా ఏప్పెళ్లుడి ఏక్కువగా ఉంటుంది. ఎపరెఱు ప్రాగిమగ్గట్టురో, వారి మంచికాదా ప్రథమత్వము వసరాలు చేప్పే బొంధుండి.—నీ అట్లా మంత్రిగారు ప్రయత్నము చేస్తురా?—ప్రథమత్వానికి సుభాగులు ముస్తాజరులకు మేలుచేసి అవకాశం ఉన్నప్పుడు,—ఇంకొక రికి గాని, లేక ముస్తాజర్ల రగ్గర తిగి మామ్మాలు తీసుకొనేవారికిగాని, ఏమాత్రం మేలు చేసేయక ప్రథమత్వం ఎందుక ప్రయుక్తించు? తదీరులకు, బీద కతాలీలకు మేలుచేసే ఇష్టము మర్లుగారికి కమిండము తేడు.

అంకిపరణ పెంక్రాహారాత్మకారు తీసుకుచ్చింది.....

Mr. Deputy Speaker : The time is over. We now adjourn for recess.

The House then adjourned for recess till Five Minutes Past Five of the clock.

The House re-assembled, after recess, at Five Minutes Past Five of the clock.

[MR. DEPUTY SPEAKER IN THE CHAIR]

శ్రీ కె. యిల్. సత్యాంపాటు :

ఎన పెసోసు, రిసెన్ట అడజర్న్ (Adjourn) కాక మందు ఈ ఒక క్లాబ్లలో తీసుకరాబడ్డ సవరణల గుఫించే హాట్లుచు ఉంటే నీ వెంకటరాహారావుగారు తీరుక వడ్డిన సవరణ, లొవ క్లాబ్లలో పున్నరీకిగా దీనిని ప్రీండ వీసేటట్టుగా కైనినా ఇనీసు అంగీరీచాలపి సవరణ తీసుక రాఖడినీ. లొవ క్లాబ్లలో కిల్క్ట్రుమెంక్ర్ష్యూప్రీమ్స్ (Permission) లేకుండా ఏపైనా, పిక్ట్రీ వస్క్రైరాలు పరస్పరాగొ ప్రోస్కోస్టులుయే, అపి చెంత్రల్. ప్రభుత్వము యొక్క పరీషచ్చ పుంచేనే చెఱ్లుచుపి అనేందీ పుంచే. అతాంటప్పుడు ప్రభుత్వయొచ్చుక్కు అగి కారంతో ఎపర్తె పిక్ట్రీ దాసలు కొంతమందే పుంచారో వాళ్ళనుచే వసాలుచేనే వడ్డతి ఏప్రోట్టం చేయాలని, ఎవ్వైతే వ్యవహారాలో నేడగా సంబంధం వుండదో వాళ్ళనుచే వసాలు చేయట చట్ట విచువ్వునీ సబబుకాదు. కాబట్టి చేసినక్కును దీస్క్రోసుటుకు దీస్క్రి లొవ సెక్కును పర్టీచెబట్టు చేపుకుంచే భాగుంటుంది, మౌకులు ప్రాంతాలు సవరణ తెచ్చాడు. తండ్రాత శ్రీ బుచ్చుయ్యగారు తెచ్చిన సవరణ ఏమిటి ? అప్పుకీ ఇంపారోలు చాలాపాకు ఎనకు తెండు ముస్తాజరు తను ప్రభుత్వానికి చెప్పించిన పన్నక్కు రెండుమాచురెమ్ము ఎక్కువకు సాధారణ వ్యాపారస్తులకు అమ్ముతూంటాడు. అంతకుముందే ఆయన తలకు రాపలసిన మొత్తాచ్చి లేసుకాని పుంచాడు. ముస్తాజరుయద్దు, తీసుకొనే చిన్నచిన్న వ్యాపారస్తులుంటాడు. వారు పుస్తాజరునుచెంచి దానీలు తీసుకోలేని కారణం వలన, లింగి వాళ్ళనుచే డబ్బు రాబట్టుడొనికి ఈ ప్రభుత్వం కు క్లాబు ప్రేవేశపెట్టింది. ఆ హింగా జరుగుకుండా చూడాలని ముస్తాజరు పుంచే కొల్లింక్క జింగిన ఒప్పండలో ముస్తాజరు చదివేసాను పర్సీంటుకు పించి కాథం రాబట్టున్నాడే ఆ హింగాలన్నీ పూర్టిగా తెఱసుకొన్న తరువాతనే యా సెక్కు ఆతనిపై ప్రయోగించాలని కోరున్నాడు. ఈ సందర్భములో ఏఫింగా చేసినా, ఒకడి భార్సాస్టి అందరి సెటీన రుద్దుడానికి ప్రయుచ్చించడం వ్యాయం అనిపించుకోదు. తాము పట్టిన కుండెలుకు మూడేకాళ్ళని అసరులుకుంచే ఏమిచెప్పేదేవు. అతాంటప్పుడు సి. హెచ్. మౌకులు హార్సారావుగారు కెచ్చిన సవరణ భాగున్నది. ఐవ్యాపారాలు వెంకటరాహారావుగాని, స్టోర్కింగా లాస్ట్స్ వారుగాని స్వంతంబుసంపి చెప్పించాడు. “ ల్రాగేవాడే చెల్లించుకాదు—కాలీమ్ము ” అని ఒక సామేల పుంచే. ముస్తాజరుకు పెద్ద పెద బంగళాలు కట్టించినా, స్టోర్కింగా అమ్మువాపికి అస్పంపెట్టినా, ప్రభుత్వానికి పన్నులు కట్టినా వాప్పువానికి పరిశీలించే ఏండు ల్రాగులున్నాము. ముస్తాజరుగాని, కొల్లింగాపి

తన స్వాంతపూమ్ము చెట్టించడు. కొఱ్టీ ఈ సవరణను అంగికరించమనియూ, దీనిని అంగికరించడం ద్వారా తాము ప్రజల్లోకి చూచుకపోయి తమ ఈ ప్రజావ్యతిరేక కౌద్యక్రమం అవులులో చెట్టు డానికి ఈ మార్కుగా ఎక్కువ అవకాశాలను పొందవచ్చునని మంత్రిగాంఁకి నా సలహా. అట్లు గాని ఎడల, ఫైలైనంత ప్రజామగుళ్ళంగా దీనిని వశ్రీంపుషేయడానికి సిద్ధంగా వున్నామని బుఝావు చేసుకొనడానికి శ్రీ అనంతరామార్వగారీ సవరణను అంగికరించి తరువాత మాడవ సవరణ అంగికరించుట తూగుంటుందని చెబుతున్నామన. ఈ ఆచ్ఛాదితాభూ మంత్రిగారు ఎందెవరకు చెప్పిన, — “పోలీసు యాక్సు తరువాత జగత్తుఅంశు మార్చినా, నేను మాడలేదు” అని వాడు మారడఁ. మారేవకూశంపుం తె ప్రజలతో పొల్చి మారేందుకు ఒకటి రెండు సవరణలు అంగికరించడానికి ప్రయత్నించండి. ప్రజలతో మాడానికి సిద్ధంగా వుండని ఎడల నడమంత్రపు వ్యవహారంకన్నా మెనుకటి ప్రెద్దుల దారీస్తైనా అనుసరించడని చెయ్యుటా ఇంతటితో నేను ముగిస్తున్నాను.

شري کے۔ وی۔ رنگاریڈی۔ مسٹر اپیکر سر۔ اس دفعه میں چار ترمیات پیش کی گئی ہیں۔ ہمیں ترمیم ”کنسیویر“ (Consumer) یعنی گاہک کا لفظ اضافہ کرنے کیلئے پیش کیگئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ترمیم ایک مذاقیہ ترمیم ہے۔ قانون میں ترمیم لاکر عوام کو فائدہ پہنچانا یا گورنمنٹ کی مدد کرنا ہوتا ہے۔ اس ترمیم میں ایسی کوئی چیز مضمون نہیں ہے۔ ہمیں توکہتے ہیں کہ جو شخص معاملہ پر قابض ہے اوس سے رقم بقايا وصول نہ کرنا چاہئے۔ دوسری طرف یہ ترمیم پیش کرتے ہیں کہ جتنے بھی سیندھی پہنچ والے ہیں گورنمنٹ اون سب سے رقم وصول کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک مذاقیہ ترمیم پیش کیگئی ہے۔ ابسلی مجھے اس پر زیادہ بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ نامناسب ہے کہ ملک کے تمام پہنچ والوں سے آبکاری کی رقم وصول کیجائے۔ آئندہ جب کوئی ایسی اسکیم نافذ ہو کہ ملک کے ہر پہنچ والے پر انیکس لگایا جائے تب ممکن ہے کہ پہنچ والوں سے رقم بقايا وصول کیجائے۔ لیکن موجودہ سسٹم کے تحت پہنچ والوں سے رقم بقايا وصول کرنیکی کوئی ترمیم قبول نہیں کیجاسکتی۔ یہ ترمیم دوسری ترمیات کے بالکل متضاد ہے۔ اس لئے یہ ترمیم نامنظور کرنی چاہئے۔

دوسری ترمیم ”بنتایعت دفعہ ۲۲، قانون هذا“ کے الفاظ اضافہ کرنے سے متعلق ہے یہ بھی ایک دوسرے کے متضاد ہے۔ دفعہ ۲۲ میں یہ بنتایگا ہے کہ شکمی دار کو۔ مسکار اس وقت تک تسلیم نہیں کریں جب تک کہ اسکی منظوری سروشته آبکاری سے نہ ہو۔ اس ترمیم کا مطلب یہ ہے کہ کوئی مستاجر آبکاری یہ کہی کہ ”میرے ذمہ جو بقايا واجب الادا ہے وہ میرے شکمی دار زید سے وصول کیا جائے“، تو سروشته آبکاری زید سے رقم وصول نہیں کرتا کیونکہ نہ تو اسکا نام سروشته آبکاری کے وجہ سر میں درج ہے اور نہ یہ معلوم ہے کہ وہ کتنے جز کا حصہ دار ہے۔ یہ تو ایک راہ رو سے وصول رقم کے مطالبدہ کے مترادف ہے۔ اگر کوئی شخص باضابطہ منظوری حاصل کر کے حصہ دار نہیں پتا تو ہم بطور سرکاری نہ اسکو حصہ دار تسلیم کریں گے اور نہ بطور حصہ دار معاملہ سے استفادہ کرنے دینگے اور نہ اس سے رقم وصول کریں گے۔ البتہ یہ مستاجر کی مرضی ہو منع ہے کہ

کسی کو خانگی میں حصہ دے جسکا تعلق سرنشستہ آبکاری سے نہ ہوگا۔ ہم نے یہ اصول رکھا ہے کہ معافیہ دار پر رقم کی ذمہ داری ہوتی ہے یا اسپر ہوتی ہے جو قابض ہو خواہ اسکے لئے سرکار کی رضامندی حاصل کیجئی ہو یا نہ ہو۔ اسے حذف کرنے کیلئے آپ نے جو ترمیم لائی ہے میں اسکو قبول نہیں کرتا۔ دفعہ ۱۳ میں یہ بتلا گیا ہے کہ بلا منظوری کوئی شخص حصہ دار نہیں بن سکتا لیکن باوجود قابض نہونے کے حصہ دار بن سکتا ہے۔ آپ ایک طرف یہ کہتے ہیں کہ حصہ دار سے رقم وصول کی جائے اور دوسرا طرف یہ کہتے ہیں کہ باوجود اسکے کہ کوئی شخص معاملہ سے استفادہ حاصل کیا ہو اس شخص سے رقم وصول نہ کرنا چاہئے۔ اسٹرے میں نہیں سمجھتا کہ یہ صحیح ہے۔ خواہ وہ مستاجر ہو یا حصہ دار یا کسی طرح معاملہ حاصل کیا ہو گو سرکار کا تعلق پائزراست اس سے نہیں ہے تاہم واجب الادا رقم اس شخص سے وصول کرینگے جو معاملہ پر قابض وہکر استفادہ کرو رہا ہے یا کیا ہے۔ یہ بات میری سمجھے میں نہیں آرہی ہے کہ اسکو حذف کرنے کے بعد حکومت معاملات آبکاری کس طرح چلا سکتی ہے۔ ایک صاحب نے کہا ہے کہ پہلے کا دفعہ ٹھیک تھا۔ میں بھی مانتا ہوں کہ اسوقت کے حالات کے لحاظ سے وہ ٹھیک تھا۔ لیکن حالات اب بدلتے ہیں اور ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں اس وجہ سے قانون کے دفعات میں بھی ہمیشہ رد و بدل کرنیکی ضرورت ہوتی ہے۔ معزز مبران نے یہ نہیں بتلا یا کہ کیوں یہ دفعہ اچھا نہیں ہے۔ میں آپکو ایک مثال دیتا ہوں۔ فرض کیجئے کہ زید نے سرکار سے معاملہ لیا۔ بکرا سے تشدد کر کے معاملہ سے علحدہ کر دیتا ہے اور خود قابض ہوتا ہے تو اس ترمیم کے لحاظ سے سرکار کیسے رقم وصول کریگی؟ بل منظور کرنے سے سرکار اس سے رقم وصول کر سکیگی جو معاملہ پر قابض ہے ورنہ جس سے راست طور پر معاملہ کیا گیا ہے اسپر دوسرا شخص قابض ہو جائے تو رقم وصول کرنا مشکل ہو جائیگا میں سمجھتا ہوں کہ ایسی صورت میں حکومت کا کام نہیں چل سکیگا اسائی متعلقة عہدہ داران آبکاری کو اس طرح وصول رقم کے اختیارات دینا چاہئے۔ سنہ ۱۹۶۱ء کے قانون میں شکمیداروں سے رقم وصول کرنے کا اختیار دیا گیا تھا۔ یعنی پہلے مستاجر اور اسکے شکمی دار یا خامن سے سرکاری رقم وصول کی جاسکتی تھی۔ ایسے الفاظ تھے۔ لیکن اب تعہدی سسٹم کو بدل کر مدرس مسٹر اختیار کرنیکی وجہ سے ذیلی تراش کرنے کا نام جائے شکمیدار کے نوکر ہو گیا ہے اسلئے اب مستاجر سے دوسرے لوگ جو معاملہ لیتے ہیں وہ توکر نامہ لیکر درخت تراشتے ہیں۔ اسلئے سرنشستہ آبکاری کو رقم وصول کرنے کا اختیار نہ ہوئیکی حجت کی جاتی ہے اسکو رقم کرنے کیلئے اب قابض معاملہ کے الفاظ قائم کرنے گئے ہیں۔ پہلے بھی وہی منشاً نہیں اور اب بھی وہی منشاً ہے۔ پہلے زمانہ میں ہائیکورٹ میں رٹ (Writ) بیش نہیں ہوتا تھا لیکن اب رٹ بیش ہوتے ہیں اور ہائیکورٹ میں قانون نکلت بر باریک یعنی سے غور ہوتا ہے اور جہاں بین ہوتی ہے۔ اسلئے مختلف تغیرات کی گنجائش نہ رہنے کے لئے قابض معاملہ کے الفاظ قائم کرنے گئے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس سے کسی پر کوئی ظلم ہو سکتا ہے۔

ایک صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ ہم تو رقم دیتے ہیں لیکن پھر بھی معاملہ دار اس سے وصول کر لیتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ انکی نظر ان الفاظ پر نہیں پڑی کہ صرف اسی حد تک وصول کرنے ہیں جس حد تک کہ رقم اسکے ذمے باقی ہے اور سرکار کو جو رقم وصول شدی ہے اسی حد تک وصول کرنے ہیں۔ اسکے علاوہ دوسری شرط یہ بھی ہے کہ... شری کے۔ وینکٹ رام راؤ۔ دفعہ ۲ میں ”اس تاریخ تک“ کے الفاظ نہیں ہیں بلکہ جس قدر بھی واجب الادا ہو وصول کرنے ہیں۔

شری۔ کے وی۔ دنگار یڈی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس عبارت سے اس تاریخ تک کا مطلب نکلتا ہے جب تک کہ وہ قابض رہے اسکے بعد بھی اسی سے وصول کرنیکی گنجائش ہے۔ میں وہ الفاظ بھی پڑھ کر سناتا ہوں جو قانون ہیں ہیں۔

”وہ جملہ رقم جو کسی مراعات یا بمعطی یا اس قانون کے تحت کسی اجازت یافتہ یا کسی شخص سے وصول آبکاری سے متعلق کسی معاہدہ کی بنا پر سرکار عالی کو واجب الوصول ہوں تعهد دار یا اسکے ضامن یا ہر ایسے شخص سے جو ایسے تعهد سے متعلق کاروبار پر قبضہ رکھتا ہو اس حد تک جو ایسے شخص کی مدت قبضہ کی بابت اسے تعهد دار کو واجب الوصول ہوں مثل زر مالگزاری وصول کیجاسکنگی“۔

یعنی جو رقم سرکار عالی کو واجب الادا ہو مثل زر مالگزاری کے اتنی ہی رقم وصول کریں گے۔ اسکی نسبت یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ لوگ دیوانے ہوتے ہیں۔ پڑھئے لکھئے نہیں ہوتے اسلئے رسید نہیں لیتے۔ ایسی صورت میں ادا شدہ رقم بھی وصول کرنے کیلئے سرکار کو موقع رہتا ہے۔ سرکاری عہدہ دار بادی النظر میں بھی اگر کوئی رقم وصول شدہ معلوم ہو تو مکرر طلب نہیں کریں گے۔ اسلئے یہ کہنا ہے بیان ہو جاتا ہے کہ سرکاری عہدہ دار مکرر رقم وصول کریں گے۔ یہ نہیں ہوتا کہ ان سے مستاجر بھی رقم وصول کرے اور سرکار بھی رسید نہ ہونے کی وجہ سے عدالت کے ذریعہ وصول کرے۔

موجودہ حالات میں عدالت میں قابض معاملہ سے رقم وصول کرنے کیلئے ہی یہ ضمن رکھا گیا ہے۔ میں نے اپنی عام بحث کے سلسلہ میں یہ کہا تھا کہ کافی تحریر کی بنا پر ہی یہ دفعہ رکھا گیا ہے چنانچہ گوشته سال تعلقہ حضور آباد اور تعقه ورگل میں شکمیداروں نے مستاجرین کو^(۲) مہینے کی رقم ادا نہیں کی تھی اسلئے سنہ ۳۶۲ وف کے هرجات میں مستاجرین بولی نہیں لگا رہے تھے۔ اسکی اطلاع ہوئے پر میں معاملات ہراج کرنے کے مقامات پر گیا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ چہ مہینے کی رقم ذیلی دوکانداروں سے وضو نہیں ہوئی ہے اور آبکاری کے عہدہ داریہ کہتے ہیں کہ ہم صدر المهام کے حکم کے بغیر شکمیدار یا قابض معاملہ سے رقم وصول نہیں کر سکتے۔ اسلئے مستاجر معاملہ نہیں لے سکتے۔ میں نے دیکھا کہ ہم قابض معاملہ سے بھی رقم وصول کر سکتے۔ ہیں یا عام قاعدہ کے تحت جو شخص معاملہ سے استفادہ کیا ہے وہ اس معاملہ کی رقم ادا کرنیکا ذمہ دار ہے ایسا ہمکو اختبار ہے۔ تب میں نے ان لوگوں سے کہا کہ وہ معاملہ لے سکتے ہیں ہم وصول رقم میں اضافہ

کریں گے۔ سابقہ زمانہ میں ایسی نوبت بھی نہیں آئی تھی لیکن اس زمانے میں کسی نہ کسی وجہ سے ایسا ہو رہا ہے۔ اسلئے موجودہ حالات کا لحاظ کرنے ہوئے اصولاً۔ انسافاً اور اینان کو برقرار رکھنے کیلئے اس دفعہ کی ضرورت ہے۔ اسپر ایک صاحب نے یہ بھی کہا کہ یہ تو راہ وسی وصول کرنے کی بات ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے قانون معاہدہ میں تعلقات مشابہ معاہدے کے باب کو نہیں پڑھا ہے۔ اسیں گواہیاب و قبول نہیں ہوتا لیکن انکے طریقہ عمل سے معاملہ مستطب ہوتا ہے۔ ایک چور کسی کے مال کی چوری کرتا ہے تو محض اس وجہ سے کہ اس میں کوئی ایجاد و قول نہیں ہوتا اس لئے مالک مسروقه مال کو واپس نہیں پاسکتا اسکو اگر مان لیا جائیکا تو بیوستی مال لینے والا یا چوری کرنے والا مالک بنجایہ گا۔ اس طرح جب ایک شخص دوسرے شخص کو کوئی چیز دیتا ہے تو اگر مفت دینے کی نیت نہ تو دینے والا اسکو واپس پاسکتا ہے۔ یہ تمام جیزیں تعلقات مشابہ معاہدہ کے لحاظ سے صریحی معاہدہ کا اثر رکھتی ہیں۔ اسلئے یہ کہنا کہ قانون معاہدہ کے خلاف ہے غلط ہے۔ قانون معاہدہ کے بوجب ہی یہ لا یا گیا ہے۔ ایک شخص جیرا قابض ہو جاتا ہے تو اس سے بھی معاوضہ لینے کا حق ہے۔ رضامندی سے قابض ہوتا ہے تو بھی لینے کا حق ہے۔ مفت نہ دینے کی نیت سے دین تو بھی اے سکتے ہیں۔ یہ کہا کہ قانون معاہدہ میں یہ نہیں آتا ہے غلط فہمی پر مبنی ہے یا دیدہ و دانستہ غلط استدلال پیش کیا ہارہا ہے۔ اسلئے میں یہ ترمیم لائق پذیرائی نہیں سمجھتا۔

چوتھی ترمیم یہ ہے کہ ہم مستاجر پر یہ ذمہ داری عائد کر دیں کہ ۱۵ فیصد سے زائد مبالغہ پر معاملہ نہ دے۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ دستور کے تحت کبھی آتا ہے۔ ایک شخص کو ایک حق دیدیا جاتا ہے اور اس حق پر ایک تحدید عاید کر دیجاتی ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اگر میرے دوست گیارہی دیتے ہیں کہ معاملات کا اسٹرچ کامیاب ہوگا تو میں ۱۵ فیصد توکیا ہ فیصد سے زیادہ نہ لینے کی تحدید عائد کرنے کیلئے بھی تیار ہوں۔ معاہدہ کے بارے میں جو استدلال پیش کئے گئے ہیں وہ باہم یک دیگر متناقض ہیں۔ میں آپکو مثال دیکر سمجھاتا ہوں۔ ہراج کے وقت کلآل ۱۰۰ روپیہ تک بولی پڑھاتا ہے۔ اور اسکے بعد پس سے باہر ہے کہ کہر چھوڑ دیتا ہے۔ دوسرا ایک دولتمند شخص اس معاملہ کو ۱۵ میں حاصل کرتا ہے۔ اب اسی معاملہ کو کلآل اس دولتمند شخص سے ڈیبل معاوضہ پر پہنچنی ۳۰۰ میں حاصل کرتا ہے۔ یہ میرے سمجھے میں نہیں آتا کہ اس وقت تو وہ ۱۰۰ کے بعد ۱۲۵ نہ کہہ سکا۔ یا ۱۵۰ کے بعد ۱۵۱ کہہ کر معاملہ حاصل نہیں کیا۔ اب اسے ۳۰۰ روپیہ میں لینے کی کیسے ہمت ہوئی؟ یہ کہنا کہ اسکو قصبان ہوتا ہے۔ یہ مفروضہ ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ معاملہ لینے والا جو مالدار ہوتا ہے بذات خود تو تراشتا نہیں۔ اگر وقم زائد سمجھی جاتی ہے تو ایک سال معاملہ اس مستاجر سے حاصل نہ کریں تو دوسرے سال وہ خود بخود پچھئے ہٹ جائیکا۔.....

شروع ایم۔ پھیا۔ حضور آباد میں ایسی شکایت پیش ہوئی اس وقت تو آپ نے کثرا کثرا کی تائید فی۔ تراشتہ والی کا اسکے سوا کیا وسیلہ رہتا ہے۔

شری کے - وی رنگاریڈی - ہم تو ایمانداروں کی ضرور مدد کریں گے۔ اگر کسی کے دل میں بے ایمانی ہو تو کبھی مدد نہیں کریں گے۔ آپ یہ کہیں کہ معاملہ تولیے لینگے لیکن رقم نہ دینگے تو اخلاقاً بھی ایسے شخص کی مدد نہیں کی جاسکتی۔ سرکاری ہراج کے وقت تو واجبی رقم نہیں لگاتے لیکن کسی دوسرے شخص کے معاملہ لینے کے بعد اس سے ڈبل رقم پر اسکو دبائے کی نیت سے حاصل کرے تو یہ بے ایمانی نہیں تو اور کیا ہے؟ اگر آپ اس رقم کو زائد سمجھتے ہیں تو لینے سے انکار کر دیجئے۔ لیکن ایک رقم تسلیم کر کے ادائی کے وقت پیچھے ہٹ جانا یہ کہاں تک واجبی ہے؟ ایسی صورت میں تو امداد کرنی ہی پڑتی ہے۔

ہاں میں ۱۵ فیصد کی شرط کے بارے میں کہہ رہا تھا۔ ایک شخص کو مکان فروخت کیا جاتا ہے۔ لیکن اس پر یہ شرط لگانے ہیں کہ وہ مکان نہ تو فروخت کرے نہ اس میں رہائش اختیار کرے۔ نہ اسکو گروئی رکھیرے تو یہ قانون معاہدہ کے لحاظ سے کہاں تک جائز ہے؟ کسی شخص کو حق عطا کیا جائے اور حق کے استماع پر قید زائد کیجائے تو یہ قید کا لعدم ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ بندویاث کے وقت ۱۵ فیصد سے زائد رقم پر معاملہ نہ دیا جائے۔ اگر ایسی شرط عائد ہو تو وہ شرط ہی کالعدم ہو گی۔ ۱۵ فیصد تو کیا ۱۵۰ فیصد پر بھی وہ دے سکتے ہیں اگر لینے والے راضی ہوں۔ بعض صورتوں میں تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ مستاجر کو ۱۵ فیصد کمی سے ہی معاملہ دیدیتا پڑتا ہے جیکہ وہ دیکھتا ہے کہ اس معاملہ میں تقصیان آئے والا ہے۔ ایسی صورت میں ۱۵ فیصد اضافہ کی شرط رکھتے سے کیا ہوگا؟ تقصیان کی صورت میں تو مستاجر اپنے گھر سے پایہ جائی کرتا ہے۔ معاملہ دینے کے بعد یہ مستاجر کا اختیاری رہتا ہے کہ وہ جتنے اضافہ یا کمی پر چاہے دوسرے کو معاملہ دے۔ آپ ۱۵ فیصد کی شرط عائد کرنے کے بارے میں ترمیم پیش کر رہے ہیں لیکن میں کہونگا کہ کلال خود اپنے نام پر معاملہ کیوں حاصل نہیں کر لیتے بیٹھے اسکے کہ مستاجر سے زائد رقم پر معمولت کریں؟

ان حالات میں میں ان چاروں ترمیمات پیش کرنے والے آنریل سبرس سے ایل کروں گا کہ ان چاروں میں سے کوئی ترمیم بھی قانوناً قبول کرنے کے قابل نہیں ہے۔ اسی وجہ سے اسکے کہ وہ انہیں ووٹ پر رکھنے کی خواہش ظاہر کریں وہ انکو واپس لین تو مناسب ہوگا۔

Mr. Deputy Speaker : I will put the amendments to clause 7 to vote. The question is :

"In lines, 8, 9, 10 and 11 of sub-section (1) of section 7 proposed to be substituted by clause 7 of the Bill, omit the following words, namely—

"or every such person who may have occupied the business relating to such lease to the extent of the amount due from

*the Hyderabad Abkari
(Amendment) Bill 1953.*

him to the lessee in respect of the period of occupation of such person.”

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“That in line 9 of sub-section (1) of section 7 proposed to be substituted by clause 7 of the Bill, between the words ‘business’ and ‘relating’ the following words be inserted namely—

‘or his customers’ ”.

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“That in line 9 of sub-section (1) of section 7 proposed to be substituted by clause 7 of the Bill, between the words ‘business’ and ‘relating’ the following words be inserted namely :—

“subject to the provisions of section 14 of this Act.”

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“That at the end of section 7 proposed to be substituted by clause 7 of the Bill, add the following proviso namely—

“Provided that the lessee has sub-leased the business on a profit of not more than 15% of the total amount he pays the Government on that business.”

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“That clause 7 stand part of the Bill”.

The motion was adopted.

Clause 7 was added to the Bill.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“That clauses 8 and 9 stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Clauses 8 and 9 were added to the Bill.

Mr. Deputy Speaker : There is an amendment to clause No. 10, but it is for omitting the clause altogether. It cannot be moved.

The other part of the amendment is consequential.

Shri K. Venkatrama Rao : But it can be discussed, Sir.

Mr. Deputy Speaker : Yes. He can speak.

श्री. अंकुशराव व्यंकटराव घारे (परत्तर)

माननीय अध्यक्षमहोदय, यह जो अर्मेंडमेट में लाया है वह १३१६फसली के आबकारी अंकट में जो तरमीस बिल लाया जारहा है अुसके कलाज १० में तरमीस करने के लिये लाया है। जिस अंकट में जितनी भी चीजें हैं जिनसे लेकर बना सकते हैं अनुको मुमानियत की गयी है लेकिन यह जो प्रोवीजो जिस सेक्शन १० में रखा गया वहां ऐसा है कि

Clause 10. "Provided that the Government may, by notification in the Jarida, direct that in any local area it shall not be necessary to take out licence for the manufacture of liquor for bona fide home consumption".

और यह पंडने पर भी मैं नहीं समझ सका कि गवर्नर्मेट को क्यों महसूस हुआ कि किसी बेरिया को जिस लाके आपरेशन से महसूस रखे। हमारी गवर्नर्मेट जिनके अपर निगरानी करती है बैसी डिस्टीलरीज हैं और हमारे यहां जो भी लोग चाहते हैं अनुको अच्छीअच्छी शराब मिल सकती है। जो लोग हैंदराबाद मे रहते हैं अनुको मालूम है कि यहां के क्या वर्ष कर्म है। प्राथिवेट डिस्टीलरीज भी वर्क करती हैं। लेकिन किसी खास बेरिया को कसक्स करने की गरज गवर्नर्मेट को क्यों महसूस हुओ यह समझमे नहीं आसका। हमारे पास डिस्टीलरीज हैं और अच्छीअच्छी शराब मिलती है। तो किसी लक्जूरियस बेरियाज के लोगों को यह परमिशन देना कि वे लोग खुद के कन्जमशन के लिये लिकर बना सकते हैं, यह मेरी समझमें नहीं आसका। जैसे कुछ ट्रायबल बेरियाज हैं जहां के कोया या चंचू लोग शराब के आदी होते हैं और अनुको आपके बेक्साबीज डिपार्टमेट के लोग सतते हैं और अनुको जिसमें से अेक्सक्लूड करनेके लिये यह बात आवश्यक रखी गयी हो। हमारी कान्टीट्यूशन के डायरेक्टर प्रिन्सिपल्स ४५ के तहत कहा गया है कि प्रोहोबीक्षन हमारे देशके लिये अच्छी बीज है। लेकिन जब कोयी कानून बनाते हैं तो हमारे नियन्त्रित राज्य फरमाते हैं कि बंबाजी में बैसा किया गया है, जिसकी वजह से हम बैसा कानून ला

रहे हैं या मद्रास में अंसी तरमीम कीजाती है जिस बजह से हम जिस तरमीम को ला रहे हैं। लेकिन हम यह नहीं देखते कि बंबाजी और प्रदास में प्रोहिविशन है और म्हैस्पूर के चंद जिलाकों में भी प्रोहिविशन है। जान दीजिये अिस चीज को। प्रोहिविशन तो अक बड़ी चीज है और हमारा फायनान्स भी अुसको कुबूल नहीं करता। लेकिन बंबाजी में प्रोहिविशन लाया गया तो हर घर में बट्टी बन गयी अुसी तरह से किसी अेरिया को अेक्सक्लूड करके वहां हर घर में लोग जितनी चाहे शराब तैयार कर सकें अिसकी एरोडम देना किसी तरह से अच्छा नहीं है। अिसलिये जिन अेरियाज को परमीशन नहीं दी जायगी वह अिल्लिसिट लिकर बनाने के सेंटर्स बन जायेंगे और अुसमें गवर्नमेंट के रेविन्यू का भी लास होगा। जब कि प्राइवेट कंजम्शन के लिये शराब फराहम हो सकती है। अंसी सूरत में सेकंशन १० की कोजी जरूरत नहीं समझता। अिस के बाद यह कहा जायगा — और मैं खुद यह समझने कासिर हूँ कि यह कानून में क्यों रखा गया है।

दूसरी बात यह है कि हमारी गवर्नमेंट के अेक्साजिज और पब्लिक वर्क्स डिपार्टमेंट अंसे डिपार्टमेंट्स हैं जिन के बारे में कहा जाता है कि ये करप्शन के ब्रीडिंग सेंटर्स हैं और जितनी अच्छी निगरानी अुन पर रखी जाय अुतना करप्शन ज्यादा बढ़ता रहता है। जब अेक अेरियामें यह स्कीम शुरू की जाय तो अुस के बाद डिपार्टमेंटल हेडस कौनसे अेरियाज में कौनसी चीज होनी चाहिये वगैरह बातों की नोट नहीं रख सकता। अिस तरह से अिल्लिसिट लिकर मैनूफैक्चर करने का लायसेन्स अिस प्रोवीजो के तहत मिलनेवाला है। अिसलिये अिस प्रोवीजो की कोजी जरूरत नहीं है। अिसलिये मूँहर आफ दि बिल अिस क्लाज को अेक्सक्लूड करेंगे अंसी में बाशा करता हूँ जितना कहकर मैं अपनी तकरीर खत्म करता हूँ।

شری عبید الرحمن - مسٹر اسپिकर سر - دفعہ (۱) عجیب و غریب है - بُڑے زور و شور से कहा जाता है कि ब्ला एजांट शराब नहीं नकली जासकती - अस्की बाकाउल्हे एजांट लिनी चाहती है - अस्की बाकाउल्हे तक्सिम कीलें फ्लेशरी मौजूद है - अस्की काफी नकरानी होती है - कम कॉट की शराब यीजी जाने तो तू تعزيري कार्रवाई कीजाती है - ये अहियात की जाती है - लिकن यहां एइक उजिब और ग्रीब दفعे दियेकर्ने में अनी कहे कसी खصوصي رुक्के को एजांट के हासिल करने से सस्तरी की जाने - कम ऐक्स कर्स्ट रिठंग के وقت या जिओ और हवाही के अधियारे के وقت एक्स अधियार की जाताके एस्की की अस्पाही हीन - हम हिरान हीन के अखर वे कूनसी ضرورत है जसके मुक्त आरोपिल मस्टर चाहब एस एस्टेन्ट्स की ضرورत को उस्सों करते हीन - यहां ख्वीक्षिय क्षिय की के अन्तर अद्दे हीन ने चर्फ अप्लाय में बल्के शहर में मौजूद हीन - शहर में ख्वीक्षिय की के अद्दे हीन - بعض راجه फिलिय को एस्की एजांट है जालानके आज की के حالات के اعتبارसे एस्की एजांट ने होना चाहेत - मैकन ऐस मस्टर्ले पर ख्वोर की जारहा हो और आगे ख्वोर नहीं होरहा हे तो होना चाहेत - बहराल ख्लाफ वर्जियों पर ख्लाफ वर्जियां होरही हीन - جटा राशन शराब के दोकानदारों कीलें मत्र की गया हे वहां पूरी कहेत नहीं होते हे हरावों बल्के लाक्हों रुपीये का अन्का त्रिचान होरहा हे - स्केन्डर आयाद और जिद्र आयाद के معاملे शराब में येहक की हरावों रुपीये की

کسی ہو گئی ہے - اکثر اصلاح میں پچاس فیصدی سے بھی کم آمدنی اس سال ہوئی ہے - آخر یہ کیوں ہورہا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ خفیہ کشید پر قابو نہ پانے کی وجہ سے ہورہا ہے - اس دفعہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شراب کی کشید بیسے جو کچھ آمدنی ہوتی ہے اوس آمدنی کو متاثر کرنا مقصود ہے - اس میں شک نہیں کہ جتنا جلد ہوسکے سیندھی شراب کے استعمال کو ختم کرنا ہمیں مقصود ہے لیکن آج کل کے حالات ایسے نہیں ہیں کہ نوری اسکو ختم کر دیا جائے - حالات جب تھیک ہو جائیں گے تب ختم کیا جاسکیگا - لیکن یہ سمجھے میں نہیں آ رہا ہے کہ آج یہاں ایسی ضرورت کیوں محسوس ہو رہی ہے کہ کسی رقبہ کو اجازت کے حاصل کرنے سے مستثنے کر دیا جائے - مجھے اس سے بحث نہیں کہ کسی رقبہ کو مستثنے کیا جائیگا خواہ تنگانہ ہو یا مرہٹواڑہ - اسکے نتیجہ پر ہمیں غور کرنا ہے کہ اسکا نتیجہ کیا ہو گا - اسکا نتیجہ یہ ہو گا کہ گھر گھر دکانیں قائم ہو جائیں گی اور اوس سے آمدنی متاثر ہو گی - اگر آمدنی کو متاثر کرنا ہی مقصود ہے تو اور بات ہے - اس دفعہ کی تدوین سے ہمیں تو یہ اندیشہ ہورہا ہے کہ حکومت عمدًا شراب کے ذریعہ جو آمدنی ہو سکتی ہے اسکو متاثر کرنے کا بیڑہ اٹھائی ہے - میں اپنے معزز دوستوں سے درخواست کروں گا اور بالخصوص اون دوستوں سے جو سرکاری بندچ پر بیٹھے ہوئے ہیں کہ وہ اس ترمیم کی تائید کر کے سرکاری آمدنی کو متاثر کرنے کی کوشش نہ کریں - اگر ایسا کریں تو آپکی نیک نیت پر شیہ ہو گا - میں کسی کی نیت پر حملہ کرنا تو نہیں چاہتا لیکن لاکھوں کروڑوں روپیہ کا تھصان کرنے کیلئے یہ دفعہ سوچی گئی ہے - ہو سکتا ہے کہ اس دفعہ کی ترتیب کے وقت یہ خیال آیا ہو کہ چند اپنے خاص مخصوص اشخاص کو مخصوص مقامات پر معاملہ آبکاری دیکر اوس سے غلط طور پر استفادہ کیا جائے - اسلئے پوری قوت کے ساتھ میں آپکو وطن کی ہمدردی کا واسطہ دیکر اپیل کروں گا کہ اس دفعہ کی مخالفت کریں اور اسکو قانون کا درجہ نہ دیں اور جو خیال رکھتے ہیں کے قابل ہیں اوس کو رد کر دیں ۔

شری کے - وی. رنگا ریڈی - مسٹر اسپیکر سر - جب کوئی ترمیم لائی جاتی ہے یا کوئی بات کہی جاتی ہے چاہے وہ کسی مسئلہ سے متعلق ہو تو یہ نہیں دیکھا جاتا کہ اوس میں کس حد تک حقیقت ہے بلکہ مقصود یہ ہوتا ہے کہ کسی نہ کسی طرح مخالفت کی جائے چاہے وہ حفاظت پر مبنی بھی نہیں - ایک طرف تو یہ کہ غربیوں کا خون چو سکر سرکاری خزانے کو بھرنے کی گورنمنٹ کوشش کر رہی ہے اور دوسری طرف یہ کہا جاتا ہے کہ سرکاری آمدنی کو متاثر کرنے کی کوشش کیجا رہی ہے - آج ہی میں نے ایک کارروائی میں نجوبیز کی ہے کہ گونڈ بھیل کو ترائیل اریا (Tribal Areas) میں چانور و دی پنچرائی کی فیض معاافہ کیجا ہے - اس سال میں نے حسب سابق وصول کرنے کا حکم دیا تھا لیکن اسبارے میں اتنی گلڑی کی گئی کہ پھر معااف کرنے کا حکم دیا گیا - صحوہ میں بعض جگہ لوگ بلا اجلانت شواب تیار کرنے کے عادی ہیں - ابھی مقامات پر نہیں ہیج

*the Hyderabad Abkari
(Amendment) Bill, 1953.*

مقرر کیکئی ہے۔ یعنی دوسری جگہ نو روپیہ لئے جاتے ہیں تو وہاں ساڑھے چار روپیہ مقرر کئے گئے ہیں تاکہ رفتہ رفتہ خلاف ورزی قانون اور منت خوری کی یہ عادت جاتی رہے۔ جب رفتہ رفتہ انکی عادت کو اس طرح بدلا جائے تو آخر میں انکو خرید کر پینا پڑیگا اور یہیں روپیہ گیالن تک بھی قیمت دینا ہوگا اور یہیک کا ہراج علحدہ ہے۔ اس طرح (۶۰.) روپیہ اوسط فی گیالن ہو جاتا ہے۔ جو لوگ منت میں پینے کے عادی ہیں اگر انکو سائیہ روپیہ دیکر پینے کا پابند کیا جائے تو وہ بغاوت بڑا کریں گے اسی طرح منت پینے کی اجازت دینے کی وجہ میں مناسب یہ خیال کیا گیا کہ اس طرح بتدریج قیمت شراب پڑھاتے پڑھاتے اس قابل بنایا جائے کہ رفتہ رفتہ اون سے منت خوری کی عادت چھوٹ جائے۔ اس لئے یہ چیز اس دفعہ میں وکھی کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل سبرس نے اس کو غوریں نہیں پڑھا ورنہ اس قدر زور و شور سے اسکی مخالفت نہ کی جاتی ۰۰۰۰۔۔۔۔۔

شری دن لال کوئی ہے۔ اپوزیشن کی بخش پر کوئی ایسے صاحب یہیں ہوئے ہیں جو اسمبلی کے رکن نہیں ہیں ۰۰۰۰۔۔۔۔۔

مسٹر ڈپئی اسپیکر۔ کہاں ہیں؟ کوئی ایسے صاحب تو نہیں ہیں جو اسمبلی کے رکن نہیں۔ کوئی نہیں ہیں۔ شاید آپکو غلط فہمی ہوئی ہے ۰۰۰۰۔۔۔۔۔

شری دام راؤ۔ شاید نظر کا دھوکہ ہے ۴۷

شری ایم۔ بھیجا۔ چونکہ آبکاری بل پیش ہوا ہے اسی وجہ ایسا معلوم ہو رہا ہے۔
شری کے۔ وی۔ رنگا ریڈی۔ ایک آنریبل سبرس نے کہا کہ اس طرح خفیہ کشیدگی میں اضافہ کرنا مقصود ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس دفعہ کے الفاظ کو سمجھنے میں کچھ غلطی ہوئی ہے یا یہ کہ اسکے اصطلاحی معنی لئے جا رہے ہیں۔ جب اجازت دیتے ہیں تو اسکو خفیہ کشید نہیں کہا جاسکتا۔ وہ تو اجازت یافتہ کشید کہلانی جائیگی۔ البتہ وہ شراب جسکی کشید کی اجازت نہ دیکھی ہو خفیہ کشید کہلانے کی۔ اگر کوئی ختنہ کشید کرو رہا ہو اور ہم نے اسکی اجازت دیدی ہو تو وہ خفیہ کشید نہیں کہلانی جائیگی۔ اجازت کے بعد تو وہ عمل خلاف ورزی کی تعریف میں نہیں آئیگا البتہ اجازت سے پہلے خلاف ورزی ہو رہی تھی یہ مستصور ہوگا۔ اگر آج ہم اس سہولت کو ختم کر دیں تو تمام صحرائی اقوام صحراؤں میں خفیہ کشید کریں گے۔

شری عبدالرحمن۔ آپکو صحرائی اقوام سے اتنی ہمدردی ہے تو ڈسٹریکٹ سے انکو تقسیم کرنے کا انتظام کیوں نہیں کرتے۔

شری کے۔ وی۔ رنگا ریڈی۔ عادل آباد کے جنگلوں میں پھر کرشاب تقسیم کرنے کی ذمہ داری اگر آنریبل سبرس لیتے ہیں تو میں ڈسٹریکٹ سے شراب مہا کرنے کیلئے تیار ہوں۔ اسکے باوجود میں یہ کہونگا کہ ایسا انتظام کرنے میں یہ دفعہ حائل نہیں ہے اس دفعہ سے اسکی مانع نہیں ہوئی۔ لیکن جسوقت آپ ایسے انتظام کو پورا کرنے کے قابل نہ رہینگے میں اوسی وقت اس دفعہ کا استعمال کروں گا۔ اگر آپکے اس سعیشن کو قبول بھی

کر لیا جائے تب بھی اس دفعہ کی ضرورت باق رہتی ہے - لازمی طور پر وہ بھیان نہیں لگائیں گے - بھٹی تو اوس وقت لگائیں گے جب سرشته آبکاری سے اجازت لینے گے - اسوساطے یہ بحث متعلق نہیں ہے اور نہ اسکو حذف کرنے کی ضرورت ہے - یہ دفعہ خزانہ سرکار کو متاثر کرنے کیلئے نہیں لایا گیا ہے بلکہ اس سے آمدنی کو ہمارے قابو میں رکھنے کیلئے ایک شرط عائد کرنا مقصود ہے تاکہ رفتہ رفتہ انکو پورے طور پر قابو میں لایا جائے - لہذا میں اپیل کروں گا کہ اس دفعہ میں جو ترمیم لانی گئی ہے اوس سے دستبرداری کیجائے۔

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"The clause 10 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 10 was added to the Bill.

Clauses 11 and 12

مسٹر ڈپیٹی اسپیکر - جہاں تک کلاز ۱۲ و ۱۳ کا تعلق ہے اس میں کوئی ترمیم نہیں آئی ہے اسلئے میں دونوں کو ایک ساتھ ووٹ کیلئے رکھتا ہوں -

The question is :

"That clauses 11 and 12 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clauses 11 and 12 were added to the Bill.

Shri K. Venkatrama Rao : Sir, I beg to move :

"That for clause (b) of section 13 of the Act proposed to be substituted by clause 13 of the Bill, the following be substituted, namely,—

Notwithstanding anything contained in this Act, on Sendhi by a tax on each tree from which sendhi is drawn to be paid in lumpsum or in such instalments and for such period or according to its quantity before it is imported, exported or transported as given below :

- There shall be no auction of the right of vend, but the price shall be fixed for each tree given for tapping and allotted to a particular shop. This price shall include the licence fee and the tree tax. For the purpose of arriving at the price, the

average total Government income from each village or shop shall be worked out on the basis of the incomes of the years 1356 (1946-47), 1357 (1947-48) and 1360 (1950-51) Fasli. The years 1358 (1948-49) and 1359 (1949-50) Fasli were abnormal and so the incomes of these years shall not be considered for this purpose.

2. The minimum number of trees which must be accepted by the tappers shall be fixed. This number shall be 25% less than the number of trees allotted in 1356 (1946-47) Fasli. This guarantee by the tappers is necessary, lest the Government should suffer in excise revenue, for want of sufficient number of trees being tapped. The maximum number of trees which may be tapped in any village or for any shop shall be that allotted in 1356 (1946-47) Fasli.

3. The Excise Department shall determine and allot trees for each village and the tappers shall submit applications for trees which they would like to tap. The Excise Superintendent shall sanction these applications keeping in view the total number of trees available for the purpose. The applicants will distribute the trees among themselves by mutual consent and in cases of dis-agreement over the distribution of trees the Excise Superintendent or some officer subordinate to him not below the rank of a Sub-Inspector will be authorised to distribute the trees.

4. The full price of the trees which are sought to be tapped by the tappers shall have to be paid in the Government Treasury by the applicants before the application is submitted, as is the practice at present. After the application is sanctioned, the tapping licence and the transport permit will be issued. The applicants will not be required to submit as at present solvency certificates or to make any cash deposits with regard to the trees which they wish to tap. In exceptional circumstances, however, Excise Commissioner is empowered to collect one half of the price of the trees in advance or fix the instalments for the payment of Government dues on the production of acceptable and reliable security. Prior approval of the Minister for Excise will be essential to this course of action.

All those persons who obtain trees shall give a written agreement guaranteeing that the full minimum number of trees and that even if they fail to tap the minimum number of trees, they will pay the Government dues for the minimum number.

5. Shops will be established in suitable places near the village basthies. Tappers will be permitted to sell sendhi in selected sites in the topes as well, but such sales shall be permissible from sunrise to an hour before sunset. Tappers will have the option to sell sendhi either at the shop or at the site, but not elsewhere.

6. Excise Inspectors shall set up a committee in each village in consultation with the tappers and with the approval of the Excise Superintendent. These committees shall have 3 members, one of whom shall be the President. The functions of the committees shall be :

(i) When a permit has been secured by any person for felling any toddy or sendhi trees, to decide on the actual trees which may be cut down and where the permit is for a useful tree, to decide which tree will be cut.

(ii) If a person secures a permit for cutting of leaves to earmark the trees whose leaves may be cut.

(iii) To see that un-numbered trees are not tapped.

(iv) To supervise tapping as prescribed in the Excise Rules.

(v) To assist the officers in Excise matters and to furnish information regarding excise offences to the concerned officers.

7. The new system shall not apply to the towns and cities as arrangements can be made only in those places where trees are available locally in large quantities and large quantities of sendhi are not required to be transported over long distances. For such places, the existing system will continue.

8. The existing orders will continue to be in force even after the new system is introduced except in so far as they operate against the basic principles of the new scheme".

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved :

"That for clause '(b)' of section 13 of the Act proposed to be substituted by clause 13 of the Bill, the following be substituted, namely,—

'Notwithstanding anything contained in this Act, on sendhi by a tax on each tree from which sendhi is drawn to be

paid in lumpsum or in such instalments and for such period according to its quantity before it is imported, exported or transported as given below :

1. There shall be no auction of the right of vend, but the price shall be fixed for each tree given for tapping and allotted to a particular shop. This price shall include the licence fee and the tree tax. For the purpose of arriving at the price, the average total Government income from each village or shop shall be worked out on the basis of the incomes of the years 1356 (1946-47), 1357 (1947-48) and 1360 (1950-51) Fasli. The years 1358 (1948-49) and 1359 (1949-50) Fasli were abnormal and so the incomes of these years shall not be considered for this purpose.

2. The minimum number of trees which must be accepted by the tappers shall be fixed. This number shall be 25% less than the number of trees allotted in 1356 (1946-47) Fasli. This guarantee by the tappers is necessary, lest the Government should suffer in excise revenue, for want of sufficient number of trees being tapped. The maximum number of trees which may be tapped in any village or for any shop shall be that allotted in 1356 (1946-47) Fasli.

3. The Excise Department shall determine and allot trees for each village and the tappers shall submit applications for trees which they would like to tap. The Excise Superintendent shall sanction these applications keeping in view the total number of trees available for the purpose. The applicants will distribute the trees among themselves by mutual consent and in cases of disagreement over the distribution of trees the Excise Superintendent or some officer subordinate to him not below the rank of a Sub-Inspector will be authorised to distribute the trees.

4. The full price of the trees which are sought to be tapped by the tappers shall have to be paid in the Government Treasury by the applicants before the application is submitted, as is the practice at present. After the application is sanctioned, the tapping licence and the transport permit will be issued. The applicants will not be required to submit as at present solvency certificates or to make any cash deposits with regard to the trees which they wish to tap. In exceptional circumstances, however, the Excise Commissioner is empowered to collect one half of the price of the trees in

advance or fix the instalments for the payment of Government dues on the production of acceptable and reliable security. Prior approval of the Minister for Excise will be essential to this course of action.

All those persons who obtain trees shall give a written agreement guaranteeing that the full minimum number of trees and that even if they fail to tap the minimum number of trees, they will pay the Government dues for the minimum number.

5. Shops will be established in suitable places near the village basthies. Tappers will be permitted to sell sendhi in selected sites in the topes as well, but such sales shall be permissible from sunrise to an hour before sunset. Tappers will have the option to sell sendhi either at the shop or at the site, but not elsewhere.

6. Excise Inspectors shall set up a committee in each village in consultation with the tappers and with the approval of the Excise Superintendent. These committees shall have 3 members, one of whom shall be the President. The functions of the committees shall be :

(i) When a permit has been secured by any person for felling any toddy or sendhi trees, to decide on the actual trees which may be cut down and where the permit is for a useful tree, to decide which tree will be cut.

(ii) If a person secures a permit for cutting of leaves to earmark the trees whose leaves may be cut.

(iii) To see that un-numbered trees are not tapped.

(iv) To supervise tapping as prescribed in the Excise Rules.

(v) To assist the officers in Excise matters and to furnish information regarding excise offences to the concerned officers.

7. The new system shall not apply to the towns and cities as arrangements can be made only in those places where trees are available locally in large quantities and large quantities of sendhi are not required to be transported over long distances. For such places, the existing system will continue.

8. The existing orders will continue to be in force even after the new system is introduced except in so far as they operate against the basic principles of the new scheme."

شری کے - وینکٹ رام راؤ - میری ترمیم ایک لمبی چوڑی ترمیم ہے لیکن اس میں

Shri L. K. Shroff (Raichur) : Sir, Point of order. I doubt whether the proposed amendment of Shri K. Venkatrama Rao is in order. He wants that clause (b) of section 13 should be substituted by the amendment proposed by him. But the marginal heading given to this clause has not been changed by him. So, it is to be understood that the substance of the amendment proposed by him is the same as given in the Bill. However, if we look at the subject matter of the amendment, we find that so many things have been said there which are quite irrelevant to the subject matter of clause (b) of the Bill. The marginal heading reads thus : *Prohibition of keeping liquor, etc., in possession*. But the amendment suggested by the hon. Member makes provision for so many other things, such as, how many trees should be allotted for each village, setting up of a Committee, and so on. All these things, I am afraid, are extraneous to the subject matter of the particular clause that is sought to be amended, I therefore, feel that his amendment is out of order.

شری کے - وینکٹ رام راؤ - مسٹر اسپیکر - شائد میرے دوست نے سکشن (۱۲) نہیں پڑھا - میری ترمیم ہر طرح سے آرڈر میں ہے - مارجینل نوٹ (Marginal note) کا آنریبل میرے نے جو حوالہ دیا ہے

Prohibition of keeping liquor, etc., in possession,

دفعہ کو آپ ملاحظہ فرمائیں - اسیں کہیں " لکر " (Liquor) کے الفاظ نہیں - مدارس کے قانون کو مکہی کو مکہی لکھنے کی وجہ سے شائد ایسے الفاظ آگئے ہوں اور ایسا سمجھنے کی گنجائش ہو - کیونکہ (بی) سیندھی سے متعلق ہے - اور یعنی سکشن (۱۲) کا سب کلاز (بی) یہ ہے -

(b) on sendhi by a tax on each tree from which sendhi is drawn to be paid in a lumpsum or such instalments and for such period as may be prescribed, or according to its quantity before it is imported, exported or transported.

mode of levying Abkari duty

اسکو واضح کرنے کے لئے سکشن (۱۲) کا اور ایک حصہ ہے -

گویا اکسائز ڈیوٹی کس طرح وصول کی جائیگی اسکے متعلق سکشن (۱۲) کے سوا کوئی اور دفعہ قانون میں نہیں ہے۔ اور ”ایز میٹری پرسکرائیڈ“ (As may be prescribed) کی بجائے ہم خود اسکو پرسکرائیب اس طریقہ سے کرنا چاہتے ہیں۔ اسوجہ سے امندمنٹ آرڈر میں ہے۔ یہ کسی طرح آبکاری ایکٹ سے انکنسنٹ (Inconsistent) نہیں ہے۔ میرے دوست نے اسکی ان کنسنٹنسی کے ریزنസ (Reasons) میں بتائے ہیں۔ محض اون کا کہنا ہی کہنا ہے۔ جو حق پرسکرائیب کرنے کا حکومت لے رہی ہے وہ ہم لینگے۔ اور اسکو پرسکرائیب کریں گے۔ اس لئے میں عرض کروں گا کہ میری جو امندمنٹ ہے وہ قابل پیش رفت ہے۔

مسٹر ڈپلی اسپیکر - میں سمجھتا ہوں کہ امندمنٹ آرڈر میں ہے۔ مارجنل نوٹ کی وجہ سے امندمنٹ میں فرق نہیں ہوتا۔

شری کے - وینکٹ رام راؤ - کانسی کونسل امندمنٹ کے طور پر اس مارجنل نوٹ کو بھی بدلتا پڑیگا کیونکہ خود مارجنل نوٹ غلط ہے۔

Shri L. K. Shraff: The hon. Member has not proposed any amendment to the marginal heading.

Shri K. Venkatrama Rao: That will be at the stage of 3rd reading. That stage has not yet come.

تو میری جو امندمنٹ ہے وہ ایک بنیادی اصول کو سامنے لارہی ہے۔ گو میری امندمنٹ لمبی چوڑی ہے لیکن مجھے کہنا پڑتا ہے کہ گروجی کا سبق گروجی کو ستانا ہو گا۔ آنریبل منسٹر،، ٹری ٹو دی ٹیاپر، (Tree to the tapper) کے کیمپین کے سلسلہ گروجی ہوچکے تھے۔ اور اب گروجی اپنا اپدیش اور اپنا سبق بہول چکرے ہیں۔ اس لئے کبھی کبھی ضرورت پڑتی ہے کہ اس بھولی ہوئے سبق کو یاد کرایا جائے یا اسکو دھرایا جائے۔ آبکاری ایکٹ میں خود محاصل وصول کرنیکا طریقہ معین نہیں ہے۔ اسکے متعلق گشتیات ہیں۔ اور یہ چیز صرف سرنشستہ کے رحم و کرم پر منحصر ہے۔ اسکے علاوہ تجویہ سے ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ تمہر اندازی کا جو طریقہ ہے وہ آوث آن ڈیٹ (Out of date) ہے۔ وہ کسی طرح سے بھی حکومت کے مالیہ میں اضافہ کرنے کے لئے مدد کا باعث نہیں بن سکتا۔ سرنشستہ آبکاری کے سال حال کے فیگرنس دیکھیں اور اسکا مقابلہ سال گزشتہ کی آمدی سے کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ آبکاری کی رقم کافی گرگئی ہے۔ میں عرض کروں گا کہ ضرور لوگوں کی قوت خرید گرنی جا رہی ہے اور آبکاری کے هراجات کی وقوفیت ایک مقولہ کے بموجب پاپ کی طرح بڑہ رہی ہیں۔ اور نتیجہ کے طور پر اسکا پارکسیمور

(Customers) پر پڑھ رہا ہے۔ یہاں تک کہ بعض مقامات پر کسٹمرس (Consumers) کے استرانک کرنے کی نوبت آگئی ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ اس حد تک قیمت گھٹائیں گے تو ہم استعمال کریں گے۔ چنانچہ نلگنڈہ وغیرہ بعض مقامات پر ایسی صورتیں پیش آئیں ہیں۔ سیندھی فروخت کرنے والوں اور کلالوں کو نقصان ہورہا ہے۔ آخر کہاں تک ہراجات کی رقم بڑھتی ہی رہیگی؟ ایک زمانہ تھا جبکہ آبکاری کی رقم ہزاروں بالا کھوں تک محدود تھی۔ اب یہ رقم کوئی نوکراؤ تک پہنچ گئی ہے۔ مالگزاری کی جو ٹوپیں آمدی ہے اوس سے بھی یہ آبکاری کی رقم بڑھ گئی ہے۔ آخر اس میں کس حد تک اضافہ ہوتا رہیگا؟ وہ جو کہتے ہیں کہ (Law of diminishing Returns) اور پرنسپل یہاں اپلاں ہوتا جا رہا ہے۔ اسکی جیسی جاگئی مثال گوشہ سال اور پیوستہ سال کی رقبوں دیکھئے سے ملتی ہے۔ اور ایک چیز یہ بھی ہے کہ ہراجات کے سلسہ میں جو آمدی ہونی چاہئے وہ گھٹ رہی ہے۔ اسکی وجہ سے اس میں کرائیس پیدا ہو رہا ہے اور حکومت کے مالیہ پر بھی بار پڑھا رہا ہے۔ اس کو بچانے کے لئے یہاں ایک طریقہ معین کیا گیا ہے۔ یہ طریقہ کوئی نیا طریقہ نہیں ہے۔ بلکہ اس طریقہ کے باقی مبانی خود منسٹر صاحب ہیں۔ نمبر اندازی کے سلسہ میں محکمہ آبکاری میں جو کریشن ہے وہ دنیا بھر میں مشہور ہے۔ اگر نمبر اندازی کا سسٹم نکال دیا جائے تو کریشن کی بنیاد جڑ سے نکل جائیگی۔ نمبر اندازی کی وجہ سے اصلی فائدہ نہ کلال کو پہنچتا ہے اور نہ سرکار کو یہ رقم وصول ہو رہی ہے۔ سرکار کو اس وقت آبکاری سے تقریباً ۹ کروڑ کی آمدی ہو رہی ہے۔ اس کا ایک تھائی حصہ عمولات کے طور پر کلالوں کی حیب سے خالی ہو رہا ہے۔ لیکن یہ حصہ حکومت کو نہیں پہنچ رہا ہے۔ گویا نہ کلالوں کو فائدہ پہنچ رہا ہے اور نہ حکومت کو۔ اور اس کی بجائے بیج والوں کی حیب میں یہ پسہ جا رہا ہے۔ اسکو روکنے کا طریقہ یہی ہے کہ نمبر اندازی کے سسٹم کو ختم کیا جائے۔ اور اس میں سرکار کا مالی نقصان ہونے کی بھی کوئی بات نہیں ہے۔ موجودہ جو آمدی ہے اس کو قائم رکھتے ہوئے لیسننس فی (Licence fee) اور ٹری ٹیکس (Tree tax) کے ابیریج (Average) پر یعنی ابیریج ٹری ٹیکس انکلوڈنگ لیسننس فی (Average tree tax including licence fee) پر رقم کا تعین کیا جانا چاہئے۔ اور گاؤں کے درختوں کا بھی تعین کیا جانا چاہئے۔ ہر ضلع اور تعلقے کے لوگوں کی جانب سے درخواستی آئے کے بعد اون کو وہ الٹ (Allot) کئیے جانے چاہئیں۔ اس لحاظ سے ہر گاؤں میں درخت کا جو ڈسٹریبیوشن ہوتا ہے وہ اون کے حوالہ کیا جائے۔ اسکے بعد یہاں یہ بھی رکھا گیا ہے کہ وہ آمدی ہوئی ہے یا نہیں۔ اسکے لئے کم از کم ایک مقدار ہر گاؤں کے لئے درختوں کی معین کیکٹی ہے کہ اتنے درخت لئے جائیں گے۔ اسکے بعد ٹیپنگ (Tapping) کے سلسہ میں جو رولس ہیں وہ رہ جائے ہیں۔ ایک اہم چیز یہ ہے کہ ہمارے پاس جو نمبر اندازی کا طریقہ ہے وہ ختم ہو جائے تو اس پیشہ سے جن لوگوں کا تعلق ہے ان میں ایک قسم کی سرٹیٹی (Certainty) آجائی ہے اور مڈل من (Middlemen) بھی الینٹ (Eliminate) ہو جائے ہیں۔

آج ہاری آبکاری کی آمدنی گھٹتی جا رہی ہے۔ اس سے ہمیں سبق سیکھنا چاہئے اور آبکاری کے مکملہ کو بدلنے ہوئے حالات کے لحاظ سے آرگانائز (Organise) کرنا چاہئے۔ اس پر غور نہیں کیا جا رہا ہے بلکہ وہی پرانے ڈگر پر پرانے ڈھنگ سے اسکو چلانے کی کوشش کیجا رہی ہے۔ زمانہ ایسا آگیا ہے کہ حکومت کا مالیہ اس سے متاثر ہو رہا ہے۔ جیسا کہ خود منسٹر صاحب نے کہا حالات بدل گئے ہیں اور لوگوں کی نیت میں فرق آ رہا ہے۔ اسلئے میری گزارش ہے کہ اس ترمیم کو قبول کرتے ہوئے نہیں اندازی کے جھنجھٹوں کو ختم کیا جائے اور ایک پرمنٹ طریقہ جو اس ترمیم میں چاہا گیا ہے اختیار کیا جائے۔ ورنہ اس سے حکومت کے مالیہ کو تقصیان پہنچیگا۔ یہ ایک بینادی امندمنٹ ہے جس پر میرے دیگر آنریبل دوست کافی روشنی ڈالنگے اور خود منسٹر صاحب کو معاملات آبکاری کا تجربہ ہے اور اب بھی وہ اسکے منسٹر ہونے کے باعث مزید تجربہ حاصل کر رہے ہیں۔ اسلئے میں یہ معاملہ انکے غور مکر رکیلے پیش کرتا ہوں۔ اگر اس پر عمل نہ کیا جائے تو یہ کہنا پڑیگا کہ جو کمتر ہیں وہ کرتے نہیں۔ گروجو کا سبق گرو جی کو یاد دلاتا ہوں۔ اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تحریر ختم کرتا ہوں۔

شروع ایم۔ بچیا۔ مسٹر اسپیکر سر۔ جو ترمیم آنریبل ممبر شری وینکٹ رام راؤ نے پیش کی ہے میں اسکی تائید کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ ہمارے اکسائز منسٹر صاحب بھی اس سے متفق ہونگے کیونکہ انہوں نے بھی اپنی طرف سے نئی اسکم کو عمل میں لائے کیلئے اس ہاؤس میں اور ہاؤس کے باہر بھی عوام کو یہ امید دلائی ہے کہ یہ اسکم تراشنے والوں کیلئے بہت مفید ہوگی۔ دوسرا چیز یہ ہے کہ موجودہ حالات میں آج ہم دیکھتے ہیں کہ بلا نہیں اندازی درخنوں کی تعداد دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اگر نئی اسکم کو عمل میں لایا جائے تو بلا نہیں اندازی درخنوں کی تراشن کو بڑی حد تک روکا جاسکتا ہے۔ دفعہ ۲۳ میں جو امندمنٹ آنریبل منسٹر آبکاری کی طرف سے لایا گیا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ کثیرا کثرس جو معاملہ حاصل کرتے ہیں کسی صورت میں رقم نہ دینگے تاوقیکہ تراشنے والی معاملہ نہ چلائیں۔ منسٹر صاحب نے پرسون فرمایا ہے کہ (لندن، ۱۹۴۷ء) اگر یہ حالت ہے تو کثیرا کثر کو معاملہ دیکر انکے ضمی مس塘اجروں کو بندوباط کرنے کی بجائے راست تراشنے والی کو معاملہ کیوں نہیں دیا جاتا تاکہ کثیرا کثر صاحب اور ملازمین سرکار ملکر خزانہ سرکاری کی رقم کو لوٹنے کی جو کوشش کرتے ہیں اسکا خاتمہ ہو۔ اسلئے میں امید کرتا ہوں کہ منسٹر صاحب آبکاری اس ترمیم کو ضرور منظور کریں گے کیونکہ وہ انکا ہی سلوگن (Slowgan) ہے۔

شروع عبدالرحمن۔ مسٹر اسپیکر سر۔ میرے دوست شری وینکٹ رام راؤ صاحب نے بڑی محنت اور بڑی کاؤشوں کے ساتھ یہ ترمیم ترتیب دی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ معزز منسٹر صاحب کے خیالات کی ترجیحی ہے۔ میں اپنے زبانے سے ستا تھا کہ ہماری پی

معزز منسٹر صاحب کے اپنے خیالات ہیں - بالخصوص پولیس ایکشن سے پہلے اس قسم کے نعروے اور تقاریر باہر کے اخباروں کے ذریعہ ہم تک پہنچ رہے ہیں - ہمارے لیڈروں کی وہ تقاریر ہارے کاٹوں میں گونج رہی ہیں - لیکن ہماری بدیغتی ہے کہ جب اپنی حکومت قائم ہوئی تو وہ نعروے نعروے ہو کر رہگئے - عمل کچھ ہنوا - توقع ہے کہ رفتہ رفتہ حالات پر قابو پالیا جائیگا اور ان نعروں کی عملی تکمیل کی طرف توجہ دیجائیگی - لیکن اب جیسا کہ اس ترمیم میں خواہش کیگئی ہے وقت واحد میں پورے اسٹیٹ میں یہ اسکیم نافذ کرنے کی ذمہ داری نہیں لیتے تو کم از کم کچھ تعلقون یا مواضعات ہی میں سہی ان اسکیم پر عمل پیرائی کیجائے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ان ہی کے خیالات کی ترجیحی کیگئی ہے۔ یہ مسکن ہے کہ معزز منسٹر اس سے اختلاف نہ کریں - لیکن بورے اسٹیٹ میں پکلفت اس اسکیم کو نافذ کرنے کی بجائے چند مقامات پر اسکو نافذ کریں تو اسکے نتائج و عاقب منسٹر صاحب کے سامنے بھی آئینگے اور پیلک کو بھی اسکا تجربہ ہو جائیگا۔ اگرچہ یہ اسکیم اس قابل ہے کہ وقت واحد میں پورے اسٹیٹ میں نافذ کی جائے لیکن پھر اگر وہ اپنا تحفظ چاہتے ہیں تو کم از کم ایک تعلقہ میں اسکو نافذ کیا جائے۔

* شری گو پال راؤ (پاکنال) - مسٹر اسپیکر سر - جو ترمیم ہاؤس کے سامنے آئی ہے وہ کہوں نئی چیز نہیں ہے۔ اسکو تو اس جانب سے آنا چاہئے تھا یا خود آنریبل منسٹر صاحب کو لانا چاہئے تھا - جیسی اسکیم تھی ویسی ہی کی گئی ہے۔ اس میں کاما (Comma) یا فلسفٹاپ (Fullstop) بھی نہیں بدل گیا ہے۔ اس ڈریسے کہ شائد منسٹر صاحب اس کو قبول نہ فرمائیں کیونکہ وہ خود منسٹر صاحب کے ہاتھ کی لکھی ہو گی یا انکے سیارڈنیٹس (Subordinates) لکھی ہوئے - بہرحال اس میں کوئی نئی ترمیم نہیں ہے۔ اس سے پہلے یہی جنرل ٹسکشن کے سلسلہ میں میں نے عرض کیا تھا کہ ٹری ٹو دی ٹیاپ کا جو نعروہ بلند کیا گیا تھا اسکو عمل میں لا یا جائے۔ اس میں کوئی خرابی تو نہیں ہے کہ اب پر عمل نہ ہو۔ پرسوں آنریبل منسٹر صاحب فرمادی تھی کہ لوگ بدیتی ہو گئے اور یہ ایمان ہو گئے ہیں۔ کیا ہو گئے ہیں اور کدھر ہو گئے ہیں ان تمام باتوں کو دو کرنے کیلئے اس اسکیم کو نافذ کیا جاسکتا ہے۔ اگر اس میں کوئی نقص موجود ہو تو اس کو دور کرنے کیلئے گورنمنٹ موجود ہے۔ ہاؤس میں امنثمنٹ پیش کیا جاسکتا ہے۔ اور وہ خرابی دور کی جلسکتی ہے۔ دفعہ ۷ میں یہ بتایا گیا ہے کہ پورے اسٹیٹ میں سیز ایئڈ ٹاؤنس (Cities and towns) کو متباہ کر کے جیہاں مسکن ہو وہاں اسکو عمل میں لا یا چل دیکھا ہے۔ آنریبل منسٹر صاحب مدرس سسٹم پر جو اسکیم نافذ کرو ہے ہیں اسکو اس سے کسی قسم کا دھکہ پہنچنے والا بھی نہیں ہے اور نہ ٹری ٹو دی ٹیاپ کے سلسلہ میں کمیٹ روکاٹی ہو سکتی ہے۔ اسلئے اسپر عمل کیا جاسکتا ہے۔ اگر اس اسکیم سے کسی چیز کا خرابی پیدا ہو تو ہاؤس ممال میں دو مرتبہ کسی طرح یہتھا ہے ترمیم لا کر اسکو الیک ہی "وڑا" میں ختم کیا جاسکتا ہے۔ اسلئے میں آنریبل منسٹر صاحب سے یہ گزارش کیوں تکاکہ وہ اسکو مان لیں۔

میرے دوست کے امنڈمنٹ پر میرا یہ چھوٹا سا امنڈمنٹ ہے کہ (Previous approval of the Minister val of the Govt.) کی بجائے سببیثیوٹ کیا جائے ۔ یہ ممکن ہے ۔ اسلئے میں ہاؤس کے آنریبل مسجوس سے اور منستر صاحب سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ بلا کسی بحث اور ہاؤس کا وقت خراب کئے اس ترمیم کو قبول کر لیا جائے ۔ آنریبل منستر کے اخباری یہاں اور پریس نوٹ وغیرہ سے اسکی کافی وضاحت ہو چکی ہے اور خود آنریبل منستر مجھے سے زیادہ اس بارے میں کہہ سکتے ہیں ۔ اس لئے اسکو قبول کیا جائے ۔

* شری جگنا تھر راؤ چنڈر کی (یاد گیر ۔ عام) ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ اس خواہش کے تحت کہ اسکیم کو عمل میں لا یا جائے جو امنڈمنٹ دیا گیا ہے اسکو دیکھتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنریبل منستر کے ان خیالات کو جو انہوں نے بعض مقامات کا دوزہ کر کے اسکیم کے متعلق ظاہر فرمائے تھے ان سب کو آنریبل مسٹر نے جہاں تک ممکن ہو سکے اپنے امنڈمنٹ میں لانے کی کوشش کی ہے ۔ جب ہم ایک دفعہ وضع کرتے ہیں تو اسکی ایک خاص ٹیکنیکل لینگویج (Technical language) ہوتا ہے اور کچھ خاص اغراض کیلئے یہ دفعہ مدون کیا جاتا ہے ۔ اس دفعہ کو پڑھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بہت سی چیزیں اس دفعہ سے متعلق نہیں بتائی گئی ہیں جنہیں نہ قویم کہا جاسکتا ہے، نہ ڈولس اور نہ کوئی قاعدہ ۔ البتہ منشاً ہو سکتا ہے ۔ لیکن منشاً کیمی اس طرح نہیں آسکتا ۔ میں اسکو پڑھتا ہوں ۔

"The minimum number of trees which must be accepted by the tappers shall be fixed. This number shall be 25% less than the number of trees allotted in 1356 (1946-47) Fasli."

اسکے ساتھ ساتھ.....

"This guarantee by the tappers is necessary, lest the Government should suffer in excise revenue, for want of sufficient number of trees being tapped."

جہاں ہم ایک دفعہ وضع کر رہے ہیں اس دفعہ کے تحت ایسی چیزوں جو توبیم کے ساتھ ایڈ (Add) کرنا ہو اسکی ضرورت نہیں ہوتی ۔ اس دفعہ کے لحاظ سے اسکی ضرورت نہیں ہے ۔ یہ منشاً ہو سکتا ہے کہ گورنمنٹ کو تقصیان ہوتا ہے ۔ مگر منشاً قابوں نیلیں نہیں لاسکتے ۔ کلاز (ه) میں حصول حاصل کرنے کا جو طریقہ یہاں کیا گیا ہے اور جس کی ترمیم کی جا رہی ہے اسکے تحت نمبر (ه) یہ ہیکہ

Shops will be established in suitable places near the village basthies.

شانپس کے سلسلے میں سیندھی ہر کیسے نیکس عائد کیا جائیگا ۔ اس نظریہ کے متعلق یہ کہ یہ دفعہ ہے اسکے سببندھ میں یہ ترمیم آئی ہے ۔ اس سلسلہ تین یہ نجی کلاز (ہ) کی وجہ سے

کیا گیا ہے سیندھی کی دوکانات ایسی جگہ پر ہوں چاہئیں جو ولیج کے قریب ہو یا دور ہو اس قسم کے انتہائیں اس میں پیدا نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ میں نے ابتداً میں کہا تھا۔ معاملہ حاصل کرنے کے سلسلے میں جو تقاضن ہیں اس سلسلے میں آنریبل منستر آبکاری نے جو تقریر کی ہے یا جن تقاضن کے اظہار کیا ہے انکو ایک انتہائی شکل میں یہاں لانے کی کوشش کیجا رہی ہے۔ ہم واضع ان قانون کو مشکل ہو جائیں گی کہ کس حد تک جو ترمیم اس دفعہ کے تحت لینا چاہتے ہیں وہ موزوں ہو سکتی ہے۔ چنانچہ تمثیل کے طور پر ان دو چیزوں کو یہاں ظاہر کیا۔

دوسری چیز آنریبل میں جو اس انتہائی کے موقر ہیں ان سے اپل کرنا ہے کہ تم اس دفعہ کو پہت لuba چوڑا کر رہے ہیں میں نہیں سمجھتا اور اس کے تحت انتہائی میں یہ چیز بیان کیجئی ہے کہ جو چیزیں روں میں آسکتی ہیں ان کی صراحت ہو سکتی ہے۔ کس طریقہ سے کیجا ہے کس طریقہ سے نہ کیجا ہے کتنے جھاؤ نہیں دئے جائیں گے، اس کی صراحت روں میں ہو سکتی ہے۔ اسکے لئے کافی گنجائش ہے۔

"as may be prescribed by the Government."

اس قسم کا جو جملہ اس بل میں جو منستر صاحب لائے ہیں موجود ہے اسیں خود اسکی گنجائش ہے۔ اسکے علاوہ ایک چیز میں اسیں ظاہر کر دینا چاہتا ہوں کہ یہاں آنریبل منستر کی جانب سے جو بول آیا ہے 'و اس کا حوصلہ' ہے اور جو "ثری ٹو دی ٹیاپر، کامشا" ہے اسکے ساتھ موجودہ سسٹم کو بھی انہوں نے برقرار رکھا ہے۔ موجودہ سسٹم کو انہوں نے نکال کر اس کا انتہائی یہ چاہتے ہیں کہ موجودہ سسٹم پوری طور پر نکال دیا جائے اور اس ایک اسکی میں لیا جائے۔ موجودہ سسٹم میں اسکے اسپیسی فک الفاظ پڑھتا ہوں۔

"On sendhi by a tax on each tree from which sendhi is drawn to be paid in lumpsum or in such instalments and for such period or according to its quantity before it is imported, exported or transported"

ایسی چیزیں ہیں۔ اس لحاظ سے صرف "ثری ٹو دی ٹیاپر" کی اسکی میں کیا تقاضن ہیں اسکو کس طریقہ سے حل کیا جانا چاہئے اس میں کیا کیا ترمیمات ہو سکتی ہیں اسکے منشاء کو اچھی طور پر حاصل کرنے کیلئے اسکے لئے کس قسم کے روں ہونے چاہئیں اس کے ٹیاپر کے حق میں سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے کس قسم کے روں ہونے چاہئیں اس کے روں بنائے کیلئے حکومت انہی ہاس پاور لی ہے۔ وہ روں تیار ہو جائیں گے۔ آگر آنریبل منستر کی یہ خواہش ہو اور وہ اسکو مصلحت عامہ کے خلاف نہ سمجھتے ہوں تو وہ روں ہاؤں کے سامنے آسکتے ہیں۔ میں ان پر کروڑ سرم کر سکتے ہیں۔ دفعہ (۱۲) ضمن (ب) میں بدھے کہ "سیندھی پر دپختوں کی مقدار کے لحاظ سے درآمد پرآمد یا نقل

وارسال سے پہلے، ”ٹری پر ٹیکزیشن ہوگا۔ ادھر کے آنریبل ممبر یا منسٹر کوئی بھی یہ نہیں چاہتے کہ کوئی نقصان ہو۔ جیسا کہ یہ ظاہر کیا گیا ہے سنہ ۱۹۵۰ء فروری ۱۳۵۶ء میں رقم آئی اسکے لحاظ سے اسکو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم ٹیکس عائد کرنا چاہتے ہیں۔ ضرور اس امر کی کوشش ہوگی اور ہمیں بھی اسکا احسان ہے کہ حکومت کے بھیث کا جو نصف حصہ آبکاری کی آمدنی سے ہے کوئی یہ نہیں چاہتا کہ اس آمدنی میں کوئی کمی ہو۔ اور حکومت کو کاروبار چلانے میں رخصہ پڑے۔ جہاں تک میرا خجال ہے اور جس طریقہ سے میں سمجھا ہوں آنریبل منسٹر اس چجز سے بخوبی واقف ہیں اور امن ہمہ داری سے بخوبی واقف ہیں کہ حکومت کی آمدنی میں کسی قسم کی کمی نہ ہو چاہئے زیادہ تر ٹیپوس کو بھی سہولت دیجائے۔ حکومت پیچیدہ طریقہ کو نکال کر راست طور پر حاصل کرنے کا جو طریقہ لایا ہے وہ تجربہ کے طور پر ہے۔

لہذا میں یہ کہونگا کہ اسکے تحت رولس بنینگ۔ دوسری چیزوں۔ موور آف دی امنڈمنٹ نے اپنے منشاً کو ظاہر کرنے کیلئے کہی ہیں۔ وہ کلاسیں میں آسکتی ہیں۔ میں کہونگا کہ آنریبل موور آف دی امنڈمنٹ اپنے امنڈمنٹ پریوس نہ کریں۔ جو سعیجشنس آئینگے ان پر ضرور غور کیا جائیگا۔

شری کے۔ وی۔ رنگاریڈی۔ اسپیکر سر۔ میں موجودہ قانون کا دفعہ ۱۳۔ پڑھتا ہوں۔ اس میں یہ ہے کہ ”سیندھی پر درختوں کے لحاظ سے درآمد برآمد یا قتل و ارسال سے پہلے، سیندھی کے درختوں کے جو معنی لئے جاتے ہیں وہ ظاہر ہے۔ میں اس سلسلے میں ترمیمات کی نسبت بھی مباحثت غور سے من رہا تھا۔ آپ کی شکایت ہی کو ہلاک کرنے کے لئے یہ ترمیم قانون میں لائی گئی ہے ضمن (ب) ایسا ہے کہ

”(ب) سیندھی پر ہر ایسے درخت کے لحاظ سے جس سے سیندھی نکال جائے یکمشت یا ایسی قسطوں میں اور ایسی مدت کی بابت جو مقرر ہو یا اسکی مقدار کے لحاظ سے اسکے درآمد کرنے یا برآمد کرنے یا قتل و ارسال سے پہلے،“

یکمشت لیا جائے یا اقسام میں لیا جائے اس کا اس میں اختیار دیا گیا ہے۔ میں اس سلسلے میں آنریبل ممبر س کے مباحثت سن رہا تھا۔ معاملہ کرنے والوں کو یہ شکایت رہتی ہے کہ ہم کو رقم پہلے داخل کرنی پڑتے ہے۔ آپ ماہوار لیجئن یا سہ ماہی قسط لیجئن یا تصف پہلے اور نصف ختم معاملہ پر یا چہ مہینے کے بعد لیجئن۔ تراشنے والوں کو سہولت دینے کے لئے اور خصوصاً ٹری ٹوڈی ٹیپر (Free to the tapper) کی اسکم کے پیش نظر تراشنے والوں کو سہولت دینے کے لئے یہ دفعہ رکھا گیا ہے۔ آپ ترمیم میں ان قسم کی چیز لائے ہیں کہ درختوں پر رقم مقرر کر دیجائے۔ اس وقت ق درخت سیندھی سازی ہسات روپیے اور ق درخت تاری نو روپیے ہے۔ لیکن ٹری ٹوڈی ٹیپر کے الفاظ میں ایک درخت کے ۶۔۰۰۔ بلکہ ۱۰۰ روپیے ہو جاتے ہیں۔ اب یہاں کی رقم علیحدہ لیجئے ہیں۔ وروہ رقم ماہانہ لیتے ہیں۔ درختوں کی رقم یکمشت لیتے ہیں۔ لیکن وہ حقیقت ہوئی تھی۔

باوجودیکہ ٹری ٹو دی ٹیاپر اسکم میں موجودہ رقم سے ہم کم رقم پر دینتے ہیں تب بھی ف درخت کی قیمت ۰۔۵ سے ۱۰۰ روپیہ تک ہو جاتی ہے۔ اب ساڑھے سات روپیہ ف درخت دینے میں دقت محسوس کیجاتی ہے تو ۰۔۵ تا ۱۰۰ روپیہ دینے میں اور بھی دقت ہو سکتی ہے۔ اور اس دقت کو رفع کرنے کیلئے ہم نے یہ ترمیم پیش کی ہے۔ اسکی وجہ سے جو پیسے والے ہیں اور یکمثت دے سکتے ہیں ان سے یکمثت لی جائے۔ اگر کوئی غریب ہیں تو انکے ساتھ رعایت کر کے اتساط مقرر کر کے رقم وصول کی جاسکتی ہے۔ یہ اختیار عہدہ دار کو رہتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کسی ترمیم کی ضرورت نہیں ہے۔ امتنانٹ پیش کرنے والے صاحب سے امید ہے کہ وہ اپنی ترمیم سے دستبردار ہو جائیں گے۔

میں نے جب اس ترمیم کو دیکھا تو مجھے تعجب ہوا۔ جیسا کہ ایک آنریبل سبیر نے اس پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ آبکاری کے انتظامات کے سلسلے میں جو ضوابط و قوانین پہلے سے نافذ ہیں اور جو تجربات ہوئے ہیں انکے پیش نظر میں نے یہ دفعہ رکھا ہے۔ اب جو ترمیم لائی گئی ہے وہ ہے قسم کے قوانین کا مجموعہ ہے۔ یہ اتنا طویل خایطہ پیش کیا گیا ہے کہ یہ قانون سازی کے اضول کے خلاف ہے۔ یہ چیزیں قواعد میں آسکتی ہیں۔ اس قانون میں نہیں آسکتیں۔ دوسری چیز یہ کہ ہم نے ”ٹری ٹو دی ٹیاپر“ کی اسکم کو بھی نافذ العمل رکھا ہے۔ اسکو معطل نہیں کیا ہے۔ دونوں اپنی جگہ پر ہیں۔ جہاں اس اسکم سے معاملہ کا انتظام ہو رہا ہے وہاں یہ الحکام نافذ رہینگے اور جہاں اس اسکم سے معاملہ کا انتظام نہیں ہو رہا ہے اور موجودہ سسٹم کے تحت انتظام ہو رہا ہے تو موجودہ قانون متعلق ہو گا اسلئے جب تک دو قسم کے انتظامات ختم ہو کر ایک قسم کا انتظام قائم نہ ہو جائے اوس وقت تک قانون اور قواعد دونوں نافذ رہینگے۔ اگر اس میں سے کسی کو معطل کر دیں تو دونوں سسٹم چلانا مشکل ہو جائیگا۔ اسلئے میں کہونگا کہ ٹری ٹو دی ٹیاپر کے قواعد کو اسیں شریک کرنے سے فائدہ نہیں ہو گا۔ یہ کہا گیا ہے کہ تعہد کے زمانے میں جیسا عمل ہوتا تھا ویسا ہی رکھا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اسکا کیا جائے تو پچاس سال پیچھے ہم چلے جائیں گے۔ ایک طرف تو آپ کہتے ہیں کہ نیا سسٹم نافذ کرو اور دوسری طرف ترمیمات لاتے ہیں تو ایک فرسودہ سسٹم کو نافذ کرنے کیلئے لاتے ہیں۔ اگر موجودہ مسودہ قانون اور گزشتہ قانون اور ترمیم کا مقابلہ کر کے آپ دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ آپ جو ترمیم لارہے ہیں وہ زمانہ حال کے لحاظ سے موزوں و مناسب نہیں ہے بلکہ ایک فرسودہ ترمیم ہے۔ ترمیمات میں ایسی چیزیں ہیں جو اس وقت ناقابل عمل ہیں۔ سنہ ۱۹۳۶ع اور ایسے ہی زمانے کے دو چار سین کا حوالہ دیکھ کرہا گیا ہے کہ اون سین میں جو درخت تراشیر گئے ہیں آئندہ کیلئے بھی اوسی تعداد کو معین کر کے اتنی ہی مقدار میں دیا جائے۔ میں کہونگا کہ درخت مرو بھی جاتے ہیں اور پیدا بھی ہوتے ہیں اگر وہاں کے درخت مرو گئے ہیں تو ہم درخت کہاں سے لائیں گے؟ سنہ ۱۹۴۷ع کے نیکرس کے لحاظ سے کیسے دئے جاسکتے ہیں؟

شری کے - وینکٹ رام راؤ - یہ سال تو آپکا دیا ہوا ہے -

شری کے - وی - رنگاریڈی - میں نے ٹری ٹو دی ٹیاپ کیلئے ان سنین کا حوالہ دیا تھا درخنوں کے تعین کیلئے نہیں - درخنوں کا تعین تو ہر سال ہوتا ہے - جن سالوں میں نارمل کنڈیشن (Normal condition) رہا ہے ہم نے اون سنین کا حوالہ دیا ہے تاکہ سیندھی پینے میں اضافہ نہ ہو - اس چیز کو ملحوظ رکھا گیا ہے - جو حوالہ سنہ ۱۹۵۲ء کیلئے دیا گیا ہے وہی حوالہ سنہ ۱۹۵۳ء کیلئے کام نہیں آسکتا - اس درشتی سے ہمیں جانچنا پڑتا ہے کہ پینے کی مقدار نہ بڑھنے پائے اور ہراجات میں جو رقم وصول ہوئے ہے وہ بھی کم نہ ہونے پائے اور گندہ داروں کو جس رقم پر معاملہ ملتا ہے ارزان ہو اور چل سکے - آپ نے ایسی چیزوں کو شامل کر دیا ہے جو قابل عمل نہیں ہیں - کسی مقام پر درخت بڑھ سکتے ہیں - ہر سال نصف درخت تراشن کیلئے دینگے تو نصف بلا تراشن کے آئندہ سال کیلئے محفوظ رکھئے جائیں گے یہ تمام چیزوں دیکھنی پڑتی ہیں - ان تمام باتوں کے لحاظ سے میں نہیں سمجھتا کہ ترمیم کی ضرورت ہے - عجیب پرانگندہ خیالی کا مظاہرہ اس میں کیا گیا ہے - اس سے نہ معاملہ لینے والوں کو سہولت ہو گی اور نہ انتظامات میں سہولت ہو گی - ان تمام چیزوں کا لحاظ کئی بغیر محض اس تصور کے تحت کہ کچھ نہ کچھ ترمیم لانا ضروری سمجھہ کر شاید یہ ترمیم لائی گئی ہے - انتظام میں سہولت پیدا کرنا مقصود نہیں ہے - اسی سے میں آتریل ممبر سے اپل کروں گا کہ وہ اپنی ترمیم کو واپس ایں -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - کیا شری کے - وینکٹ رام راؤ چاہتے ہیں کہ انکے امتنانت کو ووٹ پر رکھا جائے -

شری کے - وینکٹ رام راؤ - ہاں -

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That for clause (b) of section 13 of the Act proposed to be substituted by clause 13 of the Bill, the following be substituted, namely,—

'Notwithstanding anything contained in this Act, on sendhi by a tax on each tree from which sendhi is drawn to be paid in lumpsum or in such instalments and for such period or according to its quantity before it is imported, exported or transported as given below :

1. There shall be no auction of the right of vend, but the price shall be fixed for each tree given for tapping and allotted to a particular shop. This price shall include the licence fee and the tree tax. For the purpose of arriving at the price, the average total Government income from each village or shop

shall be worked out on the basis of the incomes of the years 1356 (1946-47), 1357 (1947-48) and 1360 (1950-51) Fasli. The years 1358 (1948-49) and 1359 (1949-50) Fasli were abnormal and so the incomes of these years shall not be considered for this purpose.

2. The minimum number of trees which must be accepted by the tappers shall be fixed. This number shall be 25% less than the number of trees allotted in 1356 (1946-47) Fasli. This guarantee by the tappers is necessary, lest the Government should suffer in excise revenue, for want of sufficient number of trees being tapped. The maximum number of trees which may be tapped in any village or for any shop shall be that allotted in 1356 (1946-47) Fasli.

3. The Excise Department shall determine and allot trees for each village and the tappers shall submit applications for trees which they would like to tap. The Excise Superintendent shall sanction these applications keeping in view the total number of trees available for the purpose. The applicants will distribute the trees among themselves by mutual consent and in cases of disagreement over the distribution of trees the Excise Superintendent or some officer subordinate to him not below the rank of a Sub-Inspector will be authorised to distribute the trees.

4. The full price of the trees which are sought to be tapped by the tappers shall have to be paid in the Government Treasury by the applicants before the application is submitted, as is the practice at present. After the application is sanctioned, the tapping licence and the transport permit will be issued. The applicants will not be required to submit as at present solvency certificates or to make any cash deposits with regard to the trees which they wish to tap. In exceptional circumstances, however, the Excise Commissioner is empowered to collect one half of the price of the trees in advance or fix the instalments for the payment of Government dues on the production of acceptable and reliable security. Prior approval of the Minister for Excise will be essential to this course of action.

All those persons who obtain trees shall give a written agreement guaranteeing that the full minimum number of trees,

and that even if they fail to tap the minimum number of trees they will pay the Government dues for the minimum number.

5. Shops will be established in suitable places near the village basthies. Tappers will be permitted to sell sendhi in selected sites in the topes as well, but such sales shall be permissible from sunrise to an hour before sunset. Tappers will have the option to sell sendhi either at the shop or at the site, but not elsewhere.

6. Excise Inspectors shall set up a committee in each village in consultation with the tappers and with the approval of the Excise Superintendent. These committees shall have 3 members, one of whom shall be the President. The functions of the committees shall be :

(i) When a permit has been secured by any person for felling any toddy or sendhi trees, to decide on the actual trees which may be cut down and where the permit is for useful trees to decide which tree will be cut.

(ii) If a person secures a permit for cutting of leaves to earmark the trees whose leaves may be cut.

(iii) To see that un-numbered trees are not tapped.

(iv) To supervise tapping as prescribed in the Excise Rules.

(v) To assist the officers in Excise matters and to furnish information regarding excise offences to the concerned officers.

7. The new system shall not apply to the towns and cities as arrangements can be made only in those places where trees are available locally in large quantities and large quantities of sendhi are not required to be transported over long distances. For such places, the existing system will continue.

8. The existing orders will continue to be in force even after the new system is introduced except in so far as they operate against the basic principles of the new scheme."

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That clause 13 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 13 was added to the Bill.

Clause 14

Mr. Deputy Speaker : Let us proceed to clause 14.

Shri K.L. Narsimha Rao : Sir, I beg to move.

“ For section 13-A proposed to be inserted by clause 14 of the Bill substitute the following, namely—

“ When sendhi-yielding abkari trees are tapped without licence, the tax due shall be recoverable from the lessee ”

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved :

“ For section 13-A proposed to be inserted by clause 14 of the Bill substitute the following, namely—

“ When sendhi-yielding abkari trees are tapped without licence, the tax due shall be recoverable from the lessee ”

Shri Ramrao Gyanoba : Sir, I beg to move.

“ At the end of sub-section (2) of section 13-B proposed to be inserted by clause 14 of the Bill, add the following proviso, namely—

‘ Provided that if the owner or/and any other person having interest in the land may get the deposit credited to the revenue assessment due on the said land, and if in this respect a share of a tenant on the land is so credited, he shall be entitled to deduct the sum so credited from the rent payable by him to the owner of the land ’.

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved.

“ At the end of sub-section (2) of section 13-B proposed to be inserted by clause 14 of the Bill, add the following proviso, namely—

‘ Provided that if the owner or/and any other person having interest in the land may get the deposit credited to the revenue assessment due on the said land, and if in this respect a share of a tenant on the land is so credited, he shall be entitled to deduct the sum so credited from the rent payable by him to the owner of the land. ”

శ్రీ కె. యాత్. సరబీహోరావు :

స్వీకర్ సర్.

చేసు యి దర వ సెక్కునుక సవరణ తీసుకువచ్చాను. అదే ఏమిటం కై, “ప్రభుతే నెంబరు లేకండా గీయబడే నచెట్లు పున్నాయో, వాటివల్ల ప్రభుత్వానికి నష్టము సంభవిస్తే, అక్కడ ఉండే కంట్రోక్ట్ రే గాక, ఆ చెట్లు గీసినవాడు, కంట్రోక్ట్ రు ఇద్దరూ ఉండగా, ఆ చెట్లు ఏ భూమిలో ఉన్నవో, ఆ భూమి పట్టాదారు నుంచిగాని, లేక ఆ భూమి ఆక్రీపితుడుగా నున్న కోలువాడు నుంచిగాని, వసూలుచేసే పాక్క గవర్న్‌మెంటుకు ఉన్నది” అని ఉన్నదానికి బదులు ఆ డబ్బును కంట్రోక్ట్ రునుంచి మాత్రమే వసూలుచేయాలనే నా సవరణను ప్రాపేశపెట్టాను. నా సవరణను అంగికరించని యెడల, చట్టమీకి విరుద్ధంగా ప్రాప్తించేది ఒకరు ఆ నష్టాన్ని అనుభ పించేది ఇంకాకరు అవుతారు. ఇదోకటి గత సెక్కును చూచినట్లుయితే, ముస్తాజరు పన్న ఎగబ్బిజుతాడు. వసూలుచేసేది దుకొణదారు పద్దనుంచి, ఇప్పుడు ముస్తాజరు స్థానిక అధికారుల పాత్రు కలుపుకొని నెంబర్లు లేని చెట్లును గీయడం, తద్వారా తాఫాలు సంపాదించడం జరుగుతుంది. ఈని ఆ డబ్బును రైతులనుంచి వసూలుచేయానికి ఏలిగా లూక్కాజునుతయారుచేశారు. జనంక డెవెక్షన్ జరుగుతున్న సందర్భములో ఇదే చాలా అన్నాయముగా ఉన్నదని ఆస్తండిష మంత్రిగారు చాలా నాచ్చుకొన్నారు. వారు రచించిన యి సెక్కును సరియైనదని చెప్పుడానికి ప్రియశ్శిస్తూ, అందుక కొన్ని సాఖ్యాలు చూపడానికి ప్రియశ్శించాడు. ఈ విధంగా తప్పుడుగా నెంబర్లుకేని చెట్లును గీయడం అనేది దేశంలో ఉన్నది. కాదని ఎవరూ అనడంతేదు. నెంబర్లు లేని చెట్లును గీయడానికి కొరణం ఏమిటి? అనేదిమంత్రిగారు గీపొంచడానికి బదులు, ఆ విధంగా తప్పుడుగా గీయటమను దూరం చేయడానికి బదులు, కొండరు స్వార్థంతో వ్యవహారించ డములన కానీది, ప్రభుత్వము అవలంబిస్తున్న ప్రిజా వ్యతిరేక పాలనీ(Policy)పలన కానీడి, ప్రభుత్వానికి ఏర్పడుతున్న నష్టమును పూడ్చడానికి, దొంగతనంగా నెంబర్లుకేని చెట్లును గిస్తున్నారని ఆ భాధ్యతను రైతాంగం మిద మౌఖితున్నారు. నెంబర్లులేని చెట్లును గీయడం జరుగుతుండటంచేత, ప్రభుత్వము అవలంబిస్తున్న పాలనీవల్ల, దేశానికి నష్టం వస్తుంది. దేశంలోభాటు ఆ దేశానికి పార్టీనిధ్యము వస్తాంచే ప్రభుత్వానికి డబ్బు నష్టము అవుతోంది. ప్రభుత్వం తప్పులునిని సరిగొ లూర్పుకొనక పోతే ఆ పోలనీ నిలదయ. కొండరు నష్టాదయులు సరియైన పద్దతులు, స్క్రీములు ఇవ్వడానికి ప్రియశ్శిస్తున్నా, వాస్తు తప్పుడు నిర్మించనం ఇస్తున్నారు. వరంగల్ నుంచి “గోడ పత్రిక” అనే పత్రిక పెఱువడలోంది. ఆ పత్రికను వారు సరిగొ అర్థముచేసుకొని చదివారో, లేదా గాని, “ఈ విధంగా తప్పుడు చెట్లును ఇమెరకూ గీసారు; ఇప్పుడూ గీస్తున్నారు; ఎప్పుడూ గీస్తున్నారు.” అని ఆ పత్రికలో ఉండని దానికి తప్పుడు నిర్మించనం చెబుతున్నారు. మంత్రిగారీకి పాపం, మొకదే రాజభాష ఉయదే గనుక, వారీ కోర్టు వ్యవహరములన్నీ ఉండటం చేత వారీకి ఉచుదు బాగుగా వచ్చును. ఆప్పుడు ఉచుదు అవసరం గనుక లేలుగు చదువలనిన ఆప్పరంతేబని కాబోలు, తెలుగు బాగుగా నేర్చుకోలేదు. అందువల్ల ఈ పత్రికను వారీ మహాతేయకంఠాను. ఈ పత్రికలో ఏమి ఉన్నదో, చదివి పినిపిస్తాను.

“ నెఱికరు తేని చెట్లు పారీశారీమికలు గీయుచున్నారని వాడనాటలో సూత్రశత్ర్యమేణి ఏయుతేదు. ఈవాటి విధానము వర్షసురాష్ట్రమీము వర్షశేషపెట్టేసి వొరాష్ట్రముతుండే ఆప్యోరీ ఉద్యోగము మంచిచేసుకొని బహుమానగా నెఱికరుతేని చెట్లుని పారీశారీమికడు గీయుచునేయున్నాడు. తీడికి చాలక, చేసిన క్షుపిల విభేదిలడు కౌన్సిల్, థిసెట్లుల పోటిలో తపు గానిసమయం ధరి పెగుటుచేత, యితర వ్యక్తులలో వర్షశేషముతేచూచు వచ్చినపు విధిలేక పారీశారీమికడు సర్కారు రకములకొరకై తమిష్టాలు మాచ్యూకొని దోంగ చెట్లునుగాని సుపాదీచి పరిఫ్యూమివచ్చ, వస్తుకట్టుచున్నాడు. ఈ చైన్ చ్యూము అప్పోరీ ఆమాష్యులకు తెలుయిసికాదు. ఇదీ అండరింగిన రపాస్యమే. ఇన్నివేల ప్రిజిల్సె వోంగ చెట్లు గీయుచుచున్నపే వాటిచి పరిఫ్యూమిము పట్టు కుస్తదని చెప్పులక్కు ఎల ఘారీయేట్టు యా దోంగములేజరుగుచుస్తుమే. ఈ అపక్రీకరించున లోపములకు కౌన్సిల్సెమిటియుని యిరదువలశేయుస్తుంది. దానికొక్కటి చమాధానము. వీళైనిస్తే తక్కుమిచెట్లును గీసి వీళైనట యోక్కుమ పెట్టత్తుములు రాబ్బుపరోస్తై పరిఫ్యూమిధిధానమే. ఈవిధానయ్యల్ని నే లంబగాండేపుమ అవినిశి...

శ్రీ యిన్. యిల్. వాస్త్రీ(వోఫ్స్):— వేపరు జడవడమువల్ల కైం పేస్తు అవుతుంది.

శరీ ఐస్ - ఐల్ - శాస్టర్యి - ఆగ్రా పూరా ఖ్రిస్తీనికు తు హాఫ్ కా నామి ఓస్ట్
 (Waste) హోకా -

శరీ కే - ఐల్ - న్రస్మిహా రాఁ - ఆగ్రా అంతర్భ (Interrupt) నే కట్టుతే
 తు మి ఖెం క్రదియా తూ -

శరీ ఐస్ - ఐల్ - శాస్టర్యి - ఆగ్రా పూరా ఖ్రిస్తీ రిహే రిహే హే హే -

శరీ కే - ఐల్ - న్రస్మిహా రాఁ - జ్యుభు కు బెంగాల కు బెంగాల కు బెంగాల కు -
 యే ప్పిర్ క్రాంకు కు బెంగాల కు - ఆశ్చే మి ప్పిర్ కు బెంగాల కు -

శరీ ఐస్ - ఐల్ - శాస్టర్యి - లికన పూరా ప్పిర్ ప్పిర్ హే హే హే హే హే హే హే హే -

“ .. ఈ విధానయ్యల్ని కల్లు సంకీర్ము చేయబడి, అవారోగ్యకరమైన కల్లు, ప్రాణాశాయి కరమైన కల్లు ప్రజలకు లభించున్నది. కొట్టి, చేట్లు కై కంక్రెట్లు తీసివేసి గౌరవ మంత్రిగారు సూచించిన గీసివానికి చెట్లు అస్తు నూత్న నూత్న నీమును ప్రవేశపెట్టుతు సమంజసమని తోచున్నది. ఈ నీము అమత్తువాహో గొరికి ఒకొట్టు రాకమును ప్రారుసులు తీసి ప్రాణిస్తో మాల్గు జారీ రకము తలఫ్ఫమాలు యిచ్చే విధమున చెట్లుధర వాసను చేయబడున్న పోషించినమును, పారీశ్రామికడు మందంజ పేయటము లేదు. ”

వాస్తువానికి ఈ పత్రిక మిమి కోరుతున్నది? దానిని వారు ఎట్లు ఆర్థము చేసుకొన్నారు? ఆ పత్రికతో ప్రాసిన దాంట్లో ఎల అవసరం పున్నది?—మన మంత్రిగాండిం ఆ పత్రిక మిమి సంఘ-

श्री. रामराव आवरणांवकर (गेवराई) :— अध्यक्ष महाराज, कलम १४ प्रधील १३-व अुपकलम २ ला जो आवाकारी कायदा आलेला आहे त्वाला मी भाजी दुरुस्ती सूचना आणली आहे. माननीय मंत्री नेहमी सांगतात की, जमाना बदललेला आहे, पण मला वाटते की त्यांचे विचार बदललेले नाहींत. हे कलम वाचल्यानंतर मला असे दिसते.

या कायद्याच्या कलम १६ मध्ये १४ अुपकलम २ या प्रमाणे आहे. शिंदी काढल त्याङ्गाडाविषयी मालकाने देय असलेले शुल्क सरकारी खजान्यांत जमा करण्यांत येबील, आणि मालकास अथवा अधिकृत असलेल्या कोणत्याहि अिसमास निर्देशित पद्धतीने आणि सरकारने कळविल्याप्रमाणे देण्यांत येबील. यावरून असे दिसेल कीं त्यांचे शेतकीविषयी कसे काय विचार आहेत. ही जी रक्कम आहे ती झाडासंबंधीची आहे, ती फार थोडी असते. म्हणून ती अगोदर खजान्यांत जमा करून नंतर शेतकऱ्यांना देण्याच्या सर्व भानगडीची आवश्यकता नाहीं. परंतु माननीय मंत्र्यांची द्वी फॉर टॅपर (Tree for tapper) ही स्कीम जशी पाप्यूलर (Popular) झाली तशीच ते ही पैमे देण्याची स्कीम (Scheme) सुदूर पाप्यूलर करूं अिच्छितात कीं काय?

मला असे सांगावयाचे आहे कीं, आज जी सरकारची अशिनरी आहे ती पूर्वीचीच आहे. ते शेतकऱ्यांच्या कायद्यांची कोणतीहि गोट करण्यास हातभार लावतील असे मला वाटते नाहीं. म्हणून माझे असे म्हणणे आहे कीं, शेतकऱ्यांना झाडासंबंधी ची रक्कम दिली जाते ती मालगुजारी द्यावयाच्या वेळेस काटून घ्यावी, आणि त्याचप्रमाणे त्वा जमीनीवर असणारे कूळ किंवा संरक्षित कूळ यांना मुनाफा द्यावा. माननीय मंत्र्यांनी या थोट्टीवर विचार करावा. माझ्या सूचनेला ते जुतर देतील कीं आम्ही शेतकऱ्यांची रक्कम पोटूने रवाना करूं, पष यला वाटते कीं वेठा त्रास त्यांनी घेऊ नये. ज्यावेळी मालगुजारी वसूल होते त्याच वेळेस झाडाच्या पाठीमागे ची कांहीं रक्कम येते ती तेवढ्या तेचै मालगुजारीतून वजा कळून देश्यात यावी. आजचे अधिकारी लाचसाबू आहेत हे अपल्याला माहितव आहे; आणि आवकारीच्या झाडामध्ये मिळाली रक्कम कार कभी असते. तेवढ्या करिता कारकुन्यांच्या दाढ्या साजेता साजेता आणि त्यांच्या दारावर स्टेटे घालता घालता शेतकऱ्यांनी घेजार कीं रहावे? शिवाय तिकीटाकरिता आणि दरखास्ती करिता लागणारा खर्चहि फळर येतो. म्हणून यी असे कुचक्कतो कीं ही रक्कम मालगुजारी वसूलीच्या वेळीच द्यावी असे केले तर कार चांगले होवील.

माननीय मंत्र्यांच्या निरनिराळ्या स्कीमस असतात. त्या पैकीं पैसे थोट्टान पाठविष्याची ही अेक स्कीम आहे कीं काय हे कळत नाहीं. काढाचित ते पासरांच्यापायात्र्य वैसे बांबूनपाठविष्याचीहि स्कीम काढील. भाजी माननीय मंत्र्यांना विनंति आहे कीं त्यांनी मी सुचिलेल्या दुरुस्ती सूचनेवर विचार करावा व तो मंजूर करावी.

मला त्यांना सांगावयाचे आहे कीं, जमाना बदललेला आहे असे ते म्हणतात त्या प्रमाणे त्यांनीहि बदलावे, व शेतकऱ्यांच्या बाबतींत स्वतःचे घोरण बदलावे, अशी मी त्यांना विनंति करून आपले भाषण पुरे करतो.

శ్రీ యం. బుచ్చియ్య :

అభ్యక్తమహాశయా,

ఈ సవరణ ప్రవైతె గదవ క్లోజుకు తేచడిందో, ఆ క్లోజులో ఏమున్నదంటే, కంట్రోక్టర్లు ఎవరైతె మామ్లా తీసుకుంటారో వారిసుచి కాకుండా, గిచేవాడు, మరీయు పట్టొదూరు తేక కోలువారైనా సరే బిలాసెంబరు చెట్లు గీసేటట్లుంటే వాళ్ళనుచి పన్న వసూలు చేయాలని శ్రుతింది. ఈ క్లోజును సమట్టించుకొసుటకు ఆబ్స్యూరీ మంట్రిగారు ఏమి చెప్పిరంటే బిలాసెంబరు చెట్లు గీయుట దిన దినపేరిగి పోతున్నదని, దానినితగీంచుటకు ఎన్నోవిధాలు ప్రయుక్తించి చివరకు ఈ పిధముగా తగ్గించడానికి ప్రయుక్తిస్తున్నామని సమట్టించుకొన్నాడు. ఇంకా ఈ క్లోజును సమట్టించుకుంటూ వారు చెప్పిన దేహంటే పట్టొదూరుకు చెట్లు రికి. గిరిగిరి— దూరుకుతుంది కాబట్టి ఈ మాత్రమైనా నిగరానీ చేయుల అవసరమని, దానికి వాళ్ళను జవాబుదౌరీ చేస్తున్నామంటు న్నాచు. రు. గిరిగిరి— ఈ ఇవ్వబఱతున్న పట్టొదూరునుగాని, కోలుదారునుగాని, దీనికి జవాబుదౌరీ వహించేటట్లు చేస్తున్నామని మంట్రిగారు చెబుతున్నారే!— మరి ఆబ్స్యూరీ డిపోర్ట్యూమెంటులో ఎంతో మంది మోత్తంలు, నాజింలు, నాయజునాజిములు, ఇన్స్పెక్టర్లు, సబ్‌ఇన్స్పెక్టర్లు వుంటే వారి పాత్స్యాల్తో, వాళ్ళను బిలాసెంబర్లు గీయుకుండా ఎందుకు ఇంటజోము కొరకు వుంచరు? వాళ్ళను ఎందుకు బాధించులగా చేయరు? వాళ్ళంటాకూడా దొంగలలో కలసి జేబులు నింపుకుంటున్నప్పుడు వారికి కించిత్ మాత్రముకూడా ఏ ఏధమైన శిక్ష ఈ కొనూనులో ఎక్కుడా కనపడదు. కానీ పట్టొదూరు రుగిరిగిరి— తీసుకుంటాడు కొబట్టి, వాని నుచి వసూలు చేయడానికి కొనూనులో సుంఘయమ్ వెడుతున్నారు. ఇది ఎంతపరకు సక్రమము, న్నాయము అయివున్నది? బిలాసెంబర్ చెట్లు గీయడానికి అవకాశం కలిగించిన ఇన్స్పెక్టరు, సబ్‌ఇన్స్పెక్టరు, మోత్తమీమ్— వీళ్ళందరకూ కంట్రోక్టరు మంచి ఇంతో ఇంతో డబ్బు దొరుకుతుంది. మేడలు, మిద్లేలు కట్టుకొని మజ్ఞాసుకునే వారికి మాత్రం, ఈ కొనూను, కించిత్ మాత్రం కూడా జవాబుదౌరీ చేయదు. కానీ రు. గిరిగిరి— ఈ పుచ్చుకుంటున్న పట్టొదూరుని జవాబుదౌరీచేయాలని ఈ కొనూను పరించబమతోంది. అనలు బిలాసెంబరు చెట్లు, గీయడానికి ఆబ్స్యూరీ డిపోర్ట్యూమెంటువారి అసమర్థతయే కారణం. ఇది ఈ ఆబ్స్యూరీ డిపోర్ట్యూమెంటులో పనిచేసే లంచగోండి ఆఫీసర్లు నియ్యకీమిార ఆధారపడి వున్నది. మంట్రిగారీకి ఈ ఆసమర్థతను తొలగించడం చేతగారు. ఎవరైతే బిలాసెంబర్లు చెట్లు గీయడానికి అవకాశం కలుగజేస్తున్నారో వాళ్ళమిార ప్రజలు, పట్టిక్కనంస్తలు ఏదైనా శికాయతీ చేపోచేన్న దాసమిార కించిత్ మాత్రం యాక్కుక్ తీసుకొసుటకు ప్రయుక్తించరు. వారి ఆసమర్థతను మయ్యించు కొసుటకు గొను, ఇంకా క విధింగా చేయడానికి చేతగాక, పట్టొదూరుకు తాథు వస్తోందని ఆ పట్టొదూరు నెత్తిన రుద్దుడానికి ఈ సవరణ తెచ్చారు. ఆబ్స్యూరీ డిపోర్ట్యూమెంటులో అసమర్థులు పని చేస్తున్నప్పుడు ఎందుకు వాళ్ళను తీసిపేయకూడదు? దీనికి మిమికి కారణము? ఉంపారాకు ఒక విషయం చెలుతాను. పోలున సంపత్తిరం, సబ్‌ఇన్స్పెక్టరు ప్రతిపాదించే, వరంగల్ జీత్తోలో ఇర్పై వూళ్ళలో అం పేల రూపాయలు బిలాసెంబరు గిచేందుకు అంచ తీసుకున్నారు. ఈ విషయం అక్కడ గుర్తు అంతా కలసి, నాజిం, నాయిచ్ నాజిం మండలు మిమ్మెక్ గాకింకాడా పట్టొస్తు చెట్లుకొన్నారి. పంచనామాచేసి బిలాసెంబరు చెట్లు గిచినందుకు

చెప్పు ఎన్నిపైక్కుడుకి ఇదై దాసిని ఆయన స్వంతానికి పుపమోగీంచుకన్నాడు. మళ్ళీ వచ్చి పుచ్చరాచూ చేపుకొసి బిల్లానెంబరు గీచారు కొంతట్టి జిమ్మానాలు పేయగా, ఆ యించై వ్యాఖ్యలు నాయమీ నాశిం గారికి శిక్షాయతీపెట్టుకున్నారు. జేనుకూడా మంత్రిగారికి ప్రత్యేజింట్ చేశాడు. ఒకటిస్తూర సంవత్సరములు అయినది. ఇంపుకరకు ప్రతిపద్ధేస్తే గారిని తొలగించడానికి యాక్షణ (Action) తీసుకుస్తున్న కనబడు. కానీ వారిఁ ఎన్నిపైక్కుడుగా మాత్రం చేసుకేమి! ఉద్దేశ్యం మొచ్చుకోరగిన విషయం. (సవ్య)

ప్రతి సభీ ఎన్నిపైక్కు పాల్టౌలోను ఎస్టీ బిల్లానెంబరు చెట్లు గీయబడితే అంత కటిన ఇక విధిస్తాపని ప్రమాణంవారు కొనాపు లేసుకువన్నే దాసికి అప్పుణిష్టమ్ పార్టీవారుకూడ ఒప్పుకొనేవారే. ఆ విధంగా చేయుక, అమాయక్కునే నైర్మతులను దీనికి జవాబిదారీ చేస్తున్నారు. ఇకి ఏమి ర్యాయమని అయించుకొన్నాను. ఈ మంత్రిగారికి కంట్రోల్ప్రథలంటే దయాదాచుక్కిస్తున్నాయి? కూత్రాక్షణంటే ప్రత్యేకమైన ప్రేమ, అభిమానం వారిఁకి ఎందుకు కలుగుతోంటే, శోచియుపైన విషయం. అందు కంట్రోక్కణ్ణంతా ఎంతమంది డన్నారు? పూర్తి ప్రోదరాబాదు స్టేటులో కొస్తు వంపులుంది మాత్రమే ఉండ వచ్చును. వ్యాఖ్యను రథించడానికి గాను ఇటువంటి కొనూనుతేచ్చి కల్లు గీసేవారించింది, అమాయక నైర్మతులమింద, పట్టాద్వారమీద బొధ్యత ఎందుకు పేయాలి? అబ్బూరీ సభీ ఎన్నిపైక్కుడ్దాకు, ఆ.ఎ.ఎం డోస్తర్యుం టే, ఆత్మి పాల్టౌలో ఎస్టీ బిల్లానెంబరు చెట్లుగీన్నే అయికు శైలసలు ఆతమి సుంచి వసూలు చేస్తాను—లేకపోతే జైలుకు పంచిస్తామా అని ఎందుకు కొనూను తీసుకు వారు? ప్రతాపార్టేస్తే గారి కేసు సుహార్షి అయితే వది సంపత్తిరఘుల కింన కింత ఎందుకు విధించకూడదు? అలా చేస్తే ఇతర ఎన్నిపైక్కుర్లు, మొత్తమిందు అటువంటి పనులు చేయడానికి దైర్చుం పుండడు. అలాకా మండం వ్యాఖ్యనే తప్పిదాలకు బొధ్యత, పట్టాద్వాద్వాద్వాద్వాద్వాద ఎందుకు పేయాలి? ఇది అనుమానముగా నున్నది. కొబట్టి ఇప్పుడు తెచ్చిన సవరణలు ప్రథుత్వము వారు ఒప్పుకుంటారనిశిస్తు, ఇంతటితో విరమిస్తున్నాము.

శ్రీ కట్ట రాపిరెడ్డి :— (సిల్గొండ జనరల్)

శ్రీకచుట్టురూ,

ఇప్పుడు దివాన క్లోబ్లో రెండు అమెండుమెంట్సు తీసుక రాజుడ్డుయి. అయితే ఈ బిల్లు విషయమైన విచారమేమింటుంటే ప్రైజరీ బెంచెన్, మినిష్టరు, (Consult) చేయలేదు. దీసి విషయమైన అసుభవం లేకుండా మాట్లాడుతున్నారు, అని సమ్మంగా చేపువచ్చును.

ఎందుక్కు నీ సవరణ ఏమింటుంటే ఏవైతే చెట్లు గీయబడుతాయో వాటికి పిక్కిద్వారానుంచి గాసి, కబ్బిద్వారానుంచిగాని వన్ను వసూలు చేయాలాలి, అసలు ఇదీఅంతా.....

شري مادهو راؤ گھونسیکر - دن کے دو بجے سے رات کے ۸ بجے تک ہم یاں بیٹھتے ہیں تو ہمیں کچھ نہ کچھ سمجھنے کا موقع ملتا چاہئیے۔ اسلئے تحریر ہندی میں یا ہافزی زبان میں ہوتو مناسب ہے -

شری کلمہ رام ریڈی - اسیں شک نہیں کہ میں اردو میں بھی تقریر کرسکتا ہوں لیکن میں آج تلگو ہی میں لفظگو کرنا چاہتا ہوں تاکہ آنریبل منسٹر کو دیہاتی زبان بھی معلوم ہو -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - کیا منسٹر صاحب اردو نہیں جانتے ؟

شریعتی شاہبہان بیگ - مسٹر صاحب بہت اچھی اردو جانتے ہیں -

ش. کے۔ رائے میں نے میں اس کے نہیں کہ میں اردو میں بھی تقریر کرسکتا ہوں لیکن آج تلگو ہی میں لفظگو کرنا چاہتا ہوں تاکہ آنریبل منسٹر کو دیہاتی زبان بھی معلوم ہو -

شری جگنا نئہ راؤ چنڈر کی - میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ہاؤز میں مختلف زبانیں جانتے والے سمبرس ہیں تو کیا دوسرے آنریبل سمبرس بھی اپنی اپنی زبانوں میں تقریر کرسکتے ہیں جسے ہاؤز نہ سمجھے - یہ کوئی اچھی چیز نہ ہوگی - اسلئے میری یہ پرا رہنا ہے کہ جو لوگ اردو بول سکتے ہیں انہیں تقریر کرنا چاہتے ہیں -

.....
ش. کے۔ رائے میں نے اس کے نہیں کہ میں اردو میں بھی تقریر کرسکتا ہوں لیکن آج تلگو ہی میں لفظگو کرنا چاہتا ہوں تاکہ آنریبل منسٹر کو دیہاتی زبان بھی معلوم ہو -

شری کے - وینکٹ رام راؤ - آپ بہترین تلگو بھی جانتے ہیں -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - اردو ہی میں بولیں تو زیادہ مناسب ہے -

شری کلمہ رام ریڈی - مسٹر اسپیکر سر تقریر تلگو میں شروع کیا ہوں اسلئے اسیں ختم کرتا ہوں -

شری مادھوراؤ گھوشنیکر (اوڈ گیر - عام) - یہ انتہائی ہے۔ اگر اسپر آنریبل سمبر ایسی زبان میں تقریر کریں جسے ہم سمجھو سکیں تو ہمارا ووٹ بھی حاصل کرسکیں گے -

شری ایم - بھیا - ہمیں معلوم ہے کہ آپ ووٹ نہیں دیں گے -

شری کے - وینکٹ رنگاریڈی - آپ سمجھاؤ دینا چاہتے ہیں تو میں اسکی اجازت دینا ہوں کہ آپ اردو میں بولیں تو میں بہتر طریقہ سے سمجھوں گا -

شری کلمہ رام ریڈی - آنریبل سمبر کو یاد ہوا کہ گزشتہ سال ہی قانون آبکاری میں ترمیم ہوئی تھی کہ جب کسی علاقہ میں درخت تراشیر جاتے ہیں تو اسکی اطلاع پہنچ دارکرو دینا لازم ہے۔ ایسا ہونے کے باوجود لب بہ ورثنگ لانی جلوہ ہی شجسک وجہ سے ہر ایک کو قانون کی ذمہ میں لا کر پہانسنا جاسکتا ہے۔ جیاں حکومت کو یہ خیال ہو کہ عوام ہمارے ساتھ تعاون نہیں کر رہے ہیں - عوام ہمارے نہیں ہیں - عوام ہمارے

دشمن ہیں وہ ہمارا قانون نہیں سمجھ سکتے اور کسی نہ کسی طرح انہیں قانون شکنچے میں لا کر حکومت کرنا ہے تو یہ بینک گورنمنٹ کو زیب نہیں دیتا۔ مہندب مالک میں کسی کو پینلانڈ (Penalise) نہیں کیا جاتا۔ اگر اس طرح سزا دینا ہی مقصود ہو تو منسٹر صاحب کو بجئے لسکے کہ وہ عوام کی نلاح بیزدہ کا کم کریں یہ سوچتے یہ نہیں بڑھتا کہ میں کس دفعہ کے تحت کوئی سزا شے سکتا ہوں۔ اگر حکومت کی یہ پالیسی ہو تو وہ ناسوزوں ہی نہیں بلکہ ناعاقبت انسیشانہ پانیسی ہو گی۔ کیونکہ ان عوام کے قیمتی وفیوں پر جب ہم یہاں آئے ہیں تو انکو اپنا دشمن سمجھنا ایک بہت بڑی چیز ہے۔ حکومت ان کو ایک روپیہ چودہ آنے یا دو روپیہ چار آنے نے رہی ہے تو وہ کافی ذمہ دار ہیں چونکہ ایک صاحب اپنا درخت اس طرح ترشوائی نگر اس خیال کے تحت اپنے شبہات کو تمام لوگوں کے سر نہیں تھوپا جاسکتا۔ اسی دفعہ ۱۰ میں یہ امنڈمنٹ نہ لانا چاہئے تھا۔ اسکے معنے یہ ہونگے کہ جو لوگ معصوم ہیں۔ جو لوگ نادان ہیں اور بڑے بڑے آفسروں کے پاس سفارشی درخواست نیکر نہیں جاسکتے اور جو عقلمندی کے ساتھ۔ چالائی سے اپنا کام نہیں چلاتے انکو بیان سنئے اور چالائی سے کہ چلانے والوں کو یہ بجائے کی کوشش ہو گی۔ اسی میں آنریبل منسٹر سے یہ اپیل کروں گا کہ دفعہ ۶۶ کی روشنی میں اس امنڈمنٹ پر سنجدیدگی سے غور فرمائیں۔ یہ نہ خیال کیا جانا چاہئے کہ یہ کس بچس سے آیا ہے اور منسٹر صاحب کی سرضی کس طرف ہے۔ رائے دینا ہر رائی ٹیکنیکیوشنل رائٹ ہے۔ جب اس سے ڈسپلین (Discipline) میں کوئی فرق نہیں پڑتا تو ہمیں صحیح رائے کا استعمال کرنا چاہئے۔

دوسرے امنڈمنٹ کے سلسلہ میں ہمیں یہ غور کرنا چاہئے کہ ہم پروسیجر کو جہاد تک کہ ہو سکے کہ کریں۔ منسٹر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ می آرڈر کے ذریعہ گھر پر رقم آسکتی ہے تو میں یہ کہوں گا کہ پہلی پشاوری کے دفتر میں عمل مجرائی کیا جاسکتا ہے۔ مسکن ہے کہ ہاؤز کے اس جانب سے بھی اسپر بجٹ کیجاۓ لیکن میں یہ کہوں گا کہ یہ دونوں امنڈمنٹس ایسے ہیں جنہیں آنریبل منسٹر صاحب قبول فرمائیں ورنہ آپکے عہدہ داروں، انسپکٹر گرداؤروں کی آمدی میں اضافہ ہوتا رہیا اور وہ امیر پیشہ اور پنجارہ هل پر بنگلے بناتے رہینگے ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

* شری کے۔ انت رام راؤ۔ آنریبل ممبر شری کے۔ پل۔ لکشمی نرسمہا راؤ نے جو ترمیم پیش کی ہے وہ بہت ہی معقول اور لائق قبول ہے۔ میں معزز ایوان کے ملاحظہ میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ اس کا اثر ان لوگوں پر پڑتا ہے جن کا جرم سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے یہاں اس طرح رکھا گیا ہے کہ

When sendhi yielding Abkari trees are tapped without licence, the tax due shall be recoverable where practicable....
جہاں تک مسکن ہو ایسے شخص سے وصول کیا جائیگا جو حکومت سے قول ہو لیتا

పద్మాల కూడా వౌమిను పోతున్నట్టు కుత్తుకుత్తు ! నేడికు కుత్తుకుత్తు ! మేన్నాడి చెప్పుత్తేమి !

Laughter

شری بھگو نت راؤ گم بھیر راؤ گڈڑھ (عینہ) - بوائیٹ اف آرڈر۔ کیا انریبل ممبرس نے آج یہ ارادہ کرنا ہے کہ تکون نہ جانتے والے اراکین کو تکوستنے پر مجبور کیا جائے انریبل ممبر ایک وکیل ہیں اردو اجھی طرح جانتے ہیں یعنی خد سے تکو من قریب کرو رہے ہیں کیا انکا منشا یہ ہے کہ انکی تحریر ہاری سمجھو میں نہ آئے۔ میں پرا رہنا کرتا ہوں کہ وہ اس طرح تحریر نہ کریں۔ اور ہمیں بھی اپنے خیالات سے استفادہ حاصل کرنے کا موقع دیں۔

شری ایم۔ بچیا۔ یہ ڈس انٹیگریشن کا پہلا اقدام ہے۔

شی. کے. می. رాఘవరావు : جీవేంద్రు. కొడ్డిస్తే చేస్తున్న దీల్ వ్యవస్థన్నది ఏమం లై పాక్షికా రాజీవీల రు. १-१८-० ۱۱، ఎక్స్‌ప్రెస్ రూ. ۳-۸-۰ ۱۱ ప్రారంభం. కంపానీ ప్రారంభించి రు. २-८-० ۱۱ ఇంకాండ్ ట్రాక్ట్ చెట్టుకు రు. ५-०-० ۱۱ పద్మాల చేస్తుకొన్న నీడవడు కూడా రు.

شری مولیدھر کامٹی کر۔ پہلے یہ کنوشن ڈانٹے کی کوشش کی گئی ہے کہ جو هندی اور دوسری زبان جانتے ہوں وہ هندی میں بولیں۔ لیکن تکو میں تحریر کیجا رہی ہے۔ اگر وہ هندی میں کہیں تو کوئی اثر انکے بھاشن پر نہ پڑیگا۔

شی. کے. می. رాఘవరావు :

అయితే (సమయ) కం १-१८-२، ۱۱ ఇంచ్ వ్హాట్ క్లోస్ రూ. ۵-۰-۰ ۱۱ పద్మాల చేస్తుకొన్న ప్రయోజనాన్ని నొర్చాలి. ఇదీ తనసామాన్య సోమవారం, మాంగళవారం అశ్వాషాన్నది. ۳۰ రెకస్ట్రిక్షన్ మీటింగ్ లేదు.

شری رام گو پال (کٹٹ)۔ اسیکرسر۔ بار بار وتنی کرنے کے باوجود پھر بھی ایسی زبان میں بولنے کی کوشش کیجا رہی ہے جس سے ہم لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ میں پھر وتنی کروں گا کہ آپ کے بھاشن کا صحیح سنن سمجھنے کیلئے آپ هندی میں تحریر کریں۔

شی. کے. می. రాఘవరావు : అయితే.....

Laughter

بھی معلوم ہے کہ آپ ”نو“ ہی بولینگے۔

شری مادھور راؤ گهونسیکر۔ اگر آپ ہمارے ووٹ لینا چاہتے ہیں تو ایسی زبان میں تحریر کیجیئے جسے ہم سمجھیں

شی. کے. می. రాఘవరావు : అయితే کం १३వ సెక్యూరిటీ.....

* شری جگناٹ راؤ چنڈر کی - بھی ایک آنریبل مسٹر نے اوس جانب سے کہڑے ہو کر کہہ کر اس عاوز کا ایک بھی سینن ایس نہیں گزر کر جسمیں آبکاری کے قوانین ہو امنتمش نہ آئے ہوں - بہ خوشی کی بات ہے - ہے نے اپنی حد تک یہ ضم کیا ہے کہ جتنے بھی ترمیمات عوام کی بھائی کیشی اور قوانین کی ہتھی کیلئے آئیں انکو قبول کیا جائے اور یہ چیز آنریبل منسٹر کے لئے بھی خوتی کی باغت ہو گئی - آئندہ بھی جو سیجشن (Suggestions) اس طرح کے آئینگے انکو قبول کیا جائیگا -

میں ایک چیز یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ مالکزاری کے تعقیل سے جتنے بھی مالکان ہوں چاہے ایک دن کیلئے بھی مالک رہے ہوں وہ مالک کہلاتے جاتے ہیں - ایسی صورت میں مالک کس کو سمجھنا چاہیئے۔ ایک دن کے مالک کو بھی سپورٹر (Supporter) مل جاتے ہیں - اس وقت سے بچنے کیلئے محکمہ آبکاری نے وہ کوشش کی ہے کہ محکمہ تحصیل میں رقم جمع کیجائے تاکہ کاغذات سرکاری میں اوسی کا نام رہے جو واقعی مالک ہے - اس اصول کو ہم نے پہلے ہی تسلیم کیا ہے - یہ کوئی نئی بات نہیں ہے - اس سلسلہ میں پہلے بھی ہاوز غور کرچکا ہے - آبکاری کے قانون میں ترمیم کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ جس کی اراضی میں جہاڑ ہیں اوسکو ایک حد تک حق مالکانہ ملتا ہے - ایسی صورت میں ٹیپر (Tapper) یا اونر (Owner) پر یہ ذمہداری عائد کیجائے کہ بلا نمبر اندازی کے کوئی جہاڑ تراشنے نہ پائے اور اگر بلا نمبر اندازی کے تراشنے جائیں تو اسپر ذمہ داری عائد ہو تو میں نہیں سمجھتا کہ اسیں کوئی ایسی سختی ہے - جب آپ مالک کو سہولت دینا چاہتے ہیں تو اوس پر بھی کچھ نہ کچھ ذمہ داری عائد ہوں چاہیئے۔ مالک اراضی اتنا ہوشیار ہوتا ہے کہ وہ جانتا ہے کہ اسکی اراضی میں کتنے درخت ہیں اور اسکو کتنا حق مالکانہ ملتا ہے - وہ جانتا ہے کہ ایک روپیہ چودہ آنے کے حساب سے اسکو کتنی رقم مل سکتی ہے تو ظاہر ہے کہ اسکے علم میں اون درختوں کی تعداد رہتی ہے جو اسکی اراضی میں ہیں - جب وہ حساب رکھتا ہے تو اسکو کیسے معلوم نہیں ہوتا کہ اسکی اراضی میں کتنے درختوں پر نمبر اندازی ہوئی ہے اور کتنے درختوں پر نہیں ہوئی ہے - یہ الزام لگایا گیا ہے کہ آبکاری کے عہدہ دار رشوٹ لیتے ہیں - اس چیز کو آنریبل منسٹر نے بھی محسوس کیا ہے - لیکن انکی حد تک میں یہ ضرور کہوں گا کہ انکے زمانے میں اسکا بہت کچھ انسداد ہوا ہے - اور ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں جو درخت بلا نمبر اندازی تراشنے جاتے تھے انکی روک تھام ہوئی ہے جسکے نتیجے میں لاکھوں روپیہ کا امدادی میں اضافہ ہوا ہے اور اسکے ساتھ ساتھ یہ ضابطگی اور خلاف ورزی کرنے والوں کو جرمائی بھی کئے گئے ہیں - اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا - چہبچہ پکر جو طریقے اختیار کئے جاتے ہیں جو یہ ضابطگیاں ہوئی ہیں انکو پازیشو (Positive) طریقے سے بھی روکا جاسکتا ہے اور نیکیشو (Negative) طریقے پر بھی - ایک شہری کی حیثیت سے ہم سب کا فرض ہے کہ اگر کہیں بلا نمبر اندازی درخت

تراثے جا رہے ہوں تو ہم اسکی اطلاع حکومت کو دیں اگر ہم اتنی پابندی اور ذمہ داری بھی قبول نہ کریں تو پھر ہم کس طرح ایک جمہوری حکومت کے شہری کہلا سکتے ہیں۔ میری سمجھے میں نہیں آتا کہ جہاں کوئی ذمہ داری عائد ہو اسکو سختی پر مبنی کیوں تصور کیا جاتا ہے۔ اگر ہم اسی بھاؤنا (بھاننا) برچلتے رہیں تو ہم کس طرح اگر بڑھ سکتے ہیں اور کس طرح ایک ڈیموکریٹک کنٹری (Democratic country) کے شہری کہلا سکتے ہیں۔

یہ بھی کہا گیا کہ یہ " بہانڈول داری " ہے۔ میں کہونگا کہ یہاں " بہانڈول داری " کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ گندہ دار کو گورنمنٹ گنہ دیتی ہے۔ یہ چیز اسمیں دیکھنے کی ہوتی ہے کہ پہلے ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے۔ یہ تو نہیں کہا جاسکتا کہ جتنے کلال ہوتے ہیں وہ اتنے انپڑھ ہوتے ہیں کہ جہاڑ پر تمہر اندازی ہوتی ہے یا نہیں وہ یہ بھی نہیں سمجھے سکتے۔ ہم انکو اتنا تو عقلمند اور دانشمند سمجھتے ہیں اور انکے درمیان سے مڈل من (Middle-man) کو نکالتا چاہتے ہیں۔ اس طرح ان کو انپڑھ بنانے کی کوشش نہ کرنی چاہیئے بلکہ اون پر جتنی ذمہ داری اصولاً عائد ہوتی ہے اسکو قبول کرنے کا اہل بنانا چاہیئے۔ جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے اسکو نظر انداز کرنے کا جذبہ نہ رکھنا چاہیئے۔ حکومت یہ نہیں چاہتی ہے کہ بلا وجہ کسی پر سختی کرے نہ حکومت کا یہ نظریہ ہے اور نہ کسی شہری کو ایسا نظریہ اختیار کرنا چاہیئے کہ بلا وجہ کسی پر سختی ہو۔ حکومت کا تقصیان چاہے ایک لا کوہ کا ہو یا ایک روپیہ کا۔ تقصیان بہر حال تقصیان ہے اسکو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ اسی درشتی سے ہم نے دفعہ (۱۳) ۔ اے میں یہ چیز رکھی ہے۔ اور دفعہ (۱۴) ۔ بی میں جو امندمنٹ لائی گئی ہے وہ تو ٹھیک ہے لیکن فرض کیجیئے کہ ایک مالک کی ایک اراضی ہے اور اسمیں دس پندرہ جہاڑ ہیں۔ اس کی رقم کتنی ہوتی ہے کیا معاملہ ہے اسکا حساب پیشیل پتواری کے پاس نہیں رہتا اسلیئے اسکے پاس رقم رکھنے کی گنجائش نہیں ہے۔ مارے حسابات آبکاری کے محکمہ میں رہتے ہیں۔ ایک شخص کے کئی حصے دار رہتے ہیں کہیں قولدار رقم مالکزاری داخل کرتے ہیں ایسی صورت میں مالکزاری میں سے وضع کرنے کا طریقہ ٹھیک نہیں ہے۔ یہ جم نہیں سکتا۔ یہاں یہی نہیں سکتا۔ اگر اس اصول کو مان لیں تو وہ رقم کہاں جائیگی پہنچ نہیں چلیگا۔ کہا گیا کہ اگر کسی اراضی میں جہاڑ ہوں اور اس میں ٹینٹ ہو تو اوس ٹینٹ سے وصول کرنا چاہیئے میں نہیں سمجھتا کہ یہ بات کس اصول پر مبنی ہے۔ مالک نے اس کو سیندھی کا جہاڑ تراشنے کیا ہے نہیں دیا ہے وہ تو صرف اراضی سے استفادہ کریگا اور اس کا محصول ادا کریگا۔ اس لحاظ سے اگر یہ اصول اختیار کیا جائے تو اسکا جو منافع ہوتا ہے وہ متاثر ہوگا اور یہ چیز کسی اصول کے مطابق نہ گی۔

شری گو بال راؤ۔ پٹدداروں اور قولداروں کو آبکاری کے جہاڑوں کا حق مالکانہ حاصل ہے۔ آنریل سبیر کو غلط فہمی ہو رہی ہے۔ ہر شخص پر لائیں جائے ہے بلکہ کوئی

گیا ہے کہ بروکٹنیٹ ٹینٹ پر..... اگر پٹھدار چاہے تو

شری جگنا نہ رائے چنڈر کی - آنریبل ممبر نے مرہٹی میں اسکو رکھا ہے - میں نے اسکے جواز مطلب سمجھا اسکے جواز دیا ہوں - یہاں بروکٹنیٹ ٹینٹ کے کوئی الفاظ نہیں ہیں صرف ٹینٹ کے الفاظ ہیں - اور ٹینٹ کی جو تعریف ہے اسکے لحاظ سے میں نے کہا ہے

شری کے - وینکٹ رام رائے - سیندھی کے درخت لکھتے تو کیا

شری جگنا نہ رائے چنڈر کی - سیندھی کے درخت لکھتے نہیں ہیں وہ خود اگتھے ہیں۔ آخر میں میں یہ کہونگا کہ ہمیں دیش کی بیاناتی کیتیں اور اسی درشی سے کم کرنا چاہئے اور اس درشی سے جو سمجھشنا پیش ہونگے انہیں گورنمنٹ ضرور قبول کریں گے۔

* شری گو پال رائے - یہاں جو امنڈمنٹ آیا ہے وہ نفعات (۱۲) اسے اور (۱۳) میں ہے - (۱۲) میں جو پراویزو ایڈ (Add) کرنے کی خواہش کیجا رہی ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی پٹھدار یا قونڈار گورنمنٹ سے یہ کہیں کہ میری رقم بھی واجب الوصول ہے اسکو بھی وضع کیا جائے تو یہ لا زمہنیں ہے کہ وضع کیا جائے ۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر کسی کی رقم سرکاری رقم میں وضع کیا جائے - آنریبل منسٹر نے کہا ہے کہ رقم میں آڑر کے ذریعہ بھیجن جائیگی ۔ میں کہونگا کہ حیدر آباد کے کئی مواضعات میں پوست افس نہیں ہیں ۔ یہ بات آنریبل منسٹر بخوبی جانتے ہیں مجھے وضاحت کی ضرورت نہیں ہے ۔ پھر یہ چھوٹے چھوٹے رقومات ذریعہ میں آڑر کس طرح روانہ کئے جاسکنگے ۔ اسکا نتیجہ یہ ہو گا کہ قولداروں اور پٹھداروں کے حقوق متاثر ہونگے ۔ مالک یا پٹھدار سے رقم وصول کرنے کا حکم دیا جائے تو بہت مسکن ہے بعض مرتبہ یہ ہوتا ہے کہ سرکاری رقم جو فی الواقعی وصول طلب رہتی ہے اوس سے کچھ زائد وصول ہو جاتی ہے ویسی صورت میں پٹھدار یا قولدار کو جا کر وہ رقم واپس لینا پڑتا ہے ۔ دو تین روپیہ کے لئے اسکو چکر کاٹنے پڑتے ہیں ۔ فرض کیجیے کہ دو تین جہاڑ اسکی اراضی میں ہوں تو اسکو چار چھ روپیہ وصول طلب رہتے ہیں ۔ ان چار چھ روپیوں کے لئے اسکو وہاں جانا پڑیگا یہ میں آڑر کے ذریعہ بھی روانہ کرنا مناسب نہیں ہے ۔ اسلئے یہ امنڈمنٹ پیش کیا گیا ہے اسیں کوئی خاص بات نہیں ہے ۔ اسیں ہم ایسا رکھنا چاہتے ہیں ۔

Provided that if the owner or/and any other person having interest in the land may get the deposit credited to the revenue assessment due on the said land and if in this respect a share of a tenant on the land is so credited he shall be entitled to deduct the sum so credited from the rent payable by him to owner of the land.

اسکے تحت گورنمنٹ کو اختیارات ملتے ہیں ۔ اس پراویزو کے ایڈ کرنے سے سکشن کا مطلب

بھی فوت نہیں ہوتا - اسلئے میں عرض کروں گا کہ آنریبل منسٹر اس پر اوپریو کو قبول کریں ۔

شروع کے - وی - رنگار یڈی - منسٹر اسپیکر سر - میں نے ان سارے مباحثت کو سنتے

کے بعد یہ محسوس کیا کہ میرے آنریبل دوست نے اس دفعہ کے الفاظ پر غور نہیں کیا

ہے - اگر غور کرتے تو انہیں معلوم ہوتا کہ اس ترمیم کی قطعاً ضرورت نہیں ہے - مجھے

افسوں ہے کہ اتنا وقت تقریروں پر صرف کیا گیا حالانکہ وہ تقریروں اس سے قطعاً متعلق

نہیں ہیں - میں بل کے اوس دفعہ کے دونوں اجزاً کو پڑھکر سناتا ہوں ۔

”جب سیندھی دینے والے درختان آبکاری بلا اجازت نامہ تراشی جائیں تو واجب الادا

ٹیکس جہاں ممکن العمل ہو تراشی والے سے یا اگر اس طرح وصول نہ کیا جاسکتا

ہو تو قابض اراضی سے (اگر کوئی ہو) اور اگر درخت قابض اراضی کی ملک نہ ہوں یا

اگر اراضی پر قبضہ نہ ہو تو اس شخص سے (اگر کوئی ہو) حوالہ درختوں کا مالک ہو یا

جسکے وہ قبضہ میں ہوں وصول کیا جاسکیگا بجز اسکے کہ وہ ثابت کرے کہ درختوں کو

اسکے بلا علم تراشایا گیا تھا ،“

میں سمجھتا ہوں کہ اگر اسکو غور سے پڑھا جاتا تو اوس زور و شور سے اسکے خلاف

نہ کہا جاتا جیسا کہ اب کہا گیا کہ وہ شخص یعنی قابض اراضی وغیرہ حیدر آباد میں

رہتا ہے یا دوسری جگہ رہتا ہے اسکے باوجود آپ اوس سے وصول کرتے ہیں - اگر آپ اس

دفعہ کو پڑھ لیتے تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو اتنی بحث میں جانے کی ضرورت نہیں

رہتی - ایسے قابضوں پر یا قولداروں پر ہم نے ذمہ داری عائد نہیں کی جن کو اس کا علم

نہ ہو کہ درخت کس نے تراشا - لیکن جن کو یہ معلوم ہے کہ کس نے درخت تراشا اون

ہو ہی یہ ذمہ داری عائد کیگئی ہے - ایک طرف یہ کہا گیا کہ ایک روپیہ چودہ آنہ یا

دو روپیہ چار آنہ کے لئے اتنی بڑی رقم کی ذمہ داری عائد کیگئی ہے - دوسری طرف یہ کہا

جاتا ہے کہ جب اتنی بڑی رقم خزانہ میں وہ جمع کرنا ہے تو اسکو تھصان ہوتا ہے اسلئے

اسکو مالکزاری میں مぐرا دینا چاہئیے - جب آپ اہمیت دیتے ہیں تو دونوں چیزوں کو

دیجئے - اگر اہمیت نہیں دیتے ہیں تو دونوں کے لئے کوئی اہمیت نہ ہونی چاہئیے - ہم

نے یہاں رقم وصول کرنے کے مدارج قائم کئے ہیں پہلے تو تراشی والے سے لینا چاہئیے اگر

تراشی والا نہ ملے تو پہلے داری سے لینا چاہئیے - اگر پہلے داری بھی خود کاشت نہیں کرتا ہے تو

قولدار سے لینا چاہئیے - ہم یہ چاہتے ہیں کہ اگر کوئی تراشتا ہے تو فقط ہم کو اطلاع

دینا کافی ہے - جب لوگ عوامی حکومت کا دعویٰ کرنے ہیں تو کیا اتنی ذمہ داری

بھی لینا نہیں چاہتے کہ جو درخت تراشتا ہے اسکی اطلاع کر دیجائے؟ ان کو اتنی ذمہ داری

لئی چاہئیے - اسکے بعد دفعہ (۱۳) ب کا ضمن (۲) ہے ۔

”(۲) تراشی ہوئے درختوں کی بابت مالکانہ فیس سرکاری خزانہ میں جمع کی جائیگی

اور مالک یا کسی اور شخص کو جو امن کا مستحق ہو سرکاری عالیٰ کے مقرر و معمولہ طبقہ کے

*the Hyderabad Abkari
(Amendment) Bill, 1953.*

بموجب ادا کی جائیگی ۔ ” میں نے سرکاری خزانہ میں رقم حق مالکانہ جمع کرنے کے قطعی احکام دئے ہیں ۔ یہ احکام میں نے ۶۲ ف کے لئے دئے تھے ۔ ۶۱ ف کی آخر تک کمی حق مالکانہ کی رقم بطور خود لینے کا حق دیا گیا تھا لیکن ۶۱ ف کے آخر تک پہلے داروں یا قولداروں کو سینکڑہ ۱ سے زیادہ نہیں ملا ۔ چونکہ سینکڑوں درخواستیں اس خصوصی میں میرے پاس پیش ہوئی تھیں کہ مستاجر جبراً تراشتے ہیں اور ہم کو رقم نہیں دیتے اس لئے میں نے یہ قاعدہ مقرر کیا کہ خانگی معاملہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ ایک طرف ہمارے معزز دوست امیر و غریب کا دم بھرتے ہیں لیکن جب اونکی حفاظات کے لئے قانون بنایا جاتا ہے تو مخالفت کرتے ہیں ۔ میں نے غریبوں کی حفاظت کے لئے ہی یہ قاعدہ مقرر کر دیا تھا ۔ اسکے باوجود بھی کہا جاتا ہے کہ یہ اون کے تقصیان کیلئے مقرر کیا گیا ہے ۔ جو غریب تھے اون کو حق مالکانہ کچھ بھی نہیں ملا ۔ وہ لوگ جو اپنی زمین پر بغیر روپیہ دئے مستاجروں کو قدم نہیں رکھتے دیتے تھے اون کو کامل حق مالکانہ ملا ۔ اس طرح غریبوں کو حق مالکانہ کی، کوئی رقم ہیں ملتی تھی اس لئے اونکی حفاظت کے لئے میں نے یہ قاعدہ مقرر کر دیا کہ رقم سرکاری خزانہ میں داخل ہونے کے بعد عہدہ داران آبکاری نمبر اندازی کریں ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ درخت جو پہلے داروں یا کاشتکاروں کی زمین میں تھے وہ تراشئے نہ جائیں گے جب تک کہ حق مالکانہ ادا نہ کیا جائے ۔

شری کٹھ رام ریڈی ۔ اگر تحصیل میں عذرداری پیش ہو کہ یہ درخت اوس کا نہیں میرا ہے تو پھر رقم کتب تک وصول ہو گی ۔

شری کے ۔ وی ۔ رنگاریڈی ۔ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ عذرداری یا جھگٹی کی نوبت نہیں آئی گی ۔ کیونکہ رقم سرکاری خزانہ میں جمع ہو گی ۔ میں نے قواعد وضع کئے ہیں جس کے تحت یہ انتظام کیا گیا ہے کہ ہر ایک پٹھدار کے گھر پر منی آڈر کے ذریعہ رقم بھیج دی جائے ۔ اون کا احسان صرف آپ کو ہی نہیں آپ سے بڑھ کر ہم کو ہے ۔ ایک درخت کی رقم ایک روپیہ چودہ آنے حاصل کرے کے لئے اوسکو تحصیل جانا پڑتا تھا اور اس کے جانے آئنے میں ہی یہ رقم خرچ ہو جائی تھی ۔ اسکے علاوہ وہاں رہنے کا خرچہ ہی تین چار روپیہ ہو جاتا تھا ۔ یہ میں اچھی طرح جانتا تھا ۔ اس لئے بلا ادائی حق مالکانہ درختوں کو نہ تراشئے کے لئے ہی یہ ترمیم لائی گئی ہے ۔ عذرداری وغیرہ کا تصفیہ عدالت میں ہو گا جیسا کہ اب ہو سکتا ہے ۔

شری ایم ۔ بچیا ۔ منی آڈر کا خرچہ کون دیگا ۔

شری کے ۔ وی ۔ رنگاریڈی ۔ آپ کو دینا ہڑیا ۔

شری بی ۔ ڈی ۔ دیشکو ۔ ” آپ ” سے مراد کیا آنریبل اسپکٹر صاحب ہیں ۔

Laughter

شری کے - وی - رنگاریڈی - آپ سے مطلب معزز ممبران سے ہے - تو اس طرح خزانہ میں رقم جمع کرنے کی ترمیم لائی گئی ہے - اسکے ساتھ ساتھ قواعد بنائے گئے ہیں کہ تحسیل میں یہ رقم بند امامت جمع رہے اور آبادان کے ختم پر ذریعہ منی آزاد امن شخص کو پہنچا دی جائے - یہ احکام دنے گئے ہیں ایسے انتظام کو آپ نے خواب میں بھی نہ دیکھا ہوگا - پہلے تو میں آپ کے اعتراض کا جواب دیتا ہوں -

مسٹر ڈبئی اسپیکر - کہا آپ اور ٹائم لینگے -

شری کے - وی - رنگاریڈی - ہاں - آدھ گھنٹہ اور لونگا -

مسٹر ڈبئی اسپیکر - بھر ہم اب ہاؤز کو المجین کریں گے اور پیر کے دن ۲۰-۲ ملینگے -

8-10-S. E. The House then adjourned till Half Past Two of the Clock on Monday, the 28th September, 1953.